پیشِ نظر ہے جلوۂ تابانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اک آبشارِ نور ہماری نظر میں ہے
آبشارِ نور
(مجموعۂ نعت و مناقب)
کوثر شاہجہانپوری

(مجموعۂ نعت و مناقب)

مرتبہ

پروفیسر محمد ظہیر الدین کوثرؔ شاہجہانپوری

پرنسپل، لارسن کامرس کالج، کراچی

سابق صدر شعبۂ اردو، ایسوسی ایٹ پروفیسر (ریٹائرڈ)،

عائشہ باوانی گورنمنٹ کامرس کالج، کراچی

نام کتاب .... آبشارِ نور

شاعر .... کوثر شاہجہانپوری

ترتیب وتزئین .... ضمیر الدین، مظہر الدین، وقار الدین

سرورق .... محمد ضمیر الدین کوثر

کمپوزنگ .... محمد ضمیر الدین کوثر

سال اشاعت .... جنوری 2005ء بمطابق ۱۴۲۵ھ

تعداد .... پانچ سو

پرنٹر .... احمد برادرز، ناظم آباد، کراچی

☆ ملنے کا پتہ ☆

۱) مکتبہ کوثر، بلاک نمبر ۱۷، مکان نمبر ۱۶، سیکٹر ۵۔ڈی، نیو کراچی، کراچی۔۷۵۸۵۰

۲) محمد ضمیر الدین کوثر، کیمبرج برانچ، پی ای سی ایچ ایس، بیکن ھاؤس اسکول سسٹم

۳) مظہر الدین، عائشہ باوانی گورنمنٹ کالج، کراچی

۴) لارنس کامرس کالج، نزد سخی حسن، کراچی

آئنۂ تاریخ کوثر

اصلی نام .... محمد ظہیر الدین

ادبی نام .... کوثرؔ شاہجہانپوری

والد کا نام .... الحاج قاری بشیر الدین پنڈت

پیدائش .... ۲ جولائی ۱۹۴۱ء دستاویزی

تعلیم .... ایم اے۔ بی ایڈ (کراچی یونیورسٹی)

شادی .... ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء

مشاغل .... درس وتدریس

رٹائرڈ ایسوسی ایٹ پروفیسر (صدر شعبۂ اردو)
عائشہ باوانی گورنمنٹ کامرس کالج۔ کراچی
پرنسپل، لارسن کامرس کالج، سخی حسن، کراچی

مطبوعہ تصانیف .... (۱) گلدستۂ کوثر

(۲) عکسِ کوثر مجموعہ غزلیات
(۳) سرمایۂ حیات
(۴) ارمغانِ سخن
(مجموعۂ غزلیات وقطعات ورباعیات)

غیر مطبوعہ تصانیف .... (۱) اسلام اور گہوارۂ مسعودی
(۲) علم وعروض پر ایک سرسری نظر
(۳) شاہراہِ علم وعمل
(حیات وخدمات قاری محمد بشیر الدین پنڈت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

اس رب العزت کے نام کہ جس نے اپنا نور
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر کے نسلِ آدم میں انسان
اور انسانوں میں ایک کامل انسان پیدا کر دیا اور
دنیائے جہالت کی تیرہ و تار فضاؤں کو
علم سے منور کر دیا۔

ترتیب

فہرست نعت

فہرست مناقب

۞ حرفِ آغاز ۞

(منظوم ترجمہ)

اعوذ و باللہ من الشیطان الرجیم

مانگتا ہوں میں اماں ' شیطان کے شر سے خدا

اے خدا' مردوداس شیطان سے تو ہم کو بچا

۞۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدا کرتا ہوں میں ' اللہ کی حمد و ثناء

جو بڑا رحمٰن بھی ہے ' اور رحیم و باصفا

۞ سورۃ الفاتحہ ۞

(منظوم ترجمہ)

سب طرح کی حمد کے قابل ہے بس تیری ہی ذات
تو ہے ربِ دوجہاں اور خالقِ کُل کائنات

ہے نہایت رحم والا بڑا تو مہرباں
بس وہاں انصاف کے دن تو ہی ہوگا حکمراں

ہم عبادت بس تری کرتے ہیں اے پروردگار
مانگتے ہیں بس تجھی سے ہر مدد اے کردگار

ہم کو ان لوگوں کے سیدھے راستے پر ہی چلا
جن پہ تو فضل و کرم اپنا سدا کرتا رہا

ایسے گمراہوں سے جن پر تو سدا غصّہ ہوا
اے خدا تو ایسے لوگوں سے ہمیں ہر دم بچا
(آمین)

حمد باری تعالیٰ

کیا عجب شان ہے تری مولیٰ　　تو خدا ہے تو رام ہے سب کا

ذات میں تو صفات میں یکتا　　کوئی ہمسر ہوا نہیں تیرا

وحدہٗ لاشریک ہے تو ہی　　تو ہی خالق جہاں کا ہے تنہا

چاند تاروں میں روشنی تیری　　روزِ اول سے ہے ترا جلوہ

تو رگِ جاں سے ہے قریں سب کے　　خالقِ کُل جہاں ہے رب سب کا

ذرے ذرے میں ہے ضیا تیری　　سب کا آقا ہے تو، تو ہی مولیٰ

حمد کوثرؔ لکھے مجال نہیں
یہ ہنر ہے دیا ہوا تیرا

قطعہ تاریخ طباعت

از نتیجۂ فکر

مظہر الدین احمد، ایم اے، عائشہ باوانی کالج، کراچی

نعتیں کوثرؔ نے لکھی ہیں عشق میں
دل نبی ﷺ کے عشق سے معمور ہے
کاش ہو دربار میں مظہر قبول
"رونق افروز آبشارِ نور ہے"

۱۴۲۵ھ

✪ نعت قرآن وحدیث کی روشنی میں ✪

تحریر: حافظ محمد اشرف راجپوت
پروفیسر معارف اسلامیہ، عائشہ باوانی گورنمنٹ کامرس کالج، کراچی

الحمدالله الذی هو الصمد الاحد الفرد .
والصلوٰة والسلام علی نبیه المبعوث الی الا حمر و الاسود و المنعوت باحمد وعلی آله واصحابه المجدد

عربی لغت میں 'نعت' کے معنی توصیف وتمجید اورتعریف وبزرگی کے ہیں۔ عام طور پر لفظ نعت رسول مقبول ﷺ کے لئے بولا جاتا ہے۔ کسی شخصیت کی حقیقی تعریف وتوصیف کی تین وجوہ ہوسکتی ہیں۔

(۱) عزت افزائی کے لئے
(۲) کسی اعلیٰ وارفع کام یا کارنامے کی انجام دہی پر
(۳) محبت وعقیدت اوراحسان مندی کے اظہار کے لئے۔

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں آنحضور ﷺ کی مدح سرائی کی ہے اوراس میں یقیناً آنحضور ﷺ کی عزت افزائی کا پہلو مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن مجید میں کسی ایک مقام پر بھی حضور ﷺ کا نام لے کرنہیں پکارا بلکہ القابات سے نوازا ہے مثلاً فرمایا:

یاایها الرسول بلغ ما انزل الیک

ترجمہ: اے رسول جو کچھ آپ پر اتارا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہونچا دیجئے

یا ایھاالنبی ان ارسلنک شاھداَ و مبشراَ و نذیرا . یافرمایا 'یا ایھاالمزمل . یا ایھاالمدثر' وغیرہ

اسی طرح آنحضورﷺ کی توصیف وتمجید میں بے شمار آیات نازل ہوئی ہیں۔ مثلاً فرمایاوما ارسلنک الا کافۃ اللناس بشیراَ و نذیرا 'یعنی ہم نے آپ کوتمام نوع انسانی کے لئے بشارت دینے والا اورڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے' یافرمایاوما ارسلنک الا رحمۃ اللعالمین' ہم نے آپ کوتمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے'اور لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاَ من انفسھم . بے شک اللہ نے اہل ایمان پراحسان فرمایا کہ ان میں ان ہی میں سے رسول بھیجااورفرمایا: یاایھاالذین آمنو لا ترفعو اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھرو الہ بالقول کجھر بعضکم لبعض. ترجمہ:اے ایمان والو۔ نبی کی آواز پرآواز بلند نہ کرواوران کے سامنے اس طرح اونچا نہ بولوجیسا کہ آپس میں بولتے ہو۔اورفرمایا وداعیاالی اللہ بازنہ و سراجاَ و منیراَ ۔ ترجمہ: اور ہم نے آپ کو اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

ان آیات میں اللہ رب العزت نے آنحضورﷺ کی شان اور مدح و توصیف بیان کی ہے جن سے آپ کی اعلیٰ مرتبتی کا اظہار مقصود ہے۔

صحابہ سے لیکرتا این دم تمام اہلِ ایمان حسبِ توفیق حضورﷺ کی شان بیان کرتے آئے ہیں جس کا اظہار کبھی نعت کے اشعار کی صورت میں ہوتا ہے اور کبھی نثر کی عبارت کی صورت میں اور کیوں نہ ہوجبکہ آنحضورﷺ سے عقیدت ومحبت جزوایمان ہے۔اہلِ ایمان کا نبی مکرمﷺ کے ساتھ تعلق روحانی ہے لہٰذا آپ کی مدح وتوصیف ایمان وایقان اور محبت قلبی کا تقاضہ ہے اور یہی

ایمان کی افزودگی اور معراجِ کمال مومن ہے۔آنحضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

لایو من احدکم حتی اکون احب الیه من و والده و لده والناس اجمعین۔ یعنی 'تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں'۔ اور یہ محبت کا تقاضہ تھا کہ تمام اہلِ ایمان آنحضور ﷺ کی مدح وتوصیف میں رطب اللسان رہے۔

حضرت حسان بن ثابتؓ جو شاعر رسول ﷺ کے معزز لقب سے ملقب ہیں حضور ﷺ کی مدح وتوصیف کرتے اور اپنے اشعار میں انتہائی پاکیزہ خیالات کا اظہار فرماتے آپ کے دو شعر ملاحظہ ہوں

واجمل ملک لم ترقط عینی　　و اکمل منک لم تلد النساء

خلقت مبرا من کل عیب　　کانک قد خلقت کما تشاء

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا کہ اہلِ ایمان کا اظہار عقیدت ومحبت دراصل تقاضائے ایمان ہے وہ اپنی عقیدت کے اظہار سے خود اپنے پاکیزہ خیالات کو جِلا بخشتا ہے جیسا کہ حضرت حسان بن ثابتؓ فرماتے ہیں

وما مدحت محمداً بمقالی　　وکن مدحت مقالی محمد

(یعنی میں نے اپنے الفاظ سے محمد ﷺ کی مدح سرائی نہیں کی بلکہ محمد ﷺ کی وجہ سے میرے الفاظ کی مدح سرائی ہوئی)۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اہلِ ایمان کو آنحضور ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ والہانہ محبت و عقیدت ہونی چاہئے لیکن فرطِ محبت میں ضبط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہئے اس مدح وتوصیف رسول ﷺ میں تحدید (حد بندی) لازمی ہے۔نعت رسول مقبول ﷺ مصدقہ حقائق پر مبنی ہونی

چاہیے حد سے تجاوز نہ ہونے پائے مصطفےﷺ کو خدا بنا دینا ایمان کے منافی ہے بلکہ شرک ہے اور 'ان اشرک لظلمٍ عظیم' (اور بے شک شرک بہت بڑی زیادتی وانصافی ہے)۔

بعض حضرات فرق مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے اور بزعم حضورﷺ کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے اس قسم کے شعر کہتے ہیں جن سے خدا اور رسول میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا مثلاً

محمدﷺ مستوی تھا عرش پر نور خدا ہو کر
اتر آیا مدینے میں محمد مصطفیؐ ہو کر
اٹھا کر میم کا پردہ جو جھانکا کالی کملی میں
تو دیکھا میم کے اندر احد روپوش رہتا ہے

اس قسم کی تعریف وتوصیف گمراہی کا سبب بنتی ہے اور اس قسم کی تعریف وتوصیف سے آنحضرتﷺ نے منع فرمایا ہے چنانچہ فرمان نبویﷺ ہے:

'لاتطرونی کما الیهود و النصاریٰ انبیاء هم' یعنی مجھے اتنا نہ بڑھاؤ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے انبیاء کو بڑھایا تھا۔ یہود کا حضرت عزیز علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہنا اور نصاریٰ کا عیسیٰؑ کو ابن اللہ کہنا گمراہی ہے۔ جس کی طرف اس حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔

میرے خیال میں اگر ان شرائط کے ساتھ مدح وتوصیف نعت رسولﷺ کہی جائے تو یقیناً اظہار عقیدت ومحبت اور باعث خوشنودی رب تعالیٰ ہے اور آنحضورﷺ کے ساتھ دلی تعلق و قرب ومحبت کا ثبوت۔ اس کے برعکس اگر خدا اور رسول کے درمیان فرق نہ رکھا جائے تو یہ گمراہی وزندیقی ہے بقول شاعر:

؎ اگر فرقِ مراتب نہ کنی زندیقی

مدح وتوصیف نظم میں بھی ہوسکتی ہے اور نثر میں بھی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی صاحب کو فطری ملکہ

شاعری عطا کیا ہے اور مدحتِ رسول میں اشعار کہتا ہے تو لائق صد تحسین ہے اور اگر کسی صاحب کو قوت تحریر سے نوازا گیا ہے اور وہ نثر میں مدحتِ رسول لکھتا ہے تو قابلِ ستائش و آفریں ہے۔ آنحضورﷺ کی تعریف وتوصیف سے ان کے اوصاف کمالات میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوتی بلکہ یہ عمل خود مومن کے درجاتِ عالیہ میں افزائش کا باعث بنتا ہے۔

زیرِنظر مجموعہٗ نعت و مناقب 'آبشارِ نور' جناب کوثرؔ شاہجہانپوری کے خواب کی تعبیر ہے۔ میں نے اکثر کوثرؔ صاحب کی نعتیں سنیں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کا دل عشقِ رسولﷺ سے سرشار ہے اور جو کچھ لکھا ہے اس میں والہانہ سوز و گداز اور عجیب سے کیفیت پائی جاتی ہے مثلاً

سکوں کتنا ملتا ہے بیتاب دل کو
زباں پر جب آتا ہے نامِ محمدﷺ

شاعر کے دل میں اللہ کے بعد اگر کوئی اور ارفع و اعلا مقام کا حامل ہے تو وہ شخصیت صرف حضرت محمد مصطفٰےﷺ ہی کی ہے جس کا اظہار کوثرؔ صاحب نے یوں کیا ہے۔

کیوں نہ کوثرؔ جان دے دوں مصطفٰےﷺ کے عشق میں
جب نہیں کونین میں کوئی مثالِ مصطفٰےﷺ

آنحضورﷺ سے محبت و عقیدت کی والہانہ کیفیت اسی وقت ممکن ہے کہ دل نورِ خداوندی سے معمور ہو چونکہ اللہ تعالیٰ نے خود متعدد مقامات پر اپنے محبوب کی تعریف و توصیف بیان کی ہے۔ لہٰذا بحیثیت مسلمان ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق نثری یا شعری صورت میں ایمان کے تقاضوں کو پورا کرے کیوں کہ آنحضورﷺ سے عقیدت و محبت جزوِ ایمان ہے۔ لہٰذا جناب کوثرؔ کے نعتیہ اشعار کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ یہ اشعار حضورﷺ کی مدح و

توصیف، ایمان وایقان کے پاکیزہ خیالات کی عکاسی کرتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ رب العزت کوثر صاحب کے ان پاکیزہ خیالات کو جو نعت کی صورت میں پیش کئے گئے ہیں شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ان کی نیک خواہشات کو پورا فرمائے۔ آمین!

حافظ محمد اشرف راجپوت

پروفیسر معارف اسلامیہ،

عائشہ باوانی گورنمنٹ کامرس کالج، کراچی

"بارگاہِ رسالت ﷺ میں کوثر کا ہدیہ عقیدت"

یٰسین خان بہارؔ، استاد شعبۂ اردو، لندن کالج آف منیجمنٹ (کراچی کیمپس)

دس بارہ سال پہلے کی بات ہے کہ برجیس طلعت صاحبہ بیگم، زیڈ۔اے نظامی (سابق سربراہ کے ڈی اے) کے شعری مجموعہ "بہار اور خزاں" پر مقدمہ تحریر کرتے ہوئے میں نے لکھا تھا کہ " نعت گوئی اس اعتبار سے بڑا مدکل اور احتیاط طلب فن ہے کہ اس میں محبت رسول کا والہانہ پن اور عشق نبی ﷺ میں سرشاری اس حد کو پھلانگ جاتی ہے جو خالقِ کائنات اور رسولِ اکرم ﷺ کی ذات کے مابین حد فاصل کا کام کرتی ہے۔صنف شاعری میں یہ وہ مقام ہے جہاں بہت سے شاعر ٹھوکر کھا گئے ہیں۔ کچھ تو حمد اور نعت میں فرق و فاصلہ کا خیال رکھے بغیر بارگاہِ رسالت ﷺ میں عقیدت گذار نظر آتے ہیں اور کچھ وہ جن کی نعت گوئی پر کسی بادشاہ یا نواب کے قصیدہ کا گمان ہونے لگتا ہے بہت کم ایسے شاعر ہیں جو لفظ مراتب اور نعت گوئی کے آداب کو عدم اخلاص یا غلو کی منزل سے سلامت روی کے ساتھ بچا کر نکل گئے ہوں کمیاب نعت گوئی رسولِ کریم ﷺ سے انتہائی قلبی تعلق اور بے پناہ محبت کی طالب و متقاضی ہے اس میں سرشاری و سرمستی کے ساتھ ساتھ شعور و ادراک کی ہمسفری بھی نہایت ضروری ہے۔نعت کہنے والے جس شاعر کو یہ سب چیزیں ودیعت ہوئی ہوں وہی کامیاب نعت گو ہوسکتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ جب تک عشق رسول ﷺ اس حد کو نہ پہنچ جائے کہ زندگی کی ساری سرگرمیاں اس کے گرد گھومنے لگیں تو نعت دل میں اترنے اور روح کو آسودہ کرنے کا سبب نہیں بنتی۔آپ نے غزلیہ شاعری میں دیکھا ہوگا کہ وہ شاعر جو عملاً عشق سے محروم ہیں سُنی سنائی باتوں اور دوسروں کے بیان کردہ عشقیہ تجربوں کے سہارے ہجر کی بے قراری اور وصل کی نشاط انگیزی

کے بیان کے باوجود میرؔ و مومنؔ اور جگر و حسرتؔ کا رنگ پیدا نہ کر سکے سارا مسئلہ سچائی اور قلبی تعلق کا ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں میں کامیابی انھیں کی مرہون منت ہوتی ہے۔ سماعی علم و آگہی کی بنیاد پر کہی جانے والی باتیں اس لئے تاثر کے فقدان کا شکار ہوتی ہیں کہ ان میں تجربوں کی حرارت ہوتی ہے اور نہ مشاہدہ کی رفاقت۔ ایک پرانی کہاوت ہے کہ "جس جگہ آگ جلتی ہے اتنی زمین تپتی ہے"۔ آپ محبت و سرشاری کے بغیر بے شمار نعتیں اور حمدیں کہہ لیجئے علم و فن اور مشق و مہارت کے نتیجہ میں ان میں حسن بیان بھی ہوگا، شوکت الفاظ بھی اور خیال آرائی کی جلوہ گری بھی، غرضکہ صناعی کے تمام کمالات یکجا ہوں گے لیکن جذبہ کی وہ صداقت اور روح کو تڑپا دینے والی وہ کیفیت جو عشق رسول ﷺ میں ڈوبے ہوئے دلوں کی آواز میں ہوتی ہے ہرگز نظر نہ آئے گی۔ ہمارے نعت گو شعراء کی اکثر نعتیں جذبۂ محبت اور جوش عقیدت کے بجائے زورِ دماغ اور ذہنی ورزش کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ یہ نعتیں نعتیہ مشاعروں میں اپنی شخصیت کی نمائش، فن دانی اور فکری رفعت کے ثبوت اور داد تحسین کو سمیٹنے کی غرض سے تخلیق کی جاتی ہیں۔ نعت میں نکتہ رسی اور نکتہ سنجی سے کہیں زیادہ رسول اکرم ﷺ سے شگفتگی اور والہانہ پن نمایاں ہونا چاہیئے۔ عشق اور سچے جذبوں کے اظہار میں فلسفیانہ موشگافی، نازک خیالی اور رعنائی فکر و خیال کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی اس کا اظہار تو استغراق، سپردگی اور وارفتگی و شیفتگی کا محتاج ہوتا ہے۔ عشق میں انھیں اوصاف و عناصر سے عبارت ہے۔

کتنی پیشانیوں پر شکن آجائے گی میرے اس بیان سے کہ شفاعت اور نجات کے لئے رسول اکرم ﷺ کو ذریعہ و وسلہ سمجھ کر ان سے اظہار محبت کرنا محبت کے تقدس کو مجروح کرنا ہے۔ محبت تو دل کے انتہائی طلب و تعلق سے عبارت ہے۔ میری نظر میں اس تعلق کے کئی اسباب وجوہ ہیں جن میں کسی بھی نوع کا تقرب، جسمانی حسن اور سیرت و کردار خاص درجہ رکھتے ہیں۔ محبت بلا ارادہ اور بے اختیار ہوتی ہے اور مقصد و غایت سے بے نیاز و بے پرواہ بھی۔ یہ ایک تسلیم شدہ

حقیقت ہے کہ اگر اغراض شامل ہوجائیں تو محبت اپنی رفعت و بلندی سے بہت نیچے اتر آتی ہے۔ ہماری نعتیہ شاعری شفاعت، شافع محشر، شفیع المذنبین جیسے الفاظ سے بھری پڑی ہے۔نعتوں میں آفتابِ محشر اور سایۂ دامانِ رسول ﷺ کا بے شمار ذکر ملتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ہم اپنی معاشرتی اور مادی زندگی میں رزوت وسفارش کے عادی ہوچکے ہیں۔ کسی بھی مقصد کے حصول کے لئے ہمارے جیب میں پیسے یا سفارشی خط ہماری کامیابی کی کنجی بن گئی ہے۔ پورا معاشرہ اس گڑبڑ کا شکار ہے۔ دنیاوی زندگی میں ہم یہ سب کچھ کرنے کے بعد اخروی زندگی میں شفارش کے پُل سے گذر کر ساحل مراد پا لینے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ہم کیوں بھول جاتے ہیں رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد کو جس میں آپؐ نے اپنی چہیتی بیٹی کو مخاطب کرکے فرمایا کہ "بیٹی قیامت کے دن تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم کس کی بیٹی ہوتم س تمہارے اعمال کا حساب ہوگا"۔ میرے خیال میں ان واضح اور غیر مبہم الفاظ میں جو کچھ ارشاد ہوا شفاعت کے باب میں اسکے بعد کسی ردوکد اور بحث ت تمحیص کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ ہماری یہ توقع اور عقیدہ عیسائیوں کے اس عقیدہ سے بڑی مماثلت رکھتا ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت تک پیدا ہونے والے تمام عیسائیوں کا نجات دہندہ کہا گیا ہے۔ ہمارے ہاں شفاعت کے اس یقین اور عقیدہ نے گناہگاروں کی حوصلہ افزائی کے دروازے کھول دئے اور ان میں کتنوں کو روزِ جزا وسزا اور پرسشِ محشر کے خوف سے بے نیاز کردیا۔ امتحانی کاپی میں سوالوں کے غلط جوابات لکھنے کے بعد یا کوری اور سادہ کاپی رکھ آنے کے بعد اگلے درجہ میں ترقی پانے کی امید سرابوں کی دنیا کی کوئی دنیا کی کوئی صورت تو ہوسکتی ہے حقیقت سے اس کا کوئی رشتہ اور واسطہ ممکن نہیں۔ البتہ کامیابی کے لئے تینتیس ۳۳ فیصد نمبر کی حد سے دو ایک نمبر پیچھے رہ جانے کی صورت میں دو ایک رعائتی نمبر (Grace Marks) بڑھائے جاسکتے ہیں میرے خیال میں شفاعت کا یہی مفہوم ہے۔

ہمارے اکثر نعت گو شعراء رسول اکرم ﷺ کے اخلاقِ عالیہ آپ کے اوصافِ حمیدہ ' آپ کی سیرت مقدسہ اور آپ کے روحانی و معاشرتی انقلاب کی عالمگیری کے بیان پر کم اور آپ کے ظاہری و جسمانی حسن و جمال کا زیادہ ذکر کرتے ہیں اور وہ بھی اس طرح جیسے کوئی روائتی اور عاشق اپنے معشوق کے حسن و جمال کے مزے لے لے کر بیان کرتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کے لب و رخسار ' آپ کے زلفوں ' آپ کی آنکھوں ' اور آپ کے پسینہ کی خوشبو کو اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ہماری عشقیہ اور غزلیہ شاعری کے معشوق کا سراپا نگاہوں میں پھر جاتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی ذات اور آپ کی ظاہری حسن اور خدوخال کا اسطرح اظہار رسول ﷺ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کے جرم بہت بڑا ارتکاب ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے جسمانی حسن کے اس بیان و اظہار اور ہمارے عام محبوب کے اعضاء کی خوبصورتی کے ذکر میں کیا فرق اور امتیاز باقی رہ جاتا ہے۔ نعت میں اس فرق و مرتبہ کا لحاظ رکھنا نہ صرف ضروری بلکہ نعت کی مقدس جذباتی و روحانی فضا کا تقاضہ بھی ہے۔ نعت کی تاریخ اور اس کی لغوی و معنوی صراحت کے بجائے میں نے اپنی گذارشات میں ضروری سمجھا کہ ان خرابیوں کی نشاندہی کی جائے جو غیر محتاط اور روائتی نعت گو شعراء کی کاوشوں کے نتیجہ میں نعت میں در آئی ہیں۔

برا ماننے کی بات نہیں کہ ہم میں سے اکثر نعت گو حضرات اسمی اور رسمی مسلمان ہیں جن کا عملاً قرآنی تعلیمات اور عشقِ رسول ﷺ کوئی واسطہ اور تعلق نظر نہیں آتا۔ نعتیہ مجالس میں ایسے لوگوں کی شمولیت اور نعت گوئی اپنی ذات کے اظہار و اشتہار کے وسیلہ کے طور پر ہوتی ہے اور بس۔ جہاں قول و فعل کی اکائی ٹوٹ جائے وہاں متاثر کرنے والی ہر قوت منہ موڑ لیتی ہے اور ایسا سارا کلام دائرۂ اثر سے خارج ہو جاتا ہے عشق رسول ﷺ کی صداقت و شدت جب تک دل میں متحرک و موجزن نہ ہو وہ قرطاس و قلم تک اپنی اثر آفرینی کے ساتھ نہیں پہنچتی۔

میری اس ساری گفتگو کا محرک دراصل پروفیسر ظہیرالدین کوثر کا وہ نعتیہ مجموعہ جسے انھوں نے "آبشارِنور" کے خوبصورت اور بامعنی نام سے ترتیب دیا ہے۔ پیشِ نظر مجموعہ میں آپ کو سادہ بیانی، عشقِ رسول ﷺ سے سرشاری اور نعت کے تمام آداب ولوازم کی پابندی نظر آئے گی۔

ہر رگ و پے میں سمایا ہے جمالِ مصطفےٰ ﷺ
روشنی آنکھوں میں ہے دل میں خیالِ مصطفےٰ ﷺ

حضور ﷺ آئے تو ظلمت کے چھٹ گئے بادل
جمالِ مطلعِ انوار پوچھتے کیا ہو

یہ سوچو کیا ہوا طائف میں اور مکہ میں
نبی ﷺ کا سیرت وکردار پوچھتے کیا ہو

کلام ان کا کلام خدا ہے دیدہ ورو
نبی ﷺ کی عظمتِ گفتار پوچھتے کیا ہو

مندرجہ ذیل شعر کو دیکھئے۔ جب تک نعت گو کو یہ مقام حاصل نہ ہو جائے نعت گوئی روح کو گرمانے اور قلب کو تڑپانے کا فریضہ انجام نہیں دے سکتی کیا اچھا کہا ہے۔

جب بھی کرتا ہوں ثناء خوانیٔ شاہِ بطحا
چشمۂ فیضِ نبی ﷺ دل سے رواں ہوتا ہے

کچھ اور شعر ملاحظہ کیجئے:

ع
محسوس یہ ہوتا ہے مجھکو جیسے کہ حضوری حاصل ہے
مسرور مرا دل ہوتا ہے جب انکی مدحت ہوتی ہے

==☆==

ع
عجب ہے شان محبوب خدا کی
مسرور مرا دل ہوتا ہے جب انکی مدحت ہوتی ہی

مندرجہ ذیل شعر سہل ممتنع کی بہترین مثال ہے۔

جتنی بھی جہاں بھی روشنی ہے
صدقے میں نبی ﷺ کے ہو رہی ہے

آپ نے دیکھا اظہار کے لئے جو سنجیدہ اور بے ساختہ پیرایۂ بیان کوثرؔ صاحب نے اختیار کیا ہے وہ بجائے خود قابلِ ستائش ولائق تحسین ہے۔ دعا ہے کہ بارگاہِ رسالت میں ان کی یہ عقیدت گذاری انھیں اور ان کے متعلقین کو روحانی اور مادی کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

آمین

یٰسین خان بہارؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ للہِ الذی علّمَناَ مَقَامَ حبیبه و الصلوٰۃُ و السلامُ

علیٰ رسولِه الذی بَیّنَ احکام شریعته و علی آلِه

و صحبه مادام الناس فی ارضه . اما بعد

❁ شاعری میں نعت کا مقام ❁

نعت کے لغوی معنی ہیں تعریف کرنا، بیان کرنا (المنجد) اصطلاح میں اس منظوم کلام کو کہتے ہیں جس میں صاحب لولاک، شافع محشر رحمت عالم ﷺ کی تعریف وتوصیف ہو، تعریف مصطفٰے ﷺ ایسا بحر عمیق ہے کہ لاکھوں نے غوطہ لگایا، عشق ومستی میں بےخود ہوئے۔ عشق کامل کی تابانیوں نے انکی نظر وفکر کو وہ دانشِ نورانی عطا کی کہ جس سے علم وحکمت کے وہ بےشمار رموز واسرار ان پر منکشف ہوئے کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑ گئی، مگر انکی تشنگی بڑھتی گئی اور بالآخر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے:

؎ زندگی ختم ہوئی اور قلم ٹوٹ گئے

ترے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

کمال تو یہ ہے کہ خود خالق کائنات (عزّ وجل) اپنے حبیب ﷺ کا ثنا خواں ہے اور قرآن اس دعوے کی اکمل دلیل ہے جبھی تو ایک عاشق ماہِ رسالت ﷺ فرماتے ہیں

؎ ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ

بیجا سے ہے المنّۃُ لِلّٰہِ محفوظ

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکامِ شریعت ملحوظ

(حدائق بخشش)

نعت گوئی جہاں سنت الٰہیہ ہے۔تو وہاں سنت صحابہؓ بھی ہے۔خلفاء راشدینؓ اور دیگر صحابہ کرام علیھم الرضوان نے اپنی اپنی عقیدت کا اظہار نعت کی صورت میں کیا۔مشہور نعت خواں سیدنا حسّان بن ثابتؓ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں یوں عرض کرتے ہیں۔

خلقت مبرا من کل عیب ۞ کانک قد خلقت کما تشاء

واجمل منک لم تر قط عینی ۞ و اکمل منک لم تلد النساء

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ ہر عیب سے اس طرح پاک بنائے گئے گویا آپؐ اپنی مرضی سے بنے ،اور آپؐ جیسا حسین ترین کبھی میری آنکھوں نے دیکھا تک نہیں اور نہ یہ آپ جیسا کامل ترین کسی ماں نے جنا (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

مروی ہے کہ جب حضرت حسّان بن ثابتؓ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ انکی حوصلہ افزائی فرماتے: **اللھم ایدہ بروح القدس.** اے اللہ جبرائیلؑ کے ذریعے انکی مدد فرما **(سبحان الله)**

سیدنا مالک بن عونؓ اس طرح رطب اللسان ہیں:

ما ان رایت ولا وسمعت بواحد
فی الناس کلھم کمثل محمد
او فٰی فاعطٰی للجزیل لمجتد
و متٰی تشایخبرک عمّا فی غدٍ

ترجمہ: میں نے تمام انسانوں میں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جیسا نہ دیکھا جو سب سے زیادہ وعدہ وفا اور سب سے زیادہ جود و سخا والے ہیں۔ اور تم جب چاہو! وہ تمہیں آئندہ کل کی خبر دے دیں گے۔

روایت ہے کہ جب حضور انور ﷺ نے نعت کے یہ اشعار سنے تو خوشی کا اظہار فرمایا اور دعائیہ کلمات کے ساتھ بطور انعام ایک حلّہ بھی عطا فرمایا (حاشیہ الدولة المکیة)۔

صحابہ کرامؓ کی طرح ہر دور میں بزرگان دینؒ نے حضور ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنی اپنی نعتیں پیش کر کے بارگاہِ مصطفوی ﷺ میں اعلیٰ ترین مقامات پائے۔

تاجدار فقہِ اسلامی امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت علیہ رحمۃ جنکا بارگاہ رسالت ﷺ میں مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ جب روضۂ انور پر حاضر ہوکر السّلامُ علیک یَا سیّدالمُرسلین عرض کیا تو روضۂ انور سے جواب آیا 'وعلیک السلام یا امام المسلمین'۔

قصیدہ نعمان میں بارگاہِ رسالت ﷺ میں اس طرح عرض گذار ہوئے۔

یا اکرم الثقلین یا کنز الوریٰ ۞ بدلی بجورک و ارضنی برضاک
انا طامع بالجود منک لم یکن ۞ لابی حنیفة فی الانام سواک

ترجمہ: اے کائنات میں سب سے زیادہ معزّز! اے زمانہ بھر کے خزانے، اپنی عطاؤں سے مجھے بھی نوازیئے اور اپنے رضاؤں سے مجھے بھی خوش کیجئے۔ میں آپکی سخا کا طالب ہوں کہ آپ کے سوا جہاں میں ابوحنیفہؓ کا کوئی نہیں۔

عاشقِ ماہِ رسالت، امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ جب دوسری مرتبہ مدینہ طیّبہ حاضر ہوئے تو بیداری کی حالت میں زیارت کی حسرت لئے مواجہہ شریف کے سامنے پوری رات درود وسلام کے نذرانے پیش کرتے رہے۔ پہلی رات قسمت نہ جاگی، دوسرے رات مواجہہ شریف کے سامنے دردِ فراق سے انتہائی بے تاب ہوکر یہ اشعار پیش کئے ؎

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں ۞ تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں ۞ مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں ۞ دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں
لاکھوں قدسی ہیں کامِ خدمت پر ۞ لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ ۞ تجھ سے کتنے ہزار پھرتے ہیں

شفیع المذنبین، راحة العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عاشق صادق کا جذبہ کامل دیکھا تو نقابِ رخِ انور اٹھا دیا۔ عاشق صادق نے اپنی چشمانِ سر سے محبوبِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا۔ (حیات اعلیٰ حضرت)

ممکن ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ دیدار مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا، حالت بیداری میں کیونکر ممکن ہے، میں اگر اسپر دلائل قائم کروں تو یہ موضوع سے ہٹ کر گفتگو ہوگی اور یہ اہل قلم کا شیوا نہیں سوال مذکور کا جواب معلوم کرنے کے لئے 'میزان کبریٰ للشعرانی جلد ۱، سعادۃ الدارین للنبہانی، الفتح القدیر للنبہانی جلد ۱، الفتاویٰ الحدیثیہ لابن الحجر المکی صفحہ ۳۹۳، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی' کی طرف رجوع فرمائیں۔

آخر میں یہ عرض کرتا چلوں کہ نعت گوئی انتہائی مشکل فن ہے اور انتہائی احتیاط طلب بھی۔ بعض اوقات صحیح لفظ کا استعمال بھی زبان سے غلط ادا ہونے کے باعث گناہ گار بنا دیتا ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حکم ہے۔
یا ایھا الذین امنو لا تقولو ا راعنا الآیۃ ۔ اے ایمان والو تم نبی ﷺ کے لئے لفظ ’راعنا ‘ استعمال نہ کرو۔ یہ حکم صحابہ کرام کو اسوقت دیا گیا جب کہ وہ مسئلہ کی آسانی کے لئے لفظ ’راعنا‘ ’بمعنی ہمارے لئے رعایت فرمایئے‘۔ استعمال کرتے مگر جب کافروں نے سنا تو ’راعینا‘ ’بمعنی ہمارا چرواہا‘ کہنے لگے تو صحیح لفظ کے استعمال کی بھی ممانعت آ گئی جس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایسا لفظ استعمال کرنا جس میں گستاخی کا معمولی سا بھی شائبہ ہو حرام ہے

مجموعہ "نعت ومناقب آبشارِ نور" پروفیسر کوثر شاہجہانپوری کا پہلا مجموعہ ہے۔ میں نے بغور پڑھا بلا شبہ کوثر صاحب کا دل عشق رسول سے سرشار ہے۔ آپ کے کلام میں ایک عجیب والہانہ کیفیت پائی جاتی ہے۔ آپ نے نعت کہتے وقت ان تمام تقاضوں کو سامنے رکھا ہے جو ایک نعت گو شاعر اور عاشقِ رسول ﷺ کے لئے ضروری ہے۔ آپ کے کلام میں سوز وگداز ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب دل اللہ اور اس کے رسول کے نور سے معمور ہو چند نعتیہ اشعار آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ے سکوں کتنا ملتا ہے بیتاب دل کو
زباں پر جب آتا ہے نام محمد ﷺ

؎ آپ کے نور سے ضیا پھیلی
بخش دی روشنی زمانے کو

؎ کھلا رہتا ہے بابِ آگہی اس پر بہر حالت
نبی کی چشم رحمت سے جو دل مخمور ہوتا ہے

؎ حساس دل ہیں لوگ تو محسوس بھی کریں
کس شان کی تجلّی لباسِ بشر میں ہے

مذکورہ اشعار میں کوثؔر صاحب نے بڑے آسان اور سادہ الفاظ میں رسول اکرم ﷺ کی ذات وصفات اور شان کو بیان کیا ہے۔ اس سادگی میں جو حسن وعقیدت نظر آتی ہے وہ مشکل اور دقیق الفاظ میں ممکن نہیں۔ کوثؔر صاحب نے عشق الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ سے متعلق کتنی سچی بات کہی ہے۔

؎ غلامِ احمد مرسل جو اہل دل نہیں ہوتا
وہ خالق کی محبت میں کبھی کامل نہیں ہوتا

؎ دیکھنا چاہو جو نبیوں میں مقام و مرتبہ
پیکرِ صدق و صفا ذاتِ پیمبر دیکھنا

؎ نہیں ممکن وہ دیکھے اور جانب
اگر ہو سامنے کوئے محمد ﷺ

میری ربّ العزت سے دعا ہے کہ کوثر صاحب کے دل کو اور زیادہ نور محمدی ﷺ سے معمور فرما، وہ اسی طرح عشق رسول سے سرشار ہو کر مدحت رسول ﷺ میں گل ہائے عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔ انھوں نے "آبشارِ نور" میں آنحضور ﷺ، صحابہ اکرامؓ اور بزرگانِ دین سے جس عقیدت و محبت کا اظہار کیا ہے اسے شرف قبولیت حاصل ہو اور ان کی نیک آرزوئیں اور خواہشات پوری ہوں۔ آمین!

علامہ محمد اخلاق قادری

جامع مسجد عثمانیہ 5-B/3، نارتھ کراچی

لمحۂ فکریہ

از: کوثؔر شاہجہانپوری

مجھے بڑی مسرت ہے کہ آج میں سرورکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین واولیاءعظام سے والہانہ محبت اور عقیدت کے اظہار کا ایک عکس 'آبشارِ نور' کے نام سے بصد حسنِ عقیدت و احترام پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ یہ سب کچھ بزرگانِ دین کی نظر کرم اور بالخصوص والد محترم حضرت قاری بشیرالدین پنڈت قادری القدیری البدایونیؒ خلیفہ مجاز بیعت و رشد حضرت حافظ سالم القادری القدیری' سجادہ آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں کی سرپرستی، تربیت اور نگاہِ کرم کا طفیل ہے قبلہ والد صاحب میرے پیرومرشد بھی ہیں لہٰذا میں ان لمحات اور واقعات کو کیسے فراموش کردوں جن کی بدولت میں اس قابل ہوا کہ اپنے جذبات' اپنے تاثرات اور اپنے تخیلات کو بحسن وخوبی ضابطہ تحریر میں لانے کی جسارت کررہا ہوں۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے ۱۴سال کی عمر میں ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو ایک طرحی نعتیہ مشاعرہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی تھی۔ جس کی صدارت حضرت دلؔ شاہجہانپوری جانشین حضرت امیؔر مینائیؒ فرمارہے تھے۔ وہ دورانِ مشاعرہ میرے ایک شعر کو کئی بار مکرر' مکرر کہہ کر پڑھواتے رہے۔ میں پڑھتا رہا ' وہ سنتے رہے آخرکار والد محترم قبلہ قاری بشیرالدین جو حضرت دلؔ کے برابر میں بیٹھے تھے انھوں نے اسی شعر کو باآواز بلند پڑھا اور کہا سبحان اللہ' ماشاءاللہ' مکرر مکرر۔ اب سمجھ میں آیا کہ میں پڑھنے میں کیا غلطی کررہا تھا۔ بات صرف اتنی تھی کہ ایک لفظ 'اور' کی ادائیگی صحیح طریقہ سے نہیں ہورہی تھی اور حضرت دلؔ چاہتے تھے کہ میں خود اصلاح کروں چونکہ یہ میری پہلی نعت تھی اور قبلہ والد صاحب نے اصلاح کی تھی لہٰذا جب والد صاحب

قبلہ نے شعر کو پڑھا تو میں نے اسی انداز سے ادائیگی کی ۔ مشاعرہ کے اختتام پر حضرت دلؔ نے مجھے اپنے قریب بلایا، سر پر ہاتھ رکھا، بہت خوش ہوئے، دعائیں دیں اور فرمایا 'ذہین ہو، شاعری میں خوب سے خوب تر کی تلاش کرتے رہنا'۔

والد صاحب قبلہ کو مجھ سے بے حد محبت تھی وہ مجھے سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھتے ۔ میں نے بعض مناظر ایسے بھی دیکھے کہ جب ہندو برہمن پنڈت مذہبی امور پر گفتگو کرتے اور سنسکرت جیسی دقیق زبان میں دلائل دئے جاتے تو میں حیران رہ جاتا کہ والد صاحب قبلہ سنسکرت زبان کو اس طرح پڑھتے تھے گویا یہ ان کی مادری زبان ہو۔ آپ نے سنسکرت زبان کو ایم اے تک پڑھا صرف ڈگری کے حصول کے لئے نہیں بلکہ آپ کے پیش نظر کچھ دینی خدمات انجام دینا بھی مقصود تھیں۔ لہٰذا تقابلِ مطالعہ ادیان پر آپ کی بڑی گہری نظر تھی۔ آپ نے اپنی زندگی میں ایک کتاب شاہد و مشہود مرتب کی جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک صحائف اور آسمانی کتب میں ان پیش گوئیوں کو جو سنسکرت اور عبرانی زبان میں حضرت محمد ﷺ کے بارے میں تھیں ان کو قرآنی حوالوں سے روشناس کرایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوؤں کی مقدسہ کتب سے آنحضور ﷺ کے بارے میں ان پیشگوئیوں کو یکجا کر دیا جو مختلف ویدوں میں آج بھی موجود ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا تبلیغی اور اصلاحی کام تھا جو انھوں نے کیا اور کیوں نہ کرتے کیونکہ ان کے پیر و مرشد حضرت مولانا عبدالقدیرؒ مفتیٔ اعظم حیدرآباد (دکن) نے آٹھویں جماعت کے بعد ہی سنسکرت زبان کو بطور اختیاری مضمون پڑھنے کی تلقین کی تھی یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مسلمان اس زبان کو پڑھنا ہی نہیں چاہتے تھے لیکن پیر و مرشد کی دور بینی تو دیکھئے کہ وہ مستقبل کے لئے راہ ہموار کر رہے تھے اور یہ راز اس وقت کھلا جب حافظ سالم القادری القدیری سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ بدایوں نے ایک عرس کے موقعہ پر ۲ جنوری ۱۹۶۹ء مطابق ۱۲ شوال المکرّم ۱۳۸۸ھ کو ارشاد فرمایا:۔

'میں نے حضور غوث الاعظم کی بشارت نیز ارشاد گرامی کے مطابق اپنے دو بھائیوں کا انتخاب کیا ہے کہ ان پر اسلام کی خدمت اور سلسلہ کی ذمہ داری ڈالوں۔ان مبارک ساعتوں میں' میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اسلام پھیلے۔سلسلۂ قادری کے برکات عام ہوں خلق مستفید ہو' سب نے یک زبان ہو کر آمین کہا۔حضرت سالم القادری نے سب سے پہلے پنڈت بشیر الدین کا نام پکارا۔اس وقت جو سوز وگداز کا عالم پنڈت جی پر تھا۔زبان قاصر ہے کہ کچھ کہوں ۔بس آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔حضرت شیخ دامت برکاتہم نے خرقہ پہنایا' ردا اڑھائی اور فرمایا میں نے آپ کو سلسلہ قادریہ میں مجاز بیعت رشد کیا۔(مزید تفصیل کے لئے دیکھئے خمخانہ محامد صفحات ۵۶، ۶۹، ۷۰ مؤلفہ نواب قادری، حیدرآباد دکن ۱۹۶۹ء)۔

میں نے بی۔اے تک ہندوستان میں والد صاحب قبلہ ہی کی سرپرستی میں تعلیم حاصل کی۔ہندی اور سنسکرت بھی پڑھی اور والد صاحب قبلہ سے علم الاعداد اور علم الحساب بھی سیکھا لہٰذا میں جو کچھ تحریر کررہا ہوں یہ وہ یادداشتیں ہیں جو دماغ میں محفوظ ہیں۔طبیعت نے چاہا کہ اس مبارک ساعت میں 'آبشارِنور' جو حقیقت میں حضرت محمد ﷺ کا نور ہے اسے اپنے ان بھائیوں تک پہنچادوں جو غیر مسلم سمجھے جاتے ہیں ان کے لئے یہ 'آبشارِنور' ایک لمحۂ فکریہ ہے کاش وہ اپنی مقدسہ کتب کو بغور پڑھیں اور ان باتوں کو تلاش کریں جو ان کے پیغمبروں، رشیوں اور مینوں نے کہی ہیں، کہ آخر میں ایک نبی آئے گا اور وہی آخرالزماں اور سیّدالانبیاء ﷺ ہوگا اور اس کائنات کی تخلیق صرف اور صرف محمد ﷺ کے لئے ہی کی گئی۔آج سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔انسان ترقی کی اعلیٰ منزلیں طے کررہا ہے ایک ہم ہیں کے پیچھے کی طرف جارہے ہیں کاش کہ ہم سب مل کر غور وفکر کریں کہ اس سے پیشتر انبیاءؑ کا کیا پیغام تھا اور آخری پیغمبر ﷺ نے کیا پیغام دیا؟ کوئی وجہ نہیں کہ دنیا میں امن وآشتی نہ ہو۔آج جو کچھ بدامنی، انتشار، بربریت، قتل وغارت گری کا بازار گرم ہے اسی کی وجہ صرف اللہ، اللہ کے رسول ﷺ اور اس کی

آخری کتاب قرآن پر عمل نہ کرنے کا سبب ہے جسکی وجہ سے پوری دنیا عذاب میں مبتلا ہے لہٰذا ضرورت ہے کہ ہم ٹھنڈے دل سے بغیر تعصّب کے از سرِ نو سوچیں اور ان ہدایات پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کریں تو انشااللہ یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔

دراصل امن کا مفہوم صرف جسمانی تحفظ اور جنگ سے دوری کا نام نہیں اگرچہ یہ بھی ضروری ہے لیکن یہ 'امن' کا محدود اور یکطرفہ مفہوم ہے۔ امن کے معنی ہیں ایک فرد کا ایک طرف اپنے خالق کے ساتھ اور دوسری جانب اپنے ابنائے جنس کے ساتھ ایسا تعلق اور ربط جو منفعت بخش اور موجب فلاح ہو۔ اس دائرے میں وہ تمام تعلقات آجاتے ہیں جو ایک فرد کے دوسرے فرد کے ساتھ یا ایک قوم کے دوسری قوم کے ساتھ ہو۔ پھر امن کسی خاص قسم کا نہیں بلکہ جسمانی، ذہنی، اخلاقی وروحانی غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہو۔

اسلام اسی وسیع مفہوم میں امن وسلامتی کی ضمانت دیتا ہے جو توحید ورسالت پر ایمان اور یومِ آخرت پر یقین رکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں دی ہوئی آیات کو سامنے رکھ کر نہایت سنجیدگی کے ساتھ لیکن تعصب کو بالائے طاق رکھ کر غور کیجئے کہ تزکیہ نفس، ضبط نفس، فضائل و رذائلِ اخلاق، وحدتِ انسانیت، وحدتِ دیں اور قوم و وطن نیز رنگ و نسل کے امتیازات، فساد فی الارض، اصلاح ذات البین، اور حسنِ معاشرت وغیرہ کے متعلق اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟ اور وہ کس طرح ایک انسان میں انابت الی اللہ پیدا کر کے اس کو دنیا کا بہترین شہری اور اعلیٰ انسان بنا دیتا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بنی نوع انسان پر مختلف طبقات انسانی نے جو کچھ احسانات کئے ہیں وہ سب شکریہ کے لائق ہیں لیکن سب سے زائد جن بزرگوں کا احسان ہے وہ انبیاء کرام وخشوراور رشیوں منیوں کی جماعت ہے جنھوں نے اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی قوموں کے سامنے زمانۂ حال کے مناسب اخلاقِ عالیہ اور صفات کاملہ کا درس دیا۔ کسی نے صبر، کسی نے ایثار،

کسی نے قربانی، کسی نے جوش توحید، کسی نے تسلیم ورضا اور کسی نے زہد وقناعت کا۔

قارئین کرام!

میں اس وقت صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جس طرح توریت، زبور، انجیل نیز ژند اوستا اور دساتیر نے نبی آخر الزماں ﷺ کی آمد آمد کی خوشخبری سنائی اسی طرح ہند کی مقدس کتابوں نے بھی۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان واجب التعظیم بزرگوں یعنی رشیوں منیوں کی بات کو سنا ان سنا کر دیا گیا۔

ذرا غور تو فرمائیے کہ سناتن دھرمی بھائی ویدوں پرانوں، اُپ نشدوں، نیز تمام دیگر کتابوں رامائن، مہا بھارت وغیرہ کو مقدس سمجھتے ہیں۔ جبکہ آریا بھائی صرف ویدوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ ویدوں، اپ نشدوں کی طرح پرانوں کی اہمیت بھی کچھ کم نہیں ہے۔ اگر دیکھا جائے تو وید خود پرانوں کے مصدق ہیں۔ ہمارے اس زمانہ میں تعجب ہے کہ پنڈت لوگ پرانوں میں حضرت محمد ﷺ کی بشارات دیکھ کر بجائے اس کے کہ وہ اپنے رشیوں کی عظمت اور بزرگی کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ان کے کلام کی قدر کرتے اور رسول عربی ﷺ کے قائل ہوتے سرے سے پرانوں ہی کی منکر ہو گئے بہر حال ویدوں پر سب کا اتفاق ہے۔

وید چار قسم کے ہیں۔ تعداد کے لحاظ سے ۱۱۳۱ ہیں اس وقت صرف ۱۱ دستیاب ہیں۔ رگوید، یجر وید اور سام وید کو ’تریہّ وِدّیا‘ (علوم ثلاثہ) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور اتھر وید کو (برہم وید) یعنی علم الٰہی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس میں رگوید کی طرح رچائیں (محامد)، سام وید جیسا موزوں کلام اور یجر وید کی مانند عبادات کا ذکر ہے گویا کل اقسام کے وید منتروں کا یہ ایک وید مجموعہ ہے۔ ان چاروں ویدوں کے زمانۂ نزول یا تدوین میں سخت اختلاف ہے۔ سوامی دیانند جی ایک ارب ۳۱ کروڑ سال بتاتے ہیں تو مہاتما تلک جی صرف ۴ ہزار سال۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔

1) Hindu civilization by Radha Kumuda Mukerji.
2) Political Historyof Ancient India by Hemchandra Raya Choudhry.

جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ حضرت دلؔ شاہجہانپوری نے ایک مشاعرہ میں فرمایا تھا کہ 'ذہین ہو، خوب سے خوب تر کی تلاش کرتے رہنا'۔ چونکہ مجھے دوران طالبعلمی ریاضی مضمون سے بے حد دلچسپی تھی لہٰذا علم الاعداد کی طرف توجہ دی۔ ذہن میں ایک خیال پیدا ہوا کہ علم الحساب میں گنتی کا آغاز (۱) سے ہوتا ہے اور (۱۰) پر ختم ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ آگے بڑھتا جاتا ہے آخر کیوں؟ بڑے غور وفکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ دنیا کے آغاز سے پہلے کی علامت صفر ہے اور ایک کا ہندسہ اللہ کے واحد الوجود ہونے کی دلیل ہے۔ لہٰذا جب رب العزت کو کائنات کو رچانے بسانے کا خیال پیدا ہوا تو صفر کی جگہ پر ایک اور ہندسہ کا آغاز ہوا جو لفظ محمدﷺ کے اعداد کا جوڑ م + ح + م + د

40 + 8 + 40 + 4 = 92 یعنی 2+9=11 ہے اور 11 کا مطلب 1+1=2 ہے جس سے مراد اللہ اور اللہ کے محبوب محمدﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔

بالفاظ دیگر محمدﷺ کے وجہ سے اللہ نے دنیا کو آباد کیا اس طرح وہ نبی الاوّل بھی ہیں اور نبی آخر الزماں بھی کیونکہ ۹ کے بعد پھر صفر ہے جس کا مطلب یوم فنا ہے۔ گویا کائنات کے فنا ہونے کے بعد اگر اللہ پھر کائنات کو بنانا چاہے گا تو اس کے مدارج وہی ہوں کے جو شمار میں 1 اور 2 سے ظاہر ہیں۔ اس بات کو بلا تشبیہ و بلا تمثیل یوں سمجھئے کہ کمہار نے ایک پیالہ جس انداز سے بنایا ہے اسی انداز سے دوسرا پیالہ بھی بنائے گا اور یہ دنیا کے بار بار محمدﷺ کی خاطر وجود میں لانے کا ثبوت ہے۔

ذرا غور تو فرمائیے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب محمدﷺ کو اپنے سے ایک لمحہ کے

لئے جدا نہیں کیا اور وہ (۱۱) کے ہندسے سے واضح ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ ۱۰ کا ہندسہ اگر رب اللعالمین ہے تو نبی الاول اور نبی آخرالزمان کو اپنا ہی جیسا رکھ کر رحمتہ العالمین بنا کر اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آنحضورﷺ کا رحمتہ اللعالمیں ہونا کچھ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اللہ کی آخری کتاب قرآن پاک کی آیۃ شریف وماارسلنک الارحمتہ اللعالمین مصدق ہے۔ اسی طرح وہ تمام پیش گوئیاں جو حضرت نوحؑ ، حضرت ابراہیمؑ ، جناب زرتشت، مہاتما گوتم بدھ اور دیگر رشیوں مینوں نے اپنے اپنے وقت پر صادر فرمائیں۔ غور طلب ہیں۔ جس طرح اللہ تبارک تعالیٰ رب العالمین یعنی تمام دنیا کا پالن ہار ہے اسی طرح اس کا محبوب رسول بھی رحمتہ العالمین یعنی تمام دنیا کے لئے رحمت ہے۔

حضرت مولانا ابوالوفا عارفؔ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

بخدا' خدا تو نہیں ہے وہ ' مگر حق کا ان پہ وہ انعام ہے
جہاں وہم بھی نہ پہونچ سکے ' وہ بلند ان کا مقام ہے

اسی طرح مولانا احمد رضا احمد خاں بریلویؒ نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور فرمایا کہ علم الحساب میں ۱۱ کے اندر اس کی شکل وصورت بتاتی ہے کہ گویا ایک ایک کے دونوں ہندسے مل کر فنا سے بقا کو وجود میں لائے اور محبت سے سرشار ہو کر فرمایا کہ:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

میرے بڑے بھائی پروفیسر استخار الدین یعقوب صاحب نے کبیرؔ داس یا گورونانک کے ایک دوہے میں علم الحساب میں ۹۲ کا عدد کائنات عالم کی ہر شے میں دیکھ کر فرمایا:

' محمدﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا '

اسی بات کو کبیر داس نے علم الاعداد کی روشنی میں یوں فرمایا کہ:

عدد نکالو ہر ہر اک سے چوگن کرلو وائے
دو ملا کے پجگن کرلو بیسی کا بھاگ لگائے
باقی بچے کو نوگن کرلو بعد اس میں دو ملائے
کہہ کبیرا سادھو بھائی سنت نام محمدﷺ آئے

آیئے ذرا ہندوؤں کی مقدسہ پُران اور ویدوں پر ایک نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ جو تقریباً ۵ ہزار برس قبل کی زبان ہے اس میں آخر الزمان حضرت محمدﷺ کے بارے میں کس طرح پیش گوئیاں کی گئی ہیں۔

(1) ازروئے پُران 'سروانّما' یعنی ا + ن + م + ا

92 = 1+40 + 50+1

۹۲ کا عدد ظاہر کرتا ہے کہ محمدﷺ کائنات کی ہر شے میں موجود ہیں یا یوں کہئے کہ محمدﷺ کی خاطر اللہ نے دنیا کو رچایا بسایا ہے

(2) رِگ وید منڈل ۵' سوکت ۲۷' منترا میں فاتحین مکہ کی دس ہزار مبارک جماعت کے ساتھ آپﷺ کو 'ویشونرہ (رحمتہ اللعالمین) بتا کر ممتاز کیا گیا ہے۔ یہ منتر درج ذیل ہے۔

ذرا غور تو فرمایئے کہ ویشونرہ اور ماحا کے الفاظ نام مبارک حق پرست محمدﷺ کی طرف اشارہ ہیں۔

(3) اتھروید کانڈ ۲۰' سوکت ۱۲۷ کے چودہ منتر چار الگ الگ مضامین پر مشتمل ہیں۔ مثلاً

(i) نَرَاشنسہ یعنی بہت تعریف کیا گیا بالفاظ دیگر محمدﷺ کا مترادف

(ii) ریبھہ یعنی حمد کرنے والا نمازی (احمدﷺ)

(iii) پریکشتہ یعنی سب طرف شہرت والا

(iv) کارّومہ یعنی گانے والا (احمد ﷺ)

مذکورہ چار میں سے ایک منتر کے الفاظ پر ذرا غور فرمائیے:

(1)

(2)

(1)		(2)	
ادم	= یہ	ششٹم سہسترا	=٦٠ ہزار
جناہ	= اے لوگو	نَوِیتَمُ	=نوے
اُپ شرَت	=احترام سے سنا	چکوُرَم	=اورمہاجرداعی امن
نراشنسہ	= بہت تعریف کیا گیا (محمد ﷺ)	اروش میشو	=دشمنوں میں
اِستوُشیئتے	= تعریف کیا جائے گا	ددمہے	=ہم لیتے ہیں' بچاتے ہیں

آپ نے دیکھا اس منتر میں محمد ﷺ کی مخصوص صفت سے یاد کر کے مثلاً ٦٠ ہزار ٩٠ کی آبادی میں جنم لیں گے امن پرست ہونے کے باوجود قوم ان کو وطن سے نکال دے گی مگر یہ دشمنی ان کا بال بیکا نہ کر سکے گی اس لئے کہ اللہ نے ان کو اپنے سینے سے لگا رکھا ہے اللہ کو ان پر پیار ہے۔ تاریخ ابنِ کثیر میں بھی اس وقت مکہ کی آبادی ٦٠ ستر ہزار ہی لکھی ہے

اب ذرا لفظ 'نراشنسا' کو علم اعداد کی روشنی میں دیکھئے اور غور فرمائیے:

ن + ر + ا + ش+ ن+ س + ہ

9= 18= 666= 5+60+50+300+1+200+50

یعنی 9 کا عدد آپ ﷺ کے خاتم النبین ہونے کی دلیل ہے اگر 9 کے عدد سے 666

کو تقسیم کیا جائے تو 74 یعنی 4+7=11 کا عدد گویا اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کے نبی الاول ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔

(4) سام وید پر پھاٹک ۲، رشتی ۶، منتر ۸ میں آنحضرت ﷺ کا ذکر ملاحظہ ہو:

ترجمہ: احمد ﷺ نے اپنے رب سے پر حکمت شریعت کو حاصل کیا۔ سورج کی طرح روشن ہو رہا ہوں یعنی میں (رشی وتسہ کنو) اس بشارت کو دیکھتے وقت رسالت کے نور سے منور ہو رہا ہوں۔

قرآن شریف اس منتر کے راز کو اس طرح کھولتا ہے۔

یا ایھاالبنی ان ارسلناک شاھد و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا و منیرا

ترجمہ: اے نبی! ہم نے تجھے شاہد و مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کی طرف سے اس حکم سے بلانے والا اور روشن کرنے والا سورج ہے۔

تشریح: روشنی دو طرح کی ہوتی ہے اجرام فلکی کی، ایک وہ جو اجرام جو بذات خود روشن ہیں جیسے سورج۔ دوسرے اجرام جو اس سے روشن ہوتے ہیں جیسے رات کے وقت چاند ستارے' سورج کی روشنی گواہی دیتے ہیں۔ اس لئے رشی وتسہ کو یہ کہنا کہ سورج کی مانند روشن ہوں۔ درحقیقت سراجاً و منیرا کے لئے ایک گواہی ہے اور سراجاً و منیرا احمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

(5) اسی طرح اتھروید کانڈ ۳۰' سوکت ۲۱ منتر مندرجہ ذیل ہے جس میں جنگِ احزاب کا مفصل ذکر ہے۔

مزید تفصیل کے لئے سہ ماہی رسالہ "العلم" ۱۹۶۳ء دیکھیئے اس میں قاری بشیر الدین

پنڈت کا لیکچر بعنوان ہندوں کی کتاب مقدسہ میں بشارت آنحضرت ﷺ شائع ہوا ہے جوانھوں نے غالباً سرسید کالج میں دیا تھا۔اس کے علاوہ موصوف کی کتاب " آ کر نہ جانے والا" کا مطالعہ کیجئے نیز موصوف کی ایک اور کتاب "شاہد ومشہود" جو غیر مطبوعہ ہے میرے پاس محفوظ ہے اگر اس سے استفادہ کرنا ہوتو غریب خانے پر تشریف لائیں علاوہ ازیں 'تاریخ ہندی قرونِ وسطیٰ' جلد اوّل اور جلد سوم بھی غیر مطبوعہ محفوظ ہے جبکہ جلد دوم ۱۹۴۹ء میں شائع ہوگئی تھی اور ریسرچ اسکالرز کے لئے بے حد مفید کتاب ہے۔

(6) جس طرح بائبل کا ماخذ الواح بابل ہے اسی طرح ویدوں کی اندرونی شہادت سے پتہ چلتا ہے کہ اتھر وید صحیفۂ ابراہیم کی بڑی حد تک نقل ہے۔رگوید کا 1/5 حصہ بائبل کی طرح بابل کے صحائف سے نقل کیا گیا ہے۔اس میں بابل اور مصر کے بادشاہوں کی جنگوں کا حال بھی ہے۔تفصیل کے لئے ڈاکٹر پران ناتھ پروفیسر بنارس یونیورسٹی کا مضمون دیکھئے جوٹائمز آف انڈیا کے جولائی اگست ۱۹۲۵ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔

(7) اسی طرح لفظ 'اوم' کے اعداد ا + و + م

1+ 6+ 4 =11 ہیں

یعنی یہ عدد بھی اللہ اور محمد ﷺ دونوں کی یاد دلاتا ہے۔

(8) اسی طرح 'ہری ہری اوم' کے اعداد 477 ہیں گویا 7+7+4=18=8+1=9 یعنی یہ عدد بھی نبی آخر ہونے کی علامت ہے لیکن 'ہری اوم' میں صرف 1 کا عدد اللہ کی وحدانیت کا حامل ہے اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے کی دلیل 9 ہے اگر 1 اور 9 کو 10 کی شکل دے دی جائے تو یوم قیامت کی دلیل ہے۔

(9) اسی طرح 'ہرے رام اور کرشن' کا وظیفہ جو ہندو بھائی ادا کرتے ہیں اگر اس پر غور کریں تو حقیقت میں یہ دونوں لفظ مل کر حضرت محمد ﷺ کے خاتم النبین ہونے کی یاد دلاتے ہیں کیونکہ 'ہرے رام' کا عدد 456 ہے یعنی 6=1+5=15=4+5+6
اسی طرح کرشن کا عدد 57=7+5=12=2+1=3 گویا 6+3 = 9 دونوں مل کر 9 بنتے ہیں اور یہ گنتی میں آخری عدد ہے نبی آخرالزماں کی طرف اشارہ ہے۔

معزّز قارئین کرام!

میں نے مذکورہ بالا مثالیں بڑے ہی اختصار سے بیان کی ہیں محض اس لئے کہ ہمارے ہندو بھائی 'ہری اوم' اور 'ہری ہری اوم' جیسے الفاظ پر غور کریں تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ یہ الفاظ اللہ کی وحدانیت اور اس کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی آخری نبی ہونے اور قیامت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں ان ناموں کے یہ اعداد ہی اس بات کا کھلا ثبوت ہیں۔ مجھے امید ہے ہمارے ہندو بھائی ان الفاظ کی روشنی میں ایک اللہ اور اس کے آخری رسول محمد ﷺ پر ایمان لا کر اپنے دل کو روشن کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم اسی طرح غور و فکر کرتے رہیں انشا اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں کہ پوری دنیا میں ایک ہی دین اسلام کی حکومت ہوگی اور ہر طرف اللہ اس کے آخری رسول ﷺ کا نام گونجے گا۔

آخر الذکر میں محترم پروفیسر اشرف راجپوت، علاّمہ محمد اخلاق قادری کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں کہ انھوں حدیث و قرآن کی روشنی میں نعت گوئی پر بڑے مدلل انداز میں مضامین تحریر فرمائے۔ اسی طرح محترم بہاؔر شاہجہانپوری استاد شعبۂ اردو، لندن کالج آف منیجمنٹ نے اس نعتیہ مجموعے کو بڑے عمیق نگاہ سے دیکھا اور سچ تو یہ ہے کہ اگر میری رفیقِ حیات معیزہ کوثر کی محبت و شفقت میرے ساتھ نہ رہتی تو شاید یہ مجموعہ شائع نہ ہو پاتا بعض نعتوں کے الفاظ کی اصلاح میری بیگم نے کی انھیں کے اصرار پر اور بالخصوص میری تین صاحبزادیاں ارم کوثؔر، بشریٰ کوثؔر اور صبا کوثر

جو بہترین نعت خواں ہیں ان کے مزید اصرار پر اس مادی اور پر فتن دور میں نہ جانے کن دشوار گذار مراحل سے گذر کر میرے تینوں بیٹوں سید محمد ضمیر الدین کوثؔر، قاضی مظہر الدین احمد، اور وقار الدین احمد نے حوصلہ بڑھایا اور قدم قدم پر قدمے، درمے، سخنے مدد کی ورنہ ان حالات میں کسی ادبی تخلیق کو منظر عام پر لانا بے حد دشوار ہے۔

اس موقع پر میں محترم ندیم احمد شاہ، ایڈمنسٹریٹر، شاہ کامرس انسٹیٹیوٹ، محترم نسیم ہاشمی، ایڈمنسٹریٹر، ہاشمی ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹ، محترم یعقوب بنارسؔی، اور میرے برادر نسبتی علاؤالدین کا بے حد ممنون و مشکور ہوں کہ جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں تعاون کیا۔ میرے بڑے بیٹے محمد ضمیر الدین کوثؔر نے کمپوزنگ اور ٹائٹل کا کام بڑی لگن اور محنت سے سر انجام دیا اور مجموعہ کی اشاعت تک تمام کام خود کیئے۔ اس طرح یہ نعت کا مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ تمام حضرات جنھوں نے اس کتاب کے لئے بے لوث خدمات سر انجام دیں انھیں مزید توفیق عطا ہو اور وہ اسی طرح عشق رسول ﷺ سے سرشار ہو کر اس سے زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تمام نعت خواں حضرات سے گزارش ہے جب بھی اِن نعتوں کو پڑھیں دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔

شکریہ!

والسلام

کوثؔر شاہجہانپوری

نعتِ رسول ﷺ

ہوگیا حد سے فزوں شوقِ وصالِ مصطفٰے ﷺ
خواب ہی میں دیکھ لوں یارب جمالِ مصطفٰے ﷺ

دل کی رگ رگ میں سمایا ہے جمالِ مصطفٰے ﷺ
روشنی آنکھوں میں ہے دل میں خیالِ مصطفٰے ﷺ

کاش ہوجاؤں تصدق اس زمینِ پاک پر
ذرہ ذرہ ہے جہاں کا پائمالِ مصطفٰے ﷺ

انکا جلوہ دیکھنے والی نگاہیں ہوں تو پھر
ہر طرف ' ہر سمت' ہر سو ' ہے جمالِ مصطفٰے ﷺ

اب نہ فکرِ مرگ ہے مجھ کو نہ احساسِ حیات
بس خیالِ مصطفٰے ہے' بس خیالِ مصطفٰے ﷺ

باعثِ تخلیقِ عالم ' وجہِ تعمیرِ حیات
ہاں جمالِ مصطفٰے ہے ' ہاں جمالِ مصطفٰے ﷺ

کیوں نہ کوثرؔ جان دیدوں مصطفٰےؐ کے عشق میں
جب نہیں کونین میں کوئی مثالِ مصطفٰے ﷺ

نعتِ رسول ﷺ

نگہِ لطف ہو سرکار مدینے والے
ہوں میں اک بے کس و لاچار مدینے والے

کاش مجھ کو بھی ہو دیدار مدینے والے
آگیا ہوں مرے سرکار مدینے والے

سوئے جنت نہیں اُٹھتی ہیں نگاہیں اسکی
جس نے دیکھا ترا دربار مدینے والے

یہ شب تارؔ یہ موجوں کا تلاطم توبہ
میری کشتی کو لگا پار مدینے والے

آپ ؐ کے در پہ پہونچ جاؤں کسی صورت سے
دیکھ لوں آپ کا دربار مدینے والے

درِ اقدس سے کبھی کوئی نہ محروم گیا
یہ وہ دربار ہے دربار مدینے والے

پرسشِ روزِ جزا کا نہیں غم کوثؔر کو
شافعِ حشر ہیں سرکار مدینے والے

نعتِ رسول ﷺ

شاہوں سے بھی بڑھ کر ہیں غلامانِ محمد ﷺ
فیضانِ محمد ہے، یہ فیضانِ محمد ﷺ

لَولاکَ لَمَاَ سے ہے عیاں شانِ محمد ﷺ
مہر و مہ و انجم ہیں غلامانِ محمد ﷺ

خورشیدِ قیامت سے ڈروں بھی تو ڈروں کیا
ہے سر پہ مرے سایۂ دامانِ محمد ﷺ

یادامتِ عاصی کی رہی تا دم آخر
اللہ غنی جو دو کرم شانِ محمد ﷺ

گلزارِ ارم اور یہ جنت کے مناظر
ہیں ان کے لئے جو ہیں ثنا خوانِ محمد ﷺ

ایمان کی پوچھو تو میں ایمان کی کہدوں
ہے ساری خدائی سے فزوں شانِ محمد ﷺ

ہیں حاصلِ فردوس مدینے کی فضائیں
کوثر مری آنکھوں میں ہے عرفانِ محمد ﷺ

نعتِ رسول ﷺ

تمنا ہو پوری بنامِ محمد ﷺ
الٰہی دکھادے مقامِ محمد ﷺ

سکوں کتنا ملتا ہے بیتاب دل کو
زباں پر جب آتا ہے نامِ محمد ﷺ

خدا ہی کو معلوم ہے ان کی رفعت
نہ سمجھا کسی نے مقامِ محمد ﷺ

مساوات اور اتحاد و اخوت
ہر اک کے لئے ہیں پیامِ محمد ﷺ

ادب سے فرشتے ہوئے سر بہ زانو
یہی تو ہے اعلیٰ مقامِ محمد ﷺ

اسی خاک میں، میں بھی مل جاؤں یارب
پڑا ہو جہاں کوئی گامِ محمد ﷺ

فضاؤں کو سرشار پاتا ہوں کوثرؔ
زباں پر جب آتا ہے نامِ محمد ﷺ

نعتِ رسول ﷺ

عجب کیف زا ہے وہ نام اللہ اللہ
فدا جس پہ ہیں صبح و شام اللہ اللہ

محمد ﷺ کے عاشق ہیں مر کر بھی زندہ
ملی ہے حیاتِ دوام اللہ اللہ

تصور کی رعنائیاں دیکھتا ہوں
ہوئے ہیں سلام و پیام اللہ اللہ

سلاطین عالم بھی روح الامیں بھی
ہیں اس در کے ادنیٰ غلام اللہ اللہ

رواں جیسے تسنیم و کوثر کی موجیں
حبیبِ خدا کا کلام اللہ اللہ

فضائے زمانہ سکوں آشنا ہے
مدینے کا دلکش نظام اللہ اللہ

جدھر دیکھتا ہوں برستی ہے رحمت
یہ احسان یہ فیضِ عام اللہ اللہ

میں خوش ہوں کہ قسمت مری اوج پر ہے
کہ پہنچا ہے ان تک کلام اللہ اللہ

مدینے کے منظر ہیں کوثر نظر میں
یہ دلکش فضا یہ مقام اللہ اللہ

نعتِ رسول ﷺ

زندگی اپنی منور کیجئے ۞ ہر نفس یادِ پیمبر کیجئے

عشق کی منزل کو یوں سر کیجئے ۞ رہگذار دل منور کیجئے

حاصلِ فکر و نظر ہے بس یہی ۞ بند کوزے میں سمندر کیجئے

چومئے جا کر مدینے کی زمیں ۞ اوج پر اپنا مقدر کیجئے

دیکھ کر عکسِ جمالِ مصطفٰے ﷺ ۞ 'مدحتِ نفسِ پیمبر کیجئے'

عشق کی منزل اگر دشوار ہے ۞ ذکرِ احمد ﷺ سے اسے سر کیجئے

کیجئے اپنے میں پیدا کچھ شعور ۞ پھر رقم نعتِ پیمبر کیجئے

تشنہ لب ہوں ساقیٔ کوثر ابھی

بارشِ اکرام مجھ پر کیجئے

نعتِ رسول ﷺ

جونور مجسم ہے محبت کا نشاں ہے
معمور اسی نور و تجلی سے جہاں ہے

جس در پہ پذیرائی ہے جبریلِؑ امیں کی
میرے بھی تصور میں اسی در کا نشاں ہے

روشن ہے اسی نور مکمل سے مرا دل
وہ نور کہ جو باعث ِ تخلیقِ جہاں ہے

حاصل نہیں ہوتی جنھیں ایمان کی دولت
تقلید ِ محمد ﷺ انھیں ذہنوں پہ گراں ہے

ہر بات سنور جائے گی دربارِ نبی ﷺ میں
قائم مرے سرکار سے یہ سارا جہاں ہے

ہے دل میں مرے ساقی ٔ کوثر کا تصور
مستور وہ جلوہ مری نظروں سے کہاں ہے

پروا ہے مصائب کی نہ دولت کی تمنا
کوثر کی ہر اک موج سکونِ دل و جاں ہے

نعتِ رسول ﷺ

سرکار کائنات کی مرضی اگر نہ ہو
پلٹے کبھی نہ شمس تو ٹکڑے قمر نہ ہو

دل میں بھی مصطفےٰ ﷺ ہو زباں پر بھی مصطفےٰ ﷺ
اس بے خودی میں مجھ کو بھی اپنی خبر نہ ہو

وہ جس نے بندگی کی دکھائی ہے ہم کو راہ
ممکن نہیں کہ اس کو ہماری خبر نہ ہو

راہِ طلب میں ذوق کو اتنا بڑھایئے
آنکھوں سے دُور روضۂ خیرالبشر نہ ہو

ان کے لبوں پہ کس طرح آئے گا یا نبی ﷺ
اسرار کائنات کی جن کو خبر نہ ہو

کوثرؔ فضول ہے وہاں عرفان و آگہی
گر ان کا عشق حاصلِ فکر و نظر نہ ہو

نعتِ رسول ﷺ

یہ جلوۂ سرکارِ دو عالم کا اثر ہے
جو ذرہ مدینے کا ہے انجم ہے، قمر ہے

اک نور میں ڈوبا ہوا یہ نوری شجر ہے
ایمان کے پھول اس میں ہیں رحمت کا ثمر ہے

توصیفِ محمد ﷺ یہاں تحریر ہو کس سے
کس ہاتھ کو حاصل یہاں جبریلؑ کا پر ہے

معراج کی شب وجد میں ہیں حوُر و ملائک
اک سلسلۂ نور ہے جو زادِ سفر ہے

ہے باعثِ تخلیق جہاں ذاتِ محمد ﷺ
اس شان کا ہوگا نہ ہوا کوئی بشر ہے

جنت کے طلبگار یہ محسوس تو کرلیں
جنت سے حسیں سرورِ کونین کا در ہے

ہر گام پہ اک درس ہے افکار و عمل کا
اس نور بھری زیست کا جتنا بھی سفر ہے

❁

ہے بعد خدا جو کہ بزرگی میں بھی افضل
وہ ذات محمد ﷺ کی ہے وہ نوری بشر ہے

❁

عشقِ مے احمد ﷺ سے میں سرشار ہوں کوثرؔ
کوثرؔ پہ بڑی ساقیٔ کوثر ﷺ کی نظر ہے

❁❁❁

نعتِ رسول ﷺ

عنوان مرے فکر و نظر کا تو یہی ہے
وہ نوری بشر نوری بشر ذات نبی ﷺ ہے

بھڑکے گی تو تاریخ کا عنوان بنے گی
وہ آگ کہ جو سینہ ٔ مومن میں دبی ہے

ہیں قلب و نظر میرے بھی معمورِ تجلی
ہر سمت نظر آیا مجھے نورِ نبی ﷺ ہے

میں آج بھی فرزانہ ٔ دربارِ نبی ﷺ ہوں
مے حُبِّ نبی ﷺ کی مجھے ہرگام ملی ہے

تم ذکر کیا کرتے ہو جس ذات کا ہر دم
تم نے کبھی اس ذات کی تقلید بھی کی ہے!

پھر محسن اعظم کی ضرورت ہے جہاں کو
پھر امت عاصی پہ قیامت کی گھڑی ہے

اس نام کی عظمت کوئی تحریر کرے کیا
جو عرش پہ لکھا ہوا عنوانِ جلی ہے

خواہش ہے کہ سن لیں اسے سرکارِ مدینہ
اس کوثرؔ خستہ نے جو یہ نعت لکھی ہے

نعتِ رسول ﷺ

عجیب رنگ کی جلوت ہے اور خلوت ہے
کہیں حجاب کہیں جلوۂ حقیقت ہے

یہ آئنہ ہے کہ آئینہ دارِ رحمت ہے
نبی ﷺ کا نور حقیقت میں نورِ فطرت ہے

سکون و صبر کی منزل سے دور ہیں ہم لوگ
قدم قدم پہ ہمیں آپ کی ضرورت ہے

خدا ہو پیشِ نظر اور جبیں ہو غرقِ نیاز
جو یوں ادا ہو تو اک سجدہ ٔ حقیقت ہے

حضور ﷺ ہی کے تصور میں غرق ہے ہستی
حضور ﷺ پیش نظر آپ ہی کی صورت ہے

خلوص دل سے یہ لکھی ہے نعت کوثر نے
قبولیت کے لئے آج پیش خدمت ہے

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عشق میں خود کو پہلے فنا کیجئے
پھرادب سے بیاں مدعا کیجئے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتیں یو ں تو ہیں بیکراں
ہم پہ لطف و کرم کچھ سوا کیجئے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں مسیحِ زمین و زماں
کیجئے میرے غم کی دوا کیجئے

ایک اک ذرہ بن جائے رشک ِجناں
ذکرِ شاہِ امم تو ذرا کیجئے

وجہٗ تخلیق کو کون سمجھا یہاں
مجھ کو ادراک تھوڑا عطا کیجئے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے رحمت ِ دوجہاں
رحمتیں اپنی ہم پر سوا کیجئے

شاعرِ خوش نوا ' کوثرؔ خوش بیاں
ذکر جب کیجئے آپؐ کا کیجئے

نعتِ رسول ﷺ

وہ ہیں اشرف الانبیاء اللہ اللہ
وہ ہیں خواجۂ دوسرا اللہ اللہ

وہی رشکِ آدمؑ وہی فخر آدمؑ
وہ ہر دل کا ہیں مدعا اللہ اللہ

انھیں سے ہے قائم نظامِ دو عالم
دو عالم کے وہ رہنما اللہ اللہ

امیروں غریبوں سے یکساں محبت
یہ رحمت یہ جودوسخا اللہ اللہ

سلامٌ علیک زباں پہ ہو جاری
وہ ہیں شافعِ ہر خطا اللہ اللہ

جدھر دیکھتا ہوں برستی ہے رحمت
مدینے کی دلکش فضا اللہ اللہ

صدائیں ہیں ہر سمت صَلِّ علیٰ کی
ہر اک سمت ہے غلغلہ اللہ اللہ

ملا قلب و جاں کو مزا ایسا کوثر
مرے لب پہ خود آگیا اللہ اللہ

نعتِ رسول ﷺ

یہ درس مجھ کو میری آگہی سے ملتا ہے
خدا کا قرب تو قرب نبی ﷺ سے ملتا ہے

تجھے نشاطِ جہاں کی طلب ہے کیوں اتنی
نشاطِ روح تو بس بندگی سے ملتا ہے

نیاز عشق کا حاصل یہی نظر آیا
خدا کا ذکر یقیناً نبی ﷺ سے ملتا ہے

وہ خوش نصیب ہے انساں جو موت سے پہلے
درِ حبیب ﷺ پہ جاکر خوشی سے ملتا ہے

ازل سے نور محمد ﷺ یہاں ہے جلوہ فگن
ہمیں یہ درس حیاتِ نبی ﷺ سے ملتا ہے

بہ فیضِ ساقیٔ کوثرؔ ز کوثرؔ و تسنیم
جو جام ملتا ہے دریا دلی سے ملتا ہے

متاعِ زیست ہے عشقِ رسول ﷺ اے کوثرؔ
سکونِ قلب تو مجھ کو اسی سے ملتا ہے

نعتِ رسول ﷺ

ہے تخیل میں ازل ہی سے نبی ﷺ کی روشنی
کیف پرور یوں ہوئی ہے زندگی کی روشنی

ہر نبیؐ کے ساتھ ہے ہر اک نبی ﷺ کی روشنی
کب کسی نے پائی ان سے ہمسری کی روشنی

ذرہ ذرہ ہوگیا اس زندگی کا ضوفشاں
جس کو حاصل ہوگئی ہے آگہی کی روشنی

سر بہ سجدہ ہیں ملائک و جد میں ارض و سما
ہے جمالِ مصطفےٰ ﷺ میں بندگی کی روشنی

عرش کے مسند نشیں محبوب ربّ اللعالمیں
آپؐ نے پائی ہے قرب ایزدی کی روشنی

جس صدی میں ہوچکا ہے سرورِدیں ﷺ کا ورود
اس پہ قرباں ہوگئی ہے ہر صدی کی روشنی

مظہر ذاتِ خدا نور مجسم آپ ﷺ ہیں
ذرے ذرے سے عیاں ہے آپ ﷺ ہی کی روشنی

شاعری میں کی گئی جب ساقیٔ کوثر کی بات
شاعری میں آگئی حُبِّ نبیؐ کی روشنی

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محبت کے مسافر سے پرستارِ محبت سے
کہا حق نے چلے آؤ بصد حسنِ عقیدت سے

٭٭٭

جنونِ عشق کی منزل سکونِ قلب کی دولت
ملی مجھ کو حقیقت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ شفقت سے

٭٭٭

خدا نے رحمتِ عالم بنا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا
مٹا دیں ظلمتیں ساری بس اک شمع رسالت سے

٭٭٭

جلائی شمعِ علم و آگہی ظلمت کے عالم میں
صداقت سے' امانت سے' مساوات و اخوت سے

٭٭٭

عجب شانِ تجلّی ہے عجب شانِ رسالت ہے
زمیں کا ذرہ ذرہ جگمگایا نورِ وحدت سے

٭٭٭

یہ اعجازِ تکلم اور یہ اندازِ بیاں میرا
رہے گا حشر تک زندہ عبادت سے ریاضت سے

٭٭٭

دمِ آخر مرے سر پر ہو ظلِّ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوثر
نوازیں بندۂ عاصی کو اپنی خاص رحمت سے

٭٭٭

نعتِ رسول ﷺ

آنکھوں میں وہی جلوہ' دل میں وہی الفت ہے
اے کاش مدینے کو جاؤں یہی حسرت ہے

۞۞۞

دامن میں مرے کیا ہے' ہیں اشک عقیدت کے
کیا پیش کروں آقا' جو کچھ ہے محبت ہے

۞۞۞

مقدور کہاں مجھ کو' میں نعتِ نبی ﷺ لکھوں
ہے حسنِ بیاں جو کچھ خود ان کی عنایت ہے

۞۞۞

آلام و مصائب کا کیا خوف اسے ہوگا
سرکار دو عالم ﷺ کی جس دل میں محبت ہے

۞۞۞

اب کوئی تمنا ہے دل میں نہ طلب کوئی
بس شافع محشر کے دیدار کی حسرت ہے

۞۞۞

توصیف محمد ﷺ کی کوثر سے بیاں کیا ہو
جو نورِ مجسم ہے قرآن کی صورت ہے

۞۞۞

نعتِ رسول ﷺ

گھٹا رحمت کی چھائی وہ نبی ﷺ خندہ دہن آئے
حبیب ِ کبریا بن کر شہنشاہِ زمن آئے

✿✿✿

وہ اپنی فکر سے اطوار سے سیرت سے عالم میں
سکھانے آدمی کو آدمیت کا چلن آئے

✿✿✿

منور ہوگیا سارا جہاں نورِ رسالت سے
حرم کی سرزمیں پر نور بن کر بت شکن آئے

✿✿✿

بناکر جن کو خالق نے یہاں اُمّی لقب بھیجا
وہ اپنے ساتھ لیکر اک کتابِ علم و فن آئے

✿✿✿

سراپا بن کے رحمت چھاگئے جب سارے عالم پر
وہ برساتے ہوئے ابرِکرم سوئے وطن آئے

✿✿✿

وہ جس نے خلق سے ہر کبر و نخوت کو بدل ڈالا
کہاں تاریخ میں ایسے نبی شیریں سخن آئے

✿✿✿

محبت اور شعور و فکر سے جو کام لیں کوثؔر
میسر بس انھیں کو نعت کے لکھنے کا فن آئے

✿✿✿

نعتِ رسول ﷺ

نور ایمان کا بڑھانے کو
چاند و سورج دئے زمانے کو

✡✡✡

خالقِ کل نے آپ ﷺ کو بھیجا
جہل کی تیرگی مٹانے کو

✡✡✡

پیکر نور بن کے آئے ہیں
بزمِ کونین کے سجانے کو

✡✡✡

کون فانوس بن کے آیا ہے
شمع ہستی کے جگمگانے کو

✡✡✡

آدمی سے بنادیا انساں
درس ایسا دیا زمانے کو

✡✡✡

اپنا مہماں بنالیا رب نے
ناز محبوب ﷺ کے اٹھانے کو

✡✡✡

در پہ آقا مجھے بُلا لیجے
زخمِ دل ، سوزِغم دکھانے کو

آپ کے نور سے ضیا پھیلی
بخش دی روشنی زمانے کو

جانے کب سے ہے مضطرب کوثرؔ
اپنی ہستی وہاں مٹانے کو

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

زخم دل سوز غم دیکھنا ✿ ان کی چشم کرم دیکھنا
ہو جو سوئے حرم دیکھنا ✿ رحمتوں کا بھرم دیکھنا
ان کی چوکھٹ پہ اے دوستو ✿ سر زمانے کا خم دیکھنا
ان کا چہرہ ہے شمس الضحیٰ ✿ زلف واللیل خم دیکھنا
آپ کے نور سے ضوفشاں ✿ نقشِ لوح قلم دیکھنا
کس جگہ چاہتی ہے نظر ✿ ان کے نقشِ قدم دیکھنا
ہیں وہی وجہ تخلیقِ کل ✿ کون ہیں محترم دیکھنا
کیوں گوارا کرے یہ نظر ✿ کفر و ایماں بہم دیکھنا
سلسلہ وار ہیں چارہی ✿ آئنوں کو بہم دیکھنا
سنگ کس نے تراشے بہت ✿ کس نے توڑے صنم دیکھنا
سوئے طیبہ اگر جائیں ہم ✿ سر جھکا ہر قدم دیکھنا
جلوۂ روئے ختم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ✿ جب نکلتا ہو دم دیکھنا
خواب میں چاہتی ہے نظر ✿ روئے شاہِ امم دیکھنا
بادۂ عشق حُبِّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ✿ جامِ کوثر میں زم دیکھنا

✿✿✿

نعتِ رسول ﷺ

نبی ﷺ کو یاد کرنے ہی سے دل مسرور ہوتا ہے
بھٹک جاتا ہے جو دل اس یقیں سے دور ہوتا ہے

۞۞۞

نبی ﷺ کے ہجر میں جب دل مرا رنجور ہوتا ہے
انھیں کے ذکر سے پھر یہ بہت مسرور ہوتا ہے

۞۞۞

نبی ﷺ کی راہ کا ہر غم جسے منظور ہوتا ہے
حقیقت میں وہی تو صاحبِ مقدور ہوتا ہے

۞۞۞

نگاہِ گردشِ دوراں وہاں تک جا نہیں سکتی
جو دل یادِ نبی ﷺ سے ہر طرح معمور ہوتا ہے

۞۞۞

کھلا رہتا ہے بابِ آگہی اس پر بہر حالت
نبی ﷺ کی چشمِ رحمت سے جو دل مخمور ہوتا ہے

۞۞۞

مدینے کے در و دیوار سے رحمت برستی ہے
یہ وہ گلشن ہے جس میں حُسنِ گل بھرپور ہوتا ہے

۞۞۞

دیارِ مصطفےٰ ﷺ میں حاضری میری بھی ممکن ہے
بس اتنا سوچتا ہوں اور دل مسرور ہوتا ہے

❁❁❁

لکھوں نعتِ نبی ﷺ کوثرؔ یہ طاقت ہے کہاں مجھ میں
جبھی لکھتا ہوں جب سرکار ﷺ کو منظور ہوتا ہے۔

❁❁❁

نعتِ رسول ﷺ

ہوئے غرق بحر عقیدت میں ہم
حبیب ﷺ خدا کی محبت میں ہم

۞۞۞

بہ َ شکل طریقت شریعت میں ہم
ہیں ملبوس ایماں کی دولت میں ہم

۞۞۞

شفاعت کریں گے ہماری وہی
پریشاں نہ ہوں گے قیامت میں ہم

۞۞۞

ہمیں ناز ہے رب کے احسان پر
حبیبﷺ خدا کی ہیں اُمّت میں ہم

۞۞۞

خودی میں خدا کا مزا مل گیا
ہوئے محو جب انکی الفت میں ہم

۞۞۞

جئیں جب تلک نعت احمدﷺ لکھیں
اٹھائیں قلم ان کی مدحت میں ہم

۞۞۞

مصائب کا کوثرؔ کو کیوں خوف ہو
نبیﷺ کی ہیں آغوشِ رحمت میں ہم

نعتِ رسول ﷺ

ہر گھڑی درکار ہے مجھ کو کرم سرکار کا
سلسلہ جاری رہے یہ نعتیہ اشعار کا

۞۞۞

ذکر کرنا لازمی ہے سید ابرار کا
رحمت اللعالمیں ﷺ کے عظمت و کردار کا

۞۞۞

دم مرا کچھ اسطرح نکلے نبی ﷺ کے عشق میں
لب پہ ہو صلِّ علیٰ اور عکس ہو سرکار کا

۞۞۞

پیش کرتے ہیں فرشتے با ادب آکر سلام
دیکھئے تو مرتبہ اس ذاتِ پُرانوار کا

۞۞۞

اک اشارے پر چلے آئے تھے بن کر جو حجاب
زندۂ جاوید ہے یہ معجزہ اشجار کا

۞۞۞

سارے عالم سے ہے روشن آپ ﷺ کا حسنِ جمال
دل میں پیدا کیجئے کچھ حوصلہ دیدار کا

۞۞۞

ان کی نظروں میں سمائے کس طرح فصلِ بہار
جس کی نظروں میں ہو نقشہ آپ ﷺ کے گلزار کا

✿✿✿

ہر طرح اک ارفع و اعلیٰ نبی ﷺ کی ذات ہے
دینِ محکم آئنہ ہے آپ ﷺ کے افکار کا

✿✿✿

آپ ﷺ کو خیرالبشر دنیا کہے تو کیا غلط
کب بشر پیدا ہوا اس عظمت و کردار کا

✿✿✿

کوئی کوثر آرزو ہے اور نہ کوئی ہے طلب
مجھ کو کافی ہے وسیلہ احمد ﷺ مختار کا

✿✿✿

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

روزِ ازل سے تا بہ ابد جو سفر میں ہے
عالم پہ آشکار ہے شمس و قمر میں ہے
۞۞۞
اے حسنِ ذات حوصلہ نظروں کو ہو عطا
یہ دیکھ لیں وہ جلوہ جو ہر بام ودر میں ہے
۞۞۞
حساس دل ہیں لوگ تو محسوس بھی کریں
"کس شان کی تجلّی لباسِ بشر میں ہے"
۞۞۞
سرکارِ کائنات کی اک ذات کے طفیل
دنیائے آگہی مری فکرِ نظر میں ہے
۞۞۞
ہر لمحہ اس پہ رحمتِ حق کا نزول ہے
خیرالبشر کا ذکر جہاں جس کے گھر میں ہے
۞۞۞
لِلّٰہ اب تو آیئے جلوہ دکھایئے
دیدار کی طلب مرے قلب و نظر میں ہے
۞۞۞
ہر لمحہ میرے لب پہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہو
جب تک کہ یہ حیات کی حدِّ سفر میں ہے
۞۞۞

نورالہدیٰ بھی آپ ﷺ ہیں بدالدجیٰ بھی آپ ﷺ
توصیف آپ ﷺ کی کہاں ذہن بشر میں ہے

✡✡✡

پیش نظر ہے جلوۂ تابانِ مصطفےٰ ﷺ
اک آبشارِ نور ہماری نظر میں ہے

✡✡✡

وہ کوئی اور ہیں جنھیں ایقاں نہ ہوسکا
اک جسم نور ہے جو لباس بشر میں ہے

✡✡✡

یہ اک کرن ہے نورِ رسالت مآب ﷺ کی
جو روزو شب اجالا سا شمس و قمر میں ہے

✡✡✡

کوثرؔ جمالِ دوست کی طالب تو ہے نظر
لیکن مآلِ دید بھی میری نظر میں ہے

✡✡✡

نعتِ رسول ﷺ

مُحِب ہے کس کا طلبگار پوچھتے کیا ہو
یہ حسن و عشق کے اسرار پوچھتے کیا ہے

یہ سوچو کیا ہوا طائف میں اور مکہ میں
نبی ﷺ کا سیرت و کردار پوچھتے کیا ہو

وہ ایک نورِ مکمل ہیں نور خالق ہیں
مقامِ سَیّدِ ابرار ﷺ پوچھتے کیا ہو

حضور ﷺ آئے تو ظلمت کے چھٹ گئے
بادل جمالِ مطلعِ انوار پوچھتے کیا ہو

کلا م ان کا کلامِ خدا ہے دیدہ ورو
نبی ﷺ کی عظمتِ گفتار پوچھتے کیا ہو

خدا کا فضل ہے مجھ پر غلامِ احمد ﷺ ہوں
مرے نصیب کا معیار پوچھتے کیا ہو

نبی ﷺ کی نعت میں لکھوں کہاں مجال مجھے
خدا کی دین ہیں اشعار پوچھتے کیا ہو

اثر ہے بادۂ حُبِّ نبی ﷺ کا یہ کوثرؔ
نشے سے چور ہیں میخوار پوچھتے کیا ہو

نعتِ رسول ﷺ

ابر باراں کی طرح جب دیدۂ تر دیکھنا
تم نزولِ رحمتِ عالم وہاں پر دیکھنا

دیکھنا چاہو جو نبیوں میں مقام و مرتبہ
پیکرِ صدق و صفا ذاتِ پیمبر دیکھنا

کون ہمسر ہے فصاحت میں بلاغت میں یہاں
رحمت عالم ہی تو ان کا ہیں پیکر دیکھنا

جب بھی تم جاؤ مدینے کی زیارت کے لئے
چشم دل سے گنبد خضرا کا منظر دیکھنا

بادۂ حُبِّ نبی ﷺ پی کر مدینے جاؤں جب
بے خودی کا تم مری عالم وہاں پر دیکھنا

اک نظر ہے آپ کی میرے لئے وجہ نجات
میری جانب بھی ذرا محبوبِ داور دیکھنا

جب زیارت مجھ کو کوثرؔ ہو مدینے کی نصیب
دیکھنا پھر اوج پر میرا مقدر دیکھنا

نعتِ رسول ﷺ

سرکار مدینہ کے در پر، اک کیف جو حاصل ہوتا ہے
اس کیف کا عالم مت پوچھو، سرشار مرا دل ہوتا ہے

سرکار کے در پر جانے سے، ایمان بھی کامل ہوتا ہے
جب سامنے روضہ آتا ہے، سرشار ہر اک دل ہوتا ہے

دل یادِ نبی پر مائل کر، انوار نبی ﷺ سے روشن کر
ممکن ہے اشارا ہوجائے، کیوں یاد سے غافل ہوتا ہے

جب کوئی مدینے جاتا ہے، حسرت سے میں اسکو تکتا ہوں
پھر آنکھ سے آنسو بہتے ہیں، ہر اشک مرا دل ہوتا ہے

گرداب میں کشتی کا کیا غم، رحمت کا سہارا ہے کافی
اعجاز سے کملی والے کے، طوفان بھی ساحل ہوتا ہے

ارماں ہے یہی حسرت ہے یہی، دربار مدینہ کو دیکھوں
اب اپنے کرم سے بلوالیں، مُضطر دلِ بسمل ہوتا ہے

انوار کی بارش ہوتی ہے، سرکار کے روضہ پر کوثؔر
جس سمت نگاہیں اٹھتی ہیں، مسرور مرا دل ہوتا ہے

نعتِ رسول ﷺ

غلام احمد ﷺ مرسل جو اہلِ دل نہیں ہوتا
وہ خالق کی محبت میں کبھی کامل نہیں ہوتا

نبی ﷺ کے عشق سے سرشار جس کا دل نہیں ہوتا
خدا کا قرب بھی اس شخص کو حاصل نہیں ہوتا

خداخود عرشِ اعظم پر ثناخوانِ محمد ﷺ ہے
مُحِب محبوب میں پردہ کوئی حائل نہیں ہوتا

یہ فرمانِ نبی ﷺ ہے کہ خدا ہے واحد و یکتا
بغیر لَااِلٰہ قربِ حق حاصل نہیں ہوتا

نشانِ حق و باطل کا جسے عرفاں نہیں یارو
نگاہِ حق میں وہ انساں کبھی کامل نہیں ہوتا

پہونچ جاتا ہوں میں بھی عرش پر اکثر تصور میں
بغیر عشقِ احمد ﷺ قرب یہ حاصل نہیں ہوتا

مرا ایمان ہے کوثر یہ جنت اس کی جنت ہے
خدا کی بندگی سے جو کبھی غافل نہیں ہوتا

نعتِ رسول ﷺ

جہاں جس گھر میں میلادِ نبی ﷺ ہے
وہاں پر روشنی ہی روشنی ہے

وہی ہیں باعثِ تخلیقِ عالم
انھیں کے واسطے دنیا سجی ہے

عجب ہے شان محبوبِ ﷺ خدا کی
زمیں سے آسماں تک روشنی ہے

مری آنکھوں میں دل میں ہیں محمد ﷺ
اسی سے مجھ کو علم و آگہی ہے

صدا آئی پڑھیں صلِّ علٰی سب
محمد ﷺ کی سواری آ رہی ہے

وہ محبوبِ خدا نورِ خدا ہیں
انھیں سے تو جہاں میں روشنی ہے

مصائب کا مجھے کچھ بھی نہیں غم
مرے دل کا سکوں ذکرِ نبی ﷺ ہے

مجھے ہوگی ضرور اک دن زیارت
اگر قسمت میں اللہ نے لکھی ہے

پہنچ جاؤں نبی ﷺ کے در پہ کوثرؔ
یہی اک آرزو اور بے کلی ہے

نعتِ رسول ﷺ

جتنی بھی جہاں میں روشنی ہے
صدقے میں نبی ﷺ کے ہو رہی ہے

❁

کیا حسنِ رہِ پیمبری ہے
ہر گام پہ جلوۂ نبی ﷺ ہے

❁

وہ چشمِ کرم جدھر اٹھی ہے
ہر چیز وہیں سنور گئی ہے

❁

ہیں آپ ﷺ ہی رحمتِ مکمل
یہ بات خدا نے خود کہی ہے

❁

دربارِ نبی ﷺ ہو اور میں ہوں
پھر حاصلِ لطفِ بندگی ہے

❁

تفسیر حیاتِ مصطفےٰ ﷺ تو
قرآن کی شکل میں ڈھلی ہے

ہے عشق رسولِ پاک ﷺ دل میں
لب پر مرے مدحتِ نبی ﷺ ہے

جو روزِ ازل سے تھی منور
وہ ذاتِ نبی ﷺ میں ڈھل گئی ہے

سینے پہ رقم ہے نامِ احمد ﷺ
کیا خوب نبی ﷺ کی روشنی ہے

جب نامِ نبی ﷺ لبوں پہ آیا
تسکینِ دل و جگر ہوئی ہے

سرکار ﷺ کا یہ کرم ہے کوثرؔ
اشعار میں جو شگفتگی ہے

نعتِ رسول ﷺ

جس کی تنویر سے روشن یہ جہاں ہوتا ہے
آج اس ذات کی سیرت کا بیاں ہوتا ہے

شامِ غم پھیلنے لگتی ہے سیاہی جس دم
یادِ احمد ﷺ سے اجالوں کا سماں ہوتا ہے

آئنہ جس کا منور ہے بہ فیضانِ رسول ﷺ
بس وہی آئنہ ایماں کا نشاں ہوتا ہے

کتنا پُرکیف ہے ایوانِ نبی ﷺ کا منظر
ہم کو محسوس یہی باغِ جناں ہوتا ہے

راہِ طیبہ سے گذر کر ذرا کوئی دیکھے
ذرہ ذرہ یہاں فردوس نشاں ہوتا ہے

با ادب ہو دلِ بیتاب بہت غور سے سن
سیرتِ سرورِ عالم کا بیاں ہوتا ہے

آپ محبوبِ خدا حسنِ جہاں علم و یقین
آپ کے حسن سے تعبیر جہاں ہوتا ہے

جب بھی کرتا ہوں ثنا خوانیٔ شاہِ بطحاؐ
چشمۂ فیض نبیﷺ دل سے رواں ہوتا ہے

جن کے ذہنوں میں نہیں مہر محمدﷺ کی ضیا
نامِ احمدﷺ انھیں ذہنوں پہ گراں ہوتا ہے

سنتِ ایزدی یوں پیشِ نظر ہے کوثرؔ
نعت گوئی جو نہ ہو اپنا زیاں ہوتا ہے

نعتِ رسول ﷺ

خدا خود معترف ہے آپ محبوبِ خدا ٹھہرے
صدائے کن فکاں کی ابتدا اور انتہا ٹھہرے

مرے دل کا سرور اور خلق کا جو مدعا ٹھہرے
محمد مصطفیٰ ﷺ ہی نغمۂ راحت فزا ٹھہرے

رہا ان کے دلوں سے دور یکسر نور ایمانی
شعور و فکر سے عاری عدوئے مصطفیٰ ﷺ ٹھہرے

پھنسی ہے میری کشتی بحرِ عصیاں میں مرے آقا
مدد کیجئے سفینہ میرا ساحل آشنا ٹھہرے

کلام مصطفیٰ ﷺ میں ہے کلام حق خدا شاہد
صدائے حق وہ کیا سمجھیں گے جو نا آشنا ٹھہرے

جہاں سے یہ نظامِ کفر و باطل آپ مٹ جائے
اگر نظمِ گلستاں آج نظمِ مصطفیٰ ﷺ ٹھہرے

زمانہ معترف ہے آپ ﷺ کی شانِ سخاوت کا
سلاطینِ جہاں بھی آپ ﷺ کے در کے گدا ٹھہرے

یہ حسرت ہے دمِ آخر ہو قربِ مصطفےٰ ﷺ حاصل
جو دم ٹھہرے مرا کہتے ہوئے صلِّ عَلٰی ٹھہرے

ملے اذنِ حضوری یہ تمنا دل میں ہے کوثرؔ
مری نظروں کا حاصل بس دیارِ مصطفےٰ ﷺ ٹھہرے

نعتِ رسول ﷺ

جہاں میں جلوہ نما ہے جو نور وحدت کا
قسم خدا کی یہ اعجاز ہے رسالت ﷺ کا

صنم کدوں میں جلایا وہ دیپ وحدت کا
ہر ایک سمت کیا چاک پردہ ظلمت کا

بہ فیضِ نعت ملی ہے یہ منزلت مجھ کو
نبی ﷺ بنے ہیں سہارا خدا سے قربت کا

امین و صادق و امی لقب کہیں جنکو
وہ دو جہاں میں نشاں ہیں ہماری عظمت کا

نبی ﷺ کی خاکِ کفِ پا لگا لے آنکھوں سے
یہی وسیلہ بنے گی تری بصارت کا

نبی ﷺ کے در کا گدا ہوں غلام ہوں ان کا
ہے تاج و تخت کا ارماں مجھے نہ حشمت کا

بلا کے عرشِ بریں پر خدا نے مدحت کی
عجب ہے حال نبی ﷺ سے خدا کی الفت کا

عطائے کوثر و تسنیم ہے انھیں کے لئے
حضور ﷺ جن پہ کریں گے اشارا رحمت کا

ہیں آپ ﷺ رحمت عالمؐ ہیں ساقیؐ کوثر
شرف مجھے بھی عطا ہو کبھی تو قربت کا

نعتِ رسول ﷺ

حقیقت میں ضیائے نور سے جو دل منور ہیں
شعور و فکر ہے ان میں جہاں میں سب سے بہتر ہیں

ظہیرالدین کوثرؔ بھی انہی لوگوں میں شامل ہے
جنھیں نسبت ہے تجھ سے صاحبِ تسنیم و کوثر ہیں

غلامِ سرور کونین ہوں کچھ غم نہیں مجھ کو
وہ آقا ہیں مرے ہر دور میں وہ میرے رہبر ہیں

جہالت کے اندھیرے میں جلائی علم کی مشعل
عرب کیا، عالم انسانیت کے آپ رہبر ہیں

عطا وہ کر گئے ذہنوں کو ایسی پیار کی خوشبو
جہاں بھر کی فضائیں خُلقِ احمد ﷺ سے معطر ہیں

انھیں کی کشتیاں جاتی نہیں گرداب و طوفاں تک
جو بحرِ عشق احمد ﷺ کے کسی حد تک شناور ہیں

مری فکر و نظر کے بس یہی عنوان ہیں کوثرؔ
مکرم ہیں، معظم ہیں وہ سب نبیوں میں برتر ہیں

نعت رسول ﷺ

نبی کی ذات پر جسکی نظر ہو
اسے کیا خاورِ محشر کا ڈر ہو

نظر میں دید کی قوت اگر ہو
وہ جلوہ ہر جگہ پیشِ نظر ہو

مرا ہر اک نفس پھر معتبر ہو
نبی ﷺ کا ذکر ہو اور میرا گھر ہو

تخیل میں نبی ﷺ کی رہگذر ہو
مرا دل اور مرا ذوقِ نظر ہو

جو دل ہو مبتلا عشقِ نبی ﷺ میں
نہیں ممکن اسے اپنی خبر ہو

مری وارفتگی کی شان دیکھو
تمنا ہے مدینے کا سفر ہو

جبینِ شوق جھکتی ہے اُدھر ہی
نیاز عشق کا حاصل جدھر ہو

گناہوں پر ہوں شرمندہ میں اپنے
خدارا اب تو رحمت کی نظر ہو

دمِ آخر ہو لب پر یا محمد ﷺ
سفر یوں زندگی کا مختصر ہو

پلا مجھ کو شرابِ حُبّ احمد ﷺ
یہی شاید علاجِ معتبر ہو

تمنا ہے یہی حسرت یہی ہے
بلائیں وہ مدینے کا سفر ہو

نہ آئے تشنگی ایماں میں کوثرؔ
مے حُبِّ نبی دل میں اگر ہو

نعت رسول ﷺ

وہ آپ جن کو ساکنِ عرش علیٰ کہیں
نورِ یقیں کہیں انھیں نورِ خدا کہیں

آقا میرے وہ جن کو حبیب خدا کہیں
ابرِ بہارِ جودو سخا کی گھٹا کہیں

دنیا کو زندگی کا شعور آپ ﷺ سے ملا
ہم اور اس جہاں میں کسے رہنما کہیں

وہ روشنی ہے شمع رسالت مآب ﷺ کی
جس کو جمالِ آئنہ ٔ حق نما کہیں

جب نام مصطفٰے ﷺ کا کہیں بزم میں سنیں
سب صدق دل سے صَلِّ علٰی برملا کہیں

وہ آرہے ہیں عرش سے نوری لباس میں
ارض و سما بھی وجد میں صلِّ علٰی کہیں

اس در پہ بھی پہنچ کے جو محرومِ دید ہے
اس بختِ نارسا کو کہیں بھی تو کیا کہیں

اک لفظِ کن کے راز کے مظہر ہیں صرف آپ ﷺ
اب اسکے بعد آپ ﷺ کو ہم اور کیا کہیں

ہم کو دیارِ پاک میں مرنا نصیب ہو
کوثرؔ سنیں جو نعت وہ یہ برملا کہیں

نعت رسول ﷺ

روشنی ہے اہلِ ایماں میں بصیرت آپ ﷺ کی
منزلِ فکر و نظر بھی ہے ودیعت آپ ﷺ کی

امتیازِ کفر و ایماں ہے ہدایت آپ ﷺ کی
ہے سراپا اک تجلی یہ شریعت آپ ﷺ ی

جن مصائب میں گھری ہے آج امت آپ ﷺ کی
اس گھڑی ہے محسنِ اعظم ضرورت آپ ﷺ کی

وجہ تخلیقِ دو عالم صرف ہے ذاتِ رسول ﷺ
تا ابد قائم رہے گی یہ فضیلت آپ ﷺ کی

ہاں خدا کے نور کا پَر تو نبی ﷺ کا نور ہے
فخرِ آدم آج بھی ہے آدمیت آپ ﷺ کی

آپ ﷺ ہی محبوبِ رب ہیں شافعِ محشر ہیں آپ ﷺ
حشر میں محکم سہارا ہے شفاعت آپ ﷺ کی

روزِ محشر کا مجھے ذرہ برابر غم نہیں
ناز ہے مجھ کو کہ ہے دل میں محبت آپ ﷺ کی

پیکر صدق و صفا بھی آپ ﷺ ہی خلق عظیم
اللہ اللہ ذاتِ والا مرتبت ہے آپ ﷺ کی

اے صبا کہدے مدینے میں دلِ مضطر کا حال
اب نہیں ہوتی گوارا دل کو فرقت آپ ﷺ کی

منتظر کب سے کھڑا ہے آپ ﷺ کا ادنیٰ غلام
حاضری کو چاہیئے بس اک اجازت آپ ﷺ کی

انتظارِ موت مجھ کو اسلئے ہے پُر کشش
جاں کنی کے وقت میں دیکھوں گا صورت آپ ﷺ کی

ہے فضا مہکی ہوئی کوثر چمن کی آپ سے
کون سا گل ہے نہیں ہے جس میں نکہت آپ ﷺ کی

نعت رسول ﷺ

جو جلوہ ہے نمایاں چاند تاروں میں، گلِ تر میں
وہی جلوہ درخشاں ہے ادائے حسنِ کوثر میں

چھپی تھی جو ازل سے وہ تجلّی ہوگئی روشن
ہوئی وہ جلوہ فرما آمنہ کے جسمِ اطہر میں

وہ گھر جس میں نبی ﷺ کی محفلِ میلاد برپا ہو
محمد مصطفٰے ﷺ کا نور چمکے گا اسی گھر میں

کلامِ پاک کی تفسیر ہے سیرتِ محمد ﷺ کی
عیاں نورِ خدا ہے جلوۂ نورِ پیمبر میں

سنہری جالیاں آنکھوں سے دیکھوں دل میں حسرت ہے
مدینے کی لکھی ہو رہگذر میرے مقدر میں

قیامت کا مجھے ڈر ہو تو کیا ہو اے مرے آقا
شفاعت کا سہارا آپ ﷺ ہوں گے روزِ محشر میں

مثالِ جلوۂ شمس و قمر چمکا کرے کوثرؔ
ہمیشہ جگمگائے علم ان کا قلبِ کوثرؔ میں

نعت رسول ﷺ

درود لب پہ ہو جس دم مرے نبی ﷺ کے لئے
بڑا حسین ہے لمحہ وہ زندگی کے لئے

وہ ایک سجدہ ہے معراج آدمی کے لئے
نبی ﷺ کے در پہ ادا ہو جو بندگی کے لئے

امینِ روز ازل آپ ﷺ ، آپ ختم رُسل ﷺ
ہے کائنات کی تخلیق آپ ﷺ ہی کے لئے

یہ آرزو ہے بلالیجئے مدینے میں
دل و نظر ہیں پریشان حاضری کے لئے

شعاعِ گنبد خضرا کی روشنی کے طفیل
ہر ایک سمت اجالے ہیں آدمی کے لئے

حقیقتاً یہ بڑا آپؐ کا کرم ہوگا
حضور ﷺ در پہ بلالیں جو حاضری کے لئے

نہیں ہے انکے کرم کی جہاں میں حد کوئی
نبی ﷺ کی ذات ہے خیرالبشر سبھی کے لئے

تجلیات کا مرکز یہی مدینہ ہے
سرِ نیاز جھکا دے تو بندگی کے لئے

مری حیات میں وہ دن بھی آئے اے کوثر
مجھے بھی اذن ملے در پہ حاضری کے لئے

نعتِ رسول ﷺ

کُل جہاں نور احمد ﷺ سے معمور ہے
جس طرف دیکھئے نور ہی نور ہے

نور احمد ﷺ سے دل جس کا بھرپور ہے
اس کی نظروں سے کب کوئی مستور ہے

سیرت مصطفےٰ ﷺ کی کرو پیروی
باعمل زندگی حسن منشور ہے

آفتابِ حقیقت ہے جلوہ نما
کون سا دل ہے جو آج بے نور ہے

کیجئے پھر نگاہِ کرم کیجئے
ساری امت یہاں آج رنجور ہے

آپکی یاد ہے وجہِ تسکینِ جاں
آپ کے عشق سے قلب معمور ہے

آپ کے ہاتھ سے جام کوثر پیئوں
اس تمنا سے دل میرا مسرور ہے

نعتِ رسول ﷺ

اس نور سے یارب کبھی چمکے مرا گھر بھی
جس نور سے پاتے ہیں ضیا شمس و قمر بھی

کیا شان ہے پہنچے ہیں وہاں سرورِ کونین ﷺ
جس جا سے نہ گزرے کبھی جبریل کے پر بھی

جس حکم سے دو لخت ہوا ماہِ منور
بول اٹھے اسی حکم سے پتھر بھی شجر بھی

ہر بات سنور جائے گی دربارِ نبی ﷺ میں
اے کاش چلا جاؤں میں اک بار اُدھر بھی

وہ نور کہ جو باعثِ تخلیق جہاں ہے
روشن ہیں اسی نور سے یہ قلب و جگر بھی

جب سے ہے مرے زیبِ زباں ذکرِ محمد ﷺ
ہر شام ہے پُر کیف مری اور سحر بھی

جب ماہِ عرب ماہِ عجم ساتھ ہیں میرے
روشن ہے مری راہ تو کیا گردِ سفر بھی

ہاں رحمتِ کونین ﷺ کا کوثر ہے وہی در
جھکتے ہیں سلاطینِ جہاں کے جہاں سر بھی

نعتِ رسول ﷺ

اللہ غنی ایسا نبی ﷺ ہم کو ملا ہے
'تصویر پہ خود اپنی مصور بھی فدا ہے'

قرآن کی صورت میں سراپا جو ڈھلا ہے
وہ نورِ مجسم ہے وہ محبوب خدا ہے

اس در کے شہنشاہ و گدا سب ہیں بھکاری
سب پر ہی عنایت ہے کرم اور عطا ہے

حسرت ہے کروں میں بھی زیارت اسی در کی
وہ در جہاں مانگے سے سوا سب کو ملا ہے

سرکار ﷺ مجھے آپ ﷺ زیارت کو بلالیں
ہو جائے کرم آپ ﷺ سے کیا حال چھپا ہے

کافی ہے مجھے آپ ﷺ کی رحمت کا سہارا
کیا ڈر ہے مجھے آپ ہیں جب اور خدا ہے

اکسیر مدینے کی مجھے خاک ہے کوثر
ہر زخم کا مرہم ہے یہی خاک شفا ہے

نعتِ رسول ﷺ

جلوے ہیں ہر اک جانب یہ آنکھ کہاں ٹھہرے
'قاصر تری مدحت سے الفاظ و بیاں ٹھہرے'

جو عشقِ شہ دیں میں ہستی سے ہو بیگانہ
وہ عشق کی منزل سے گذرے تو کہاں ٹھہرے

خود نعتِ نبی ﷺ میرے خالق نے بیاں کی ہے
جو لفظ چنے رب نے معیارِ بیاں ٹھہرے

صدقے میں ملی جس کے ہر ذرے کو تابانی
وہ نور نہ کیوں آخر تنویرِ جہاں ٹھہرے

جنت کی طلب کیا ہو دنیا میں اسے کوثرؔ
طیبہ کے مناظر جب جنت کے نشاں ٹھہرے

نعتِ رسول ﷺ

تبسم اور یہ خوئے محمد ﷺ
گلوں سے ہے حسیں روئے محمد ﷺ

لگاؤں آنکھ سے چوموں لبوں سے
نظر آئیں جو گیسوئے محمد ﷺ

نہیں ممکن وہ دیکھے اور جانب
اگر ہو سامنے کوئے محمد ﷺ

مری سانسوں میں دل میں زندگی بھر
مرے مولیٰ رہے بوئے محمد ﷺ

یہی اک آرزو دل میں ہے کوثرؔ
کہ دیکھوں خواب میں روئے محمد ﷺ

نعتِ رسول ﷺ

جو ذکر نبی ﷺ میں رہتے ہیں، سرکار سے الفت ہوتی ہے
بس ان کے قریں وہ ہوتے ہیں، اور ان سے ہی قربت ہوتی ہے

سرکار کا جلوہ آنکھوں میں، اور دل میں محبت ہوتی ہے
دربار نبی ﷺ میں جانے کی، بس ان کو اجازت ہوتی ہے

میلادِ نبی ﷺ جو کرتے ہیں، سرکار کی مدحت ہوتی ہے
اس بزم میں آقا آتے ہیں، اور خاص عنایت ہوتی ہے

جب ذکر نبی ﷺ ہم کرتے ہیں، اور صلِّ علیٰ بھی کہتے ہیں
ہر سمت اجالا ہوتا ہے، اور آپ کی شرکت ہوتی ہے

محسوس یہ ہوتا ہے مجھ کو جیسے کہ حضوری حاصل ہے
مسرور مرا دل ہوتا ہے، جب آپؐ کی مدحت ہوتی ہے

اُس لمحے کے صدقے میں آقا ممکن ہے بلالیں کوثر کو
جب آنکھ سے آنسو بہتے ہیں، اور خود پہ ندامت ہوتی ہے

نعتِ رسول ﷺ

علم کی شمع وہ جلائی ہے ❁ تیرگی جہل کی مٹائی ہے
تیرگی کے ہجوم میں رہ کر ❁ بات بگڑی ہوئی بنائی ہے
ہے مکمل کتاب کی صورت ❁ واہ کیا شانِ مصطفائی ﷺ ہے
آپ کی یاد کا ہر اک لمحہ ❁ آگہی کا شعور لائی ہے
حُبِّ احمد ﷺ کا جام پی پی کر ❁ بارہا تشنگی بجھائی ہے
جس نے ذکرِ نبی ﷺ کیا دل سے ❁ اس کی ہی عرش تک رسائی ہے
ہے میسر یہ برتری کس کو ❁ زندگی آپ ﷺ نے جو پائی ہے
ختم ہے سلسلہ نبوت کا ❁ یہ صدا لامکاں سے آئی ہے
دیجیئے دید کا پیام مجھے ❁ غم سے دل کو نہیں رہائی ہے
ہے لبوں پر مدام صلِّ علیٰ ❁ بس یہی تو مری کمائی ہے

کِھل گیا ہے چمن خیالوں کا
نعت کوثرؔ نے جب سنائی ہے

❁❁❁

نعتِ رسول ﷺ

مجھے دیجئے گا سہارا محمد ﷺ
سفر کا نہیں کوئی یارا محمد ﷺ

مرے حال پر بھی نگاہِ کرم ہو
مدینے کا دیکھوں نظارا محمد ﷺ

درود و سلام آپ ﷺ پر کیوں نہ بھیجوں
ازل سے خدا کو ہے پیارا محمد ﷺ

ملے جو بھی نقشِ قدم چوم لینا
ہے رہبر ہمارا تمھارا محمد ﷺ

سکوں مل گیا قلب مضطر کو کوثرؔ
زباں نے جو دل سے پکارا محمد ﷺ

نعتِ رسول ﷺ

منزل بھی اسی کو ملتی ہے، جو دل سے نبی ﷺ کا ہوجائے
جس راہ سے گذرے دیوانہ، ہموار وہ رستہ ہوجائے

اُس نور کو دیکھوں میں بھی تو، جو نور ہے ان کی محفل میں
اے کاش یہ حسرت پوری ہو، پوری یہ تمنا ہوجائے

منجدھار میں کشتی ہے میری، طوفان کی زد میں ساحل ہے
گر آپ توجہ فرمائیں، طوفاں بھی کنارا ہوجائے

اک بار ادھر بھی ہوجائے، اک چشمِ کرم شاہِ بطحا
میں در پہ کھڑا ہوں منگتا ہوں، جینے کا سہارا ہوجائے

اک ٹیس سی دل میں اٹھتی ہے، کچھ درد سا دل میں ہوتا ہے
گر آپ مداوا فرمائیں، بیمار یہ اچھا ہوجائے

لوگونج رہی ہے شہنائی، اور دھوم مچی ہے محفل میں
آتے ہیں نبی ﷺ جی آتے ہیں، دل محوِ نظارا ہوجائے

جب اسمِ محمد ﷺ لب پر ہو، جب ان کا تصور کوثر ہو
مشکل کی گھڑی آجائے اگر، مشکل بھی گوارا ہوجائے

نعتِ رسول ﷺ

ہمارا نبی سیدالمرسلین ﷺ ہے
وہ محبوب ہے رحمتِ عالمین ﷺ ہے

بتائے کوئی آپ ﷺ جیسا حسیں ہے
صدا آرہی ہے' نہیں ہے، نہیں ہے

جو قول و عمل میں ہو قرآن صورت
حسیں آ پ جیسا جہاں میں کہیں ہے؟

جو نورِ خدا رحمت دوسرا ہے
وہی روشنی میرے دل میں مکیں ہے

خدا کی اطاعت نبی ﷺ کی اطاعت
ہمارے لئے فرض یہ اولیں ہے

ہیں جنّ و ملائک وہاں سر بہ سجدہ
وہ طیبہ کی ایسی حسیں سر زمیں ہے

جہاں میں خلوص و محبت کا پیکر
سوائے محمد ﷺ کے کوئی نہیں ہے

یقیں ہے مجھے آپ ﷺ کی رحمتوں پر
مداوا مرے غم کا ہوگا یقیں ہے

نہیں کوئی ہمسر نبی ﷺ کا ہے کوثرؔ
عمل آپ ﷺ جیسا کسی کا نہیں ہے

نعتِ رسول ﷺ

مجھ کو بھی بلائیں گے سرکار ﷺ مدینے میں
جب ان کی محبت ہے دل میں مرے سینے میں

میں کاش پہونچ جاؤں، سرکار کے روضے پر
رہتا ہے ہر اک لمحہ، دل اب تو مدینے میں

وہ خاک بہت کچھ ہے، مل جائے جو قسمت سے
ایمان کی دولت ہے، مکہ کے خزینے میں

یہ ارض و سما سارے، پڑھتے ہیں درود ان پر
جنت کے مناظر ہیں، ہر سمت مدینے میں

محبوب ﷺ کو بلوایا، کس شان سے بلوایا
انگشت بدنداں تھے، سب عرش کے زینے میں

گرداب کا طوفاں کا، کیا ڈر ہو مصائب کا
سرکار ﷺ ہمارے جب، ہیں ساتھ سفینے میں

اس ماہِ مبارک میں، یہ جشن بہاراں ہے
میلاد منائیں سب، اس پاک مہینے میں

سرکار ﷺ پلائیں گے، جب جام مجھے کوثر
کچھ اور مزا ہوگا، اس جام کے پینے میں

نعتِ رسول ﷺ

اتنے نبیوں میں ہے مثال کہاں
آپ سا کوئی خوش خصال کہاں

روئے انور میں ان کے جو ہے چمک
چاند تاروں میں وہ جمال کہاں

آپ کا حسن عکس ہے گویا
آئنہ آپ ﷺ کی مثال کہاں

ان کی آواز عرش تک پہنچی
ہم کہاں رتبۂ بلال کہاں

ماہِ دیں مہر دیں رسول ہیں آپ ﷺ
کب کسی میں ہے یہ جمال کہاں

جسکی توصیف خود کرے خالق
ایسی تخلیق کی مثال کہاں

یہ بھی انکی عطا انہیں کا فیض
ورنہ میں اور مرا خیال کہاں

جب اجازت ملی تو نعت لکھی
اتنا کوثرؔ تو با کمال کہاں

نعتِ رسول ﷺ

بس انکے تصور میں، یہ جان نکل جائے
صدقے میں محمد ﷺ کے، حالت ہی بدل جائے

حسرت ہے تمنا ہے، میں جاؤں مدینے جب
سرکار ﷺ کے قدموں میں، یہ جان نکل جائے

مشکل مری آساں ہو، سرکار جو آجائیں
دیدار جو ہوجائے، بیمار سنبھل جائے

طوفاں ہو تلاطم ہو، منجدھار میں کشتی ہو
سرکار ﷺ کی رحمت سے، طوفان بھی ٹل جائے

کامل ہے یقیں میرا، ایمان کی کہتا ہوں
گر آپ جو چاہیں تو تقدیر بدل جائے

ہر لمحہ مرے لب پر، ہو نام محمد ﷺ کا
سیرت میں محمد ﷺ کی، ہستی مری ڈھل جائے

کیا شان ہے احمد ﷺ کی، جب نعت لکھوں کوثر
حالت ہی نہیں میری قسمت بھی بدل جائے

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو مہمان بنا رکھا ہے
ہر طرف نور سے دنیا کو سجا رکھا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاکِ کف پا کو بنالوں سرمہ
اپنے دل میں اسی حسرت کو چھپا رکھا ہے

ذکر احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سکوں مجھ کو ملا ہے جب سے
کس صداقت سے مصور نے سجا رکھا ہے

ہر طرف جن و ملائک ہیں ثنا خواں سارے
میں نے سرکار کو سینے میں بسا رکھا ہے

جلوۂ نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے منور دنیا
عرش اعظم کو خدا نے بھی سجا رکھا ہے

جامِ کوثر ہو عطا ساقیٔ کوثر سے مجھے
ایک ارمان یہی دل میں چھپا رکھا ہے

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

زمینِ حرم کی ضیا مانگتا ہوں
وہیں پر جبیں کو جھکا مانگتا ہوں

میں فہم و تدبر ضیائے بصیرت
خدا کی قسم یہ عطا مانگتا ہوں

درِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کروں میں
عنایت کرم اور عطا مانگتا ہوں

درِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر مری روح نکلے
مدینے میں تھوڑی سی جا مانگتا ہوں

زباں پر ہو صَلِّ علیٰ میرے جاری
نکل جائے یوں دم دعا مانگتا ہوں

لگاؤں گا آنکھوں میں سرمہ بنا کر
میں خاکِ درِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مانگتا ہوں

درِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضوری ہو کوثرؔ
یہی بس خدا سے دعا مانگتا ہوں

نعتِ رسول ﷺ

ظلمتوں کے ابر چھائے ہیں اجالا چاہیئے
اے مدینے کی گلی تجھ میں ٹھکانہ چاہیئے

کس طرح دیکھوں حرم بے نور ہیں آنکھیں حضور ﷺ
روشنی کے واسطے خاکِ کفِ پا چاہیئے

کہہ رہے ہیں دست بستہ با ادب شاہ و گدا
مل گیا تاجِ غلامی اور اب کیا چاہیئے

روضۂ اقدس پہ جا کر میں پڑھوں نعتِ نبی ﷺ
بس محمد مصطفٰے ﷺ کا اک اشارا چاہیئے

مشکلاتِ زندگی میں کوثرؔ غمگیں کو اب
ہر قدم پر بابِ رحمت کا ٹھکانہ چاہیئے

نعتِ رسول ﷺ

جس دم بھی مجھ کو خاکِ مدینہ دکھائی دے
محبوب کائناتﷺ کا جلوہ دکھائی دے

حسنِ جمالِ دوست کا جلوہ دکھائی دے
راہِ طلب میں مجھ کو بس اتنا دکھائی دے

سرکار کائناتﷺ کا جلوہ ہے اور میں
مجھکو جو موت آئے تو ایسا دکھائی دے

یارب مری زباں پہ درود وسلام ہو
نورالہدیٰ کا جب مجھے روضہ دکھائی دے

اتنی سے آرزو ہے دمِ مرگ بس مجھے
محبوب کبریاﷺ کا سراپا دکھائی دے

کرتا رہوں میں پیش یہ نذرانہ نعت کا
پیشِ نظر ہوں آپﷺ مدینہ دکھائی دے

کوثرؔ مجھے نصیب ہو کوچہ حبیبﷺ کا
جاؤں وہاں تو آپﷺ کا چہرہ دکھائی دے

نعتِ رسول ﷺ

جو غلام سرور دیں نہیں وہ خدا کے قرب سے دور ہے
وہ نبی ﷺ کی ذات و صفات ہیں جو جمالِ حق کا ظہور ہے

مرے عشق کا یہ کمال ہے مری روح میں وہ شریک ہیں
مرے دل میں آنکھ میں روشنی مرے ہر نفس میں سرور ہے

میں ہو سوزِ عشق سے جاں بہ لب، مجھے در پہ اپنے بلایئے
میں دیارِ پاک سے دور ہوں، مرا قلب ہجر سے چور ہے

میں پکڑ کے روضے کی جالیاں کبھی جلوہ دیکھوں حضور ﷺ کا
فقط اک یہی مری آرزو مجھے صرف اتنا شعور ہے

ہوں غلامِ احمد مرسلیں ﷺ مجھے روز حشر کا ڈر نہیں
مرے گھر میں ذکرِ رسول ﷺ ہے مرا دل بھی عشق سے چور ہے

ہے خدا کے بعد یہ لازمی کہ کریں اطاعت مصطفٰے ﷺ
یہی حکم ربِّ کریم ہے، انھیں دل میں رکھنا ضرور ہے

کبھی کوثرِ دلِ غمزدہ پہ بھی ہو نگاہ حضور ﷺ کی
مرے دل کا چین یہی ہے بس، یہی دل کا میرے سرور ہے

نعتِ رسول ﷺ

پھول کھلے ہیں رحمت حق کے ابر کرم کی بات نہ پوچھو
ساری فضائیں مہکی ہوئی ہیں خوشبو کی سوغات نہ پوچھو

نور نبی ﷺ سے نور یقیں سے، سارا جہاں ہے آج منور
اللہ اللہ کتنی اعلیٰ، نوری ہے وہ ذات نہ پوچھو

چشم کرم کی مجھ کو طلب ہے، در پہ بلالو شاہِ مدینہ
در سے بہت ہوں دور میں آقا، مجھ سے مرے جذبات نہ پوچھو

کس کو ملی ہے اتنی فضیلت، کون ہوا ہے عرش پر مہماں
حق سے ہوئی ہے عرش علیٰ پر، میرے نبی ﷺ کی بات نہ پوچھو

جس دم پہنچوں سُوئے مدینہ، میں بھی دیکھوں جلوہ خدا کا
ایسے میں ہوں گے کیا میں بتاؤں، دل کے مرے جذبات نہ پوچھو

صلِّ علیٰ کا ورد ہے جاری، نغمہ سرا ہے ہر اک ذرہ
اہل سخن سے کہدو ذرا اب، دنیا کی تم بات نہ پوچھو

نعت کا لکھنا دیکھو کوثرؔ، مشکل ہے اصنافِ سخن میں
جو بھی لکھو سوچ کے لکھو، کیا ہیں احکامات نہ پوچھو

نعتِ رسول ﷺ

یقیں ہے مجھ کو نبی ﷺ پلائیں گے حوضِ کوثر سے جام ایسا
یہی کہے گا ہر ایک بندہ، میں کاش ہوتا غلام ایسا

خدا نے بھیجا جسے بنا کر، وہ رحمتِ کُل ہے با صفا ہے
ازل سے اب تک کسی نبی ﷺ نے، نہیں ہے پایا مقام ایسا

میں دست بستہ نبی ﷺ کے در پر، جبیں جھکا کر کہوں گا اتنا
ہو معتبر لفظ لفظ میرا، لکھوں میں دل سے کلام ایسا

ہر ایک شے پر ہو وجد طاری، یہی ہو سب کی زباں پہ جاری
نہیں ہے ثانی، نہ ہوگا ثانی، ملا نبی ﷺ کو مقام ایسا

سبھی درِ مصطفےٰ ﷺ پہ جا کر، ہیں سرنگوں تاجور گدا بھی
ہیں محوِ حیرت جہان والے، کہ کیسے بدلا نظام ایسا

میں زندگی بھر نبی ﷺ کی نعتیں، رقم کروں اور سناؤں کوثرؔ
رہے زباں پر کلام ایسا، پڑھوں دُرود و سلام ایسا

نعتِ رسول ﷺ

دیکھئے عظمتِ سیّد الانبیاء
ہے ازل تا ابد آپ ﷺ ہی کی ضیاء
غیر کو ہمنوا اس ادا سے کیا
مقصدِ زندگی سب پہ روشن ہوا

یہ ہمارے لئے ایک سوغات ہے
ذکرِ خیرالامم اک بڑی بات ہے

آپ ﷺ نے دور کی دہر کی تیرگی
آپ ﷺ نے بخش دی علم کی روشنی
آپ ﷺ نے پھونکدی روح میں تازگی
مل گئی قوم کو اک نئی زندگی

منبعِ آگہی آپ ﷺ کی ذات ہے
ذکرِ خیرالامم اک بڑی بات ہے

آپ ہیں آمنہ کے دلارے نبی ﷺ
آپ محبوبِ رب اور پیارے نبی ﷺ
معترف جن کی عظمت کے سارے نبی ﷺ
اور خیرالامم بھی ہمارے نبی ﷺ

ان کا لطف و کرم چاندنی رات ہے
ذکرِ خیرالامم اک بڑی بات ہے

آپ ﷺ کی ذات وہ ذات ہے محترم
ہفت افلاک ہیں جس کے زیرِ قدم
یا نبی ﷺ کیجئے ہم پہ لطف و کرم
موت آئے تو ہوں بس مدینے میں ہم

لب پہ دن رات اپنے مناجات ہے
ذکرِ خیرالامم اک بڑی بات ہے

دو جہاں جس کے قدموں کے زیرِ نگیں
ماسوا آپ ﷺ کے اور کوئی نہیں
آپ ﷺ ہیں سید انبیاء بالیقیں
آپ کر لیجیے مجھ کو اپنے قریں

دل میں پھر موجزن سیلِ جذبات ہے
ذکرِ خیرالامم اک بڑی بات ہے

کوثر مدح خواں شاعرِ خوش بیاں
پیش کرتا رہے نعت شیریں زباں
آپ ﷺ کا نور دل پر رہے ضوفشاں
زندگی کا ہر اک رُخ ہو رشکِ جناں

یہ تمنا مرے دل میں دن رات ہے
ذکرِ خیرالامم اک بڑی بات ہے

۞۞۞

نعتِ رسول ﷺ

سب کہیں دم بہ دم یا نبیؐ یا نبی ﷺ
آپ ہیں محترم یا نبی یا نبی ﷺ
آپ دیں کا بھرم یا نبی یا نبی ﷺ
کیجئے اب کرم یا نبی یا نبی ﷺ

مرحبا' یا نبی ' یا نبی ﷺ' مرحبا
مرحبا' مرحبا' مرحبا' مرحبا

سیّدِ انبیاء رحمتِ دوجہاں
آپ ﷺ کے نور سے ہے منور جہاں
آپ ﷺ کے دم سے ہے یہ چمن گلفشاں
آپ ﷺ کی رحمتیں ہم پہ ہیں بے کراں

مرحبا' یا نبی ' یا نبی ﷺ' مرحبا
مرحبا' مرحبا' مرحبا' مرحبا

یا نبی ﷺ آپ کی کیا عجب شان ہے
آپ ﷺ کی زندگی مثلِ قرآن ہے
ہر مسلمان کا اس پہ ایمان ہے
آپ ﷺ کے نام پر جان قربان ہے

مرحبا' یا نبی ' یا نبی ﷺ' مرحبا
مرحبا' مرحبا' مرحبا' مرحبا

آپ ﷺ سے دونوں عالم کی وابستگی
آپ ﷺ سے مل گئی اک نئی زندگی
آپ ﷺ ہی دے گئے عظمت بندگی
آپ ﷺ ہی سے ہے کونین میں روشنی

مرحبا' یا نبی ' یا نبی ﷺ' مرحبا
مرحبا' مرحبا' مرحبا' مرحبا

آپ ﷺ کی ذات ہے جلوۂ کبریا
آپ ﷺ کی ذات ہے واقعی حق نما
آپ ﷺ کی ذات تخلیق کا آئنہ
جس نے دیکھا یہاں بر ملا یہ کہا

مرحبا' یا نبی ' یا نبی ﷺ' مرحبا
مرحبا' مرحبا' مرحبا' مرحبا

ظالموں کے ستم سب کے سب سہہ لئے
دی دعا آپ ﷺ نے ظلم جس نے کئے
آپ ﷺ نے دیں کے روشن کئے ہیں دیئے
در پہ اپنے ہمیں بھی بلا لیجئے

مرحبا' یا نبی ' یا نبی ﷺ' مرحبا
مرحبا' مرحبا' مرحبا' مرحبا

آپ محبوب رب اور حبیبِ خدا ﷺ
پیش کرتے ہیں لفظوں میں ہم التجا
اُمتی ہیں دُکھی غم میں ہیں مبتلا
ان کو درکار ہے پھر کرم آپ ﷺ کا

مرحبا، یا نبی، یا نبی ﷺ، مرحبا
مرحبا، مرحبا، مرحبا، مرحبا

آپ ﷺ عالی مقام آپ عالی نسب
ہے کلام آپ ﷺ کا اصل میں حکم رب
جان و دل ہیں فدا آپ ﷺ پر سب کے سب
مخزنِ علم ہیں اور اُمّی لقب

مرحبا، یا نبی، یا نبی ﷺ، مرحبا
مرحبا، مرحبا، مرحبا، مرحبا

کیوں نہ کوثرؔ کرے جان اپنی فدا
جز محمد ﷺ یہ اعزاز کس کو ملا
آپ ﷺ تعریف و توصیف سے ماورا
آپ ﷺ دیتے ہیں سب کو طلب سے سوا

مرحبا، یا نبی، یا نبی ﷺ، مرحبا
مرحبا، مرحبا، مرحبا، مرحبا

نعتِ رسول ﷺ

دراصل مصطفےٰ ﷺ ہیں، وہ نور کا خزینہ
جس نور سے منور ہے آج بھی مدینہ

اخلاص کا وہ پیکر، وہ علم کا خزینہ
جس نے ہمیں سکھایا، جینے کا ہر قرینہ

جس سمت بھی میں دیکھوں آئے نظر مدینہ
گر نورِ مصطفےٰ ﷺ سے روشن رہے یہ سینہ

کس کو ملی فضیلت، کس کو ملی وہ نکہت
ہے عطر سے بھی افضل اُس ذات کا پسینہ

صلِّ علیٰ پڑھیں سب خوشیاں بھی سب منائیں
میلادِ مصطفےٰ ﷺ کا پھر آگیا مہینہ

کیا شان پوچھتے ہو دربارِ مصطفےٰ ﷺ کی
محبوب ہیں خدا کے نبیوں میں وہ نگینہ

یہ آرزو ہے میری، جس وقت جان نکلے
ہو آپؐ کا تصور، آئے نظر مدینہ

کشتی کے ناخدا جب سرکارِ دو جہاں ہیں
پھر کیوں پھنسے گا کوثرؔ گرداب میں سفینہ

نعتِ رسول ﷺ

اشجار بھی حجر بھی، یہ چاند اور ستارے
لاکھوں درود پڑھتے ہیں رات دن یہ سارے

صحن حرم میں گونجی صوتِ بلالؓ جس دم
بہنے لگے ہر اک سُو ابرِ کرم کے دھارے

کیسے بیاں کروں میں اوصاف مصطفےٰ ﷺ کے
ہیں وجد میں ملائک، ارض و سما بھی سارے

ضوبار ہورہے ہیں حسنِ شہِ امم سے
پر نور ہورہے ہیں یہ چاند اور ستارے

کس شان سے خدا نے اپنے قریں بلا کر
محبوب کو دکھائے فردوس کے نظارے

پہونچوں جو میں مدینہ دیدار آپ ﷺ کا ہو
چشم کرم ہو اتنی اے آمنہ کے پیارے

شاہ گدا کو دیکھو، اپنی جبیں جھکائے
دربارِ مصطفےٰ ﷺ میں سب ہاتھ ہیں پسارے

ہیں آپؐ رحمت کل ، ہیں نور ہر دو عالم
دیتے ہیں یہ گواہی قرآن کے سی پارے

حسرت یہی ہے کوثرؔ دل میں مکیں رہیں وہ
جب تک رہوں میں زندہ کرتا رہوں نظارے

نعتِ رسول ﷺ

تمنا ہے درِ اقدس پہ آؤں یارسول اللہ ﷺ
میں گلدستہ محبت کا سجاؤں یارسول اللہ ﷺ

تسلّی آپؐ دیں دل کا سہارا آپؐ بن جائیں
محبت میں جب آنسو میں بہاؤں یا رسول اللہ ﷺ

بُلا لیجے مجھے آقاؐ دکھا دیجے مجھے روضہ
میں کب تک ہجر کے صدمے اٹھاؤں یارسول اللہ ﷺ

سہارا چاہیئے مجھ کو کرم کی اک نظر کیجئے
ہیں کس درجہ حوادث کیا بتاؤں یا رسول اللہ ﷺ

مقدر سے مجھے جب بھی زیارت ہو مدینے کی
وہاں کی خاک آنکھوں سے لگاؤں یا رسول اللہ ﷺ

یہی کوثرؔ دعا ہے اور یہی ہے آرزو میری
مدینے جب بھی جاؤں پھر نہ آؤں یا رسول اللہ ﷺ

نعتِ رسول ﷺ

آپ کی یاد جو سینے میں سجالیتے ہیں
اپنا دامن وہ گناہوں سے بچالیتے ہیں

جب شہنشاہ و گدا جاتے ہیں در پر ان کے
دور سے دیکھ کے سر اپنا جھکالیتے ہیں

دید اس روضۂ اقدس کی مقدر میں کہاں
ہاں غم ہجر میں کچھ اشک بہالیتے ہیں

جن کے سرشار ہیں دل عشقِ نبی ﷺ سے ہر دم
ان کو آپ ﷺ ایک اشارے میں بُلا لیتے ہیں

کوثرؔ ان کو کسی زینت کی ضرورت ہی نہیں
ذکر احمد ﷺ سے گھروں کو سجالیتے ہیں

نعتِ رسول ﷺ

نبی ﷺ کا تصور جو دل میں بسا ہے — گلوں کی مہک سے معطر فضا ہے

حضوری کا مجھ کو بھی حاصل شرف ہو — یہی آرزو ہے یہی بس دعا ہے

نبیؐ مکرم کے صدقے میں دیکھو — بڑے حادثے سے مرا گھر بچا ہے نمبر۱

ق

نئ زندگی سب کو بخشی خدا نے — حضور آپ ﷺ کا یہ کرم ہے عطا ہے

سیہ کار ہوں میں گنہ گار ہوں میں — مگر پھر بھی آقا کی جود و سخا ہے

غلامِ محمد ﷺ کی صف میں ہوں کوثر
یہ آقا کی چشمِ کرم ہے عطا ہے

فٹ نوٹ: ۲۸ جولائی ۲۰۰۴ء کو سیمینس چورنگی، شیر شاہ روڈ پر ساڑھے گیارہ بجے شب پیلی ٹیکسی کا ٹرالر کا تصادم ہوا۔ ٹیکسی میں، میں، میری بیگم اور دو بیٹیاں بھی تھیں۔ ٹیکسی نے سڑک پر کئی قلابازیاں کھائیں اور چکنا چور ہوگئی اور اللہ عزوجل نے ہم سب کو معہ ڈرائیور محفوظ رکھا۔ پیچھے آنے والی کاروں اور راہ گیروں نے اس منظر کو دیکھ کر کہا کہ اس تصادم میں زندہ بچ جانا معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے اور سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین!

نعتِ رسول ﷺ

محمد مصطفےٰ ﷺ کی بزم کو جو بھی سجاتے ہیں
انھیں کے گھر تو انوارِ خدا سے جگمگاتے ہیں

محمد ﷺ کی محبت کو جو سینے میں بساتے ہیں
حضور ان کو خدا کے فضل سے در پر بلاتے ہیں

نبی کی عظمتوں کو رحمتوں کا پوچھتے کیا ہو
ملائک بھی جبیں جن کے لئے اپنی جھکاتے ہیں

ذرا دیکھو مقامِ مصطفےٰ ﷺ محبوب سبحانیؐ
خدا عرشِ معلیٰ پر فقط ان کو بلاتے ہیں

جو عاشق ہیں نبی ﷺ کے ان سے پوچھو وہ بتائیں گے
نبی ﷺ کے ذکر سے کتنا سرور و کیف پاتے ہیں

نبی کا ہر عمل جب باعث تقلید ہے لوگو
ذرا سوچو عمل کی ہم وہی شمعیں جلاتے ہیں!

نبی ﷺ کے در سے سب کی جھولیاں بھرتی ہیں اے کوثرؔ
شہنشاہ و گدا سب ہی مرادیں لے کے جاتے ہیں

نعتِ رسول ﷺ

یہ جنونِ عشق کب تک مجھے دیکھئے رُلائے
نظر آئے جب مدینہ کہیں دل مچل نہ جائے

۞

وہ خدا کا نور بن کر وہ سرور دل کا بن کر
وہ خدا کا بن کے جلوہ مرے اس جہاں میں آئے

۞

مجھے اب بجز نبی ﷺ کے نہیں کوئی بھی تصور
مرے یوں نفس نفس پر مری روح پر وہ چھائے

۞

مری زندگی کا حاصل مرا عشق مصطفےٰ ﷺ ہے
مرے سر پہ رحمتوں کے رہیں حشر تک یہ سائے

۞

یہی آخری تمنا ، یہی آرزوئے کوثؔر
اسے دیدِ مصطفےٰ ﷺ ہو، انھیں نعت یہ سنائے

۞۞۞

نعتِ رسول ﷺ

یاد آتی ہے اور ستاتی ہے ❁ اب یہ دوری بہت رلاتی ہے

مجھ کو بھی اِذنِ باریابی ہو ❁ گو یہ کہتے بھی شرم آتی ہے

آپ ہوتے ہیں جب قریں میرے ❁ روحِ مضطر سکون پاتی ہے

آپ ہیں بولتا ہوا قرآں ❁ سیرت پاک یہ بتاتی ہے

خاکِ بطحا مجھے میسر ہو ❁ اک یہی آرزو رلاتی ہے

مصطفےٰ ﷺ کے جمال کو دیکھو ❁ نور سے دنیا جگمگاتی ہے

زندگی کس طرح گذاریں ہم ❁ ان کی سیرت ہمیں بتاتی ہے

حب احمد ﷺ کی شان کیا کہنا ❁ یہ خدا سے ہمیں ملاتی ہے

دیکھ کر روضۂ نبی ﷺ کوثرؔ
روح کونین سر جھکاتی ہے

نعتِ رسول ﷺ

مصطفیٰ ﷺ کا یہ آستانہ ہے ۞ ہر قدم پر جبیں جھکانا ہے

چشمِ رحمت کی اک نظر کیجئے ۞ ہر زباں پر یہی ترانہ ہے

سر جھکائے جہاں ملائک ہیں ۞ کتنا اعلیٰ یہ آستانہ ہے

خواب میں آئیں گے حضور اک دن ۞ گر تجھے عشق والہانہ ہے

آپ کے در کو کیسے چھوڑوں میں ۞ بس یہی آخری ٹھکانہ ہے

روضۂ مصطفیٰ ﷺ پہ جاؤں میں ۞ یہ مرا جذب و الہانہ ہے

درِ نبی ﷺ کا نہ چھوڑنا ہرگز

داغِ عصیاں اگر مٹانا ہے

نعتِ رسول ﷺ

گلوں سے بھی بڑھ کر ہیں خارِ مدینہ
کوئی آکے دیکھے بہارِ مدینہ

غموں کا مداوا سکونِ دل و جاں
نبی ﷺ کا تصور بہارِ مدینہ

درودوں، سلاموں کے تحفے میں بھیجوں
جب آئے نظر رہگذارِ مدینہ

نظر ان کی اٹھتی نہیں سوئے جنت
ہے جن کی نظر میں بہارِ مدینہ

محبت کا پیکر محمد ﷺ کی سیرت
ہے دنیا سے بڑھ کر وقارِ مدینہ

یہی آرزو ہے مری اب تو کوثرؔ
ان آنکھوں سے دیکھوں دیارِ مدینہ

نعتِ رسول ﷺ

علم کی روشنی کے دھارے ہیں
مصطفیٰ ﷺ ہی خدا کے پیارے ہیں

آپ کے عشق میں تصور میں
زندگی کے یہ دن گذارے ہیں

آپ ﷺ کردیں عطا سکوں ہم کو
ہم مصائب کے غم کے مارے ہیں

کشتی ملت کی اب بھنور میں ہے
دور ہم سے بہت کنارے ہیں

ق

ہم کو کچھ غم نہیں تلاطم کا
ناخدا آپ ﷺ ہی ہمارے ہیں

صرف کوثرؔ کی یہ گذارش ہے
آپ ﷺ کہہ دیں کہ ہم تمھارے ہیں

نعتِ رسول ﷺ

جب وجد کے عالم میں یہ نعت سناؤں گا
سرکار کہیں گے پھر، میں تجھ کو بلاؤں گا

۞

سرکار بلائیں گے، دربار میں جاؤں گا
میں خاک مدینے کی، آنکھوں سے لگاؤں گا

۞

محبوب کے در پر میں، جب اشک بہاؤں گا
پھر در سے جبیں اپنی، ہرگز نہ اٹھاؤں گا

۞

تشریف وہ لائیں گے، میں ان کو بلاؤں گا
محبوب کا گھر میں جب، میلاد مناؤں گا

۞

میں نعت لکھوں کوثرؔ، تا عمر لکھوں کوثرؔ
یوں داغ گناہوں کے، لکھ لکھ کے مٹاؤں گا

۞۞۞

نعتِ رسول ﷺ

کلی میرے دل کی کھِلا میرے آقا ❁ کبھی اپنے در پر بُلا میرے آقا

منور مرا قلب ہو ضوفشاں ہو ❁ عطا کیجئے وہ ضیا میرے آقا

مرے دل میں حُبِّ نبی ﷺ موجزن ہو ❁ عطا کروہ فکرِ رسا میرے آقا

میں ہوں دلشکستہ غموں کا ہوں مارا ❁ سہارا ہے بس آپ کا میرے آقا

ہیں نبیوں میں اعلیٰ محمد ﷺ ہمارے ❁ سبھی کے شفیع الورا میرے آقا

یہ شمس و قمر کو ضیا کس نے بخشی ❁ یہ سب آپ کی ہے عطا میرے آقا

عجب شان ہے آپ ﷺ کے در کی کوثرؔ
برابر ہیں شاہ و گدا میرے آقا

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

چلے آؤ چلے آؤ یہ دربار مدینہ ہے
یہی تو سایۂ رحمت ہے دیوار مدینہ ہے

جسے سچی محبت ہے اسے آقا بلائیں گے
کہیں گے در پہ آجا تو بھی حقدارِ مدینہ ہے

نہ چھیڑے کوئی بھی اس کو یہ پروانہ ہے پروانہ
فدائے شمع الفت ہے گرفتار مدینہ ہے

خدا کی رحمتیں ہر سو' برستی ہیں یہاں دیکھو
بھرا ہے رحمتوں سے یہ وہ دربار مدینہ ہے

جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار سو' ایسی ضیا پھیلی
کہ دن کا ذکر کیا روشن شبِ تارِ مدینہ ہے

گلوں سے ہے معطر ہر فضائے بحر و بر دیکھو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مہکتا ایسا گلزار مدینہ ہے

کرم کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اب تو دکھادیجئے مجھے جلوہ
جبیں اپنی جھکائے کب سے بیمار مدینہ ہے

جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو جہاں روشن ہوئے کوثؔر
وہ محبوبِ خدا ایسا ہے سردارِ مدینہ ہے

نعتِ رسول ﷺ

جب نظر میری مدینے پر پڑی ✿ چلتے چلتے رہگذر سے ہٹ گیا

دیکھ کر جالی نبی کی چوم لی ✿ پھر یہ سوچا کیسے رستہ کٹ گیا

رحمتِ عالم کی آمد جب ہوئی ✿ نور پھیلا اور اندھیرا چھٹ گیا

اللہ اللہ دین احمد ﷺ کا فروغ ✿ دشمنِ دیں کا کلیجہ پھٹ گیا

آپ جب تشریف لائے تو جہاں ✿ دینِ حق کی روشنی سے پٹ گیا

وہ جہاں بھی لطف فرما ہوگئے ✿ میں وہیں ٹھہرا وہیں پر ڈٹ گیا

میں ہوں اور صلِّ علیٰ کا ورد ہے ✿ خوش نصیبی سے یہ مجھ کو رٹ گیا

جب گھٹائیں رحمتوں کی چھا گئیں ✿ ظلمتوں کا زور سارا گھٹ گیا

جب بھی گلدستہ سجایا نعت کا ✿ میں چڑھانے آپ کی چوکھٹ گیا

کیا ملے گی روشنی کوثرؔ انھیں
زندگی میں عشق جن کا بٹ گیا

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حاصلِ ایماں جو دو سخا ہیں رحمتِ کُل ہیں لطف و عطا ہیں
نورِ مجسم نورِ خدا ہیں دولتِ عقبیٰ بیش بہا ہیں
شافعِ محشر ساقیِ کوثر
صل اللہ علیہ وسلم

آپ کی آمد بادِ بہاری رحمتِ کُل کی آئی سواری
ارض و سما پر وجد ہے طاری روشن روشن دنیا ساری
شافعِ محشر ساقیِ کوثر
صل اللہ علیہ وسلم

رحمتِ عالم سرورِ دیں ہیں مہرِ منور ماہِ مبیں ہیں
گوہرِ یکتا سب سے حسیں ہیں دور کہاں ہیں دل سے قریں ہیں
شافعِ محشر ساقیِ کوثر
صل اللہ علیہ وسلم

حسن مجسم ، رحمت عالم ختم رسل ہیں سب سے معظم
کس کو سنائیں حال کہاں ہم اشک رواں ہیں آنکھ سے پیہم
شافعِ محشر ساقیِ کوثر
صل اللہ علیہ وسلم

قلب حزیں ہے رنج مٹادیں بگڑی ہوئی تقدیر بنادیں
نَیّا ہماری پار لگادیں رب سے ہمیں سرکار ملادیں
شافعِ محشر ساقیِ کوثر
صل اللہ علیہ وسلم

نعتِ رسول ﷺ

یہ بات بہر طور حقیقت ہے حقیقت
تخلیقِ دو عالم ہے محمد ﷺ کی بدولت

کتنی ہے بڑی ذات محمد ﷺ کی جہاں میں
کردار میں سیرت میں ہے قرآن کی صورت

محبوب کی آمد سے ہر اک ذرّہ ہے روشن
یہ شانِ رسالت ہے یہ ہے شانِ نبوت

اشرف بھی، ہے افضل بھی، ہے مخلوق میں انساں
اے کاش سمجھ لیتا تو اتنی سی حقیقت

انسان سے حیوان بنا کیوں ہوا رُسوا
اس بات کو سوچے کوئی اتنی نہیں فرصت

جب سب کو ملا درس مساوات و عمل کا
پھر کیوں ہے یہ تفریق یہاں کس لئے نفرت

کیوں ورد نہ ہو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کا
ہے نامِ محمد ﷺ سے مرے دل کو محبت

میں کتنا سیہ کار گنہ گار ہوں کوثرؔ
ہے پھر بھی یقیں اتنا مری ہوگی شفاعت

نعتِ رسول ﷺ

یہاں علم کا یہ دریا کبھی تھا ہے نہ ہو گا
بخدا کہ آپ ﷺ جیسا کبھی تھا ہے نہ ہو گا

کسی اور در پہ جاکر صدائیں دوں تو کیوں کر
مرا دل گدا کسی کا کبھی تھا ہے نہ ہو گا

یہ ہے اک کھلی حقیقت کہ ازل سے تاقیامت
حضور آپ ﷺ کا سا رتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

درِ مصطفےٰ ﷺ پہ جاکر جو ملا سکون دل کو
کہیں بھی سکون ایسا کبھی تھا ہے نہ ہو گا

یہاں رحمتوں کا سایہ وہاں سایۂ شفاعت
حضور اور ایسا سایہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

درِ مصطفےٰ ﷺ پہ روؤں تو ندا یہ مجھ کو آئے
کوئی رونے والا تجھ سا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

یہ مرا ہے جزوِ ایماں کہ بجُز حضور ﷺ کوثؔر
بنے سب ہی جس کے منگتا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

سلام

بحضور سرورِ کونین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ

السلام اے شہنشاہِ کون و مکاں
السلام اے امیر و شہِ کارواں
السلام اے زمانے میں رحمت نشاں
السلام اے سکونِ دلِ انس و جاں
السلام اے علاجِ دلِ بے کساں
السلام اے شہِ خاتم المرسلاں ﷺ

السلام اے شفیع و حبیبِ خدا
السلام اے نقوشِ خلوص وفا
السلام اے امیں اے شہِ دوسرا
السلام اے جمالِ خدا باصفا
السلام اے کہ فخرِ زمین و زماں
السلام اے شہ خاتم المرسلاں

السلام اے کہ ہیں آپ نورِ خدا
السلام اے کہ ہے آپ ہی سے ضیا
السلام اے ہمیں وہ اجالا ملا
السلام اے کہ ظلمت کا سایہ مٹا
السلام اے کہ شمع رہِ کارواں
السلام اے شہِ خاتم المرسلاں

السلام اے کہ ہیں اب مصیبت میں ہم
السلام اے کہ ہو پھر نگاہِ کرم
السلام اے کہ ہے آپ ہی سے بھرم
السلام اے کہ نور و ضیائے حرم

السلام اے کہ تخلیق کل کے نشاں
السلام اے شہ خاتم المرسلاں

السلام اے کہ یہ عاجز و بے نوا
السلام اے کہ کوثر بھی ہے آپ ﷺ کا
السلام اے کہ ہے آپ ﷺ کا آسرا
السلام اے کہ ہو لطف روزِ جزا

السلام اے کہ ہیں پیش سب خامیاں
السلام اے شہِ خاتم المرسلاں

منقبت بحضور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اسلام کے وہ پہلے خلیفہ
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت میں، صحابہ میں نگینہ

✡✡✡

کیا شان نمایاں ہے رفاقت میں، ادا میں
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سدا ساتھ رہے غارِ حرا میں

✡✡✡

صدیق رضی اللہ عنہ کے تھا پیشِ نظر جو رُخِ انور
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تھے صدیق رضی اللہ عنہ کے زانو پہ رکھے سر

✡✡✡

جب پیر میں صدیق رضی اللہ عنہ کے اک سانپ نے کاٹا
صدیق رضی اللہ عنہ نے تکلیف میں زانو نہ ہٹایا

✡✡✡

جب اشک گرے آنکھ سے رخسارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
بس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب اپنا لگا کر

✡✡✡

کافور کیا زہر وہیں چشمِ زدن میں
تکلیف کا احساس رہا کچھ نہ بدن میں

توصیف بیاں کیسے کروں اپنے قلم سے
صدیق ؓ کی تو شان نمایاں ہے حرم سے

✿✿✿

محبوب کا روضہ ہے وہ مائل بہ کرم ہیں
وہ آج بھی محبوب ﷺ کے ہی زیرِ قدم ہیں

✿✿✿

اشعار مرے دیتے رہیں یوں ہی سلامی
منظور ہے کوثرؔ کو اسی در کی غلامی

✿✿✿

منقبت بحضور سیّدنا عمر فاروق ؓ

اذاں کا سلسلہ قائم ہوا فاروق اعظم ؓ سے
نمایاں ہوگیا دینِ خدا فاروقِ اعظم ؓ سے

✿✿✿

زمانہ کو کبھی ملتا نہ آئینِ جہاں بانی
اگرا یمان رہ جاتا جدا فاروقِ اعظم ؓ سے

✿✿✿

اذانِ خانۂ کعبہ فضا میں اس قدر گونجی
بلالی ؓ صوت کی پھیلی ضیا فاروقِ اعظم ؓ سے

✿✿✿

وہ شب میں گشت ان کا اور رعایا کی خبر گیری
خلافت کا ہوا یوں حق ادا فاروقِ اعظم ؓ سے

✿✿✿

گواہی دے رہی ہے آج بھی تاریخِ اسلامی
ملا ہے عدل کا ہر سلسلہ فاروقِ اعظم ؓ سے

✿✿✿

ملی ایسی ضیا فاروق ؓ کو شمع رسالت ﷺ کی
جہاں میں ہر طرف اک نور تھا فاروقِ اعظم ؓ سے

✿✿✿

دیا ہے آپ نے دنیا کو آئینِ جہاں بانی
ملا جمہوریت کا آئنہ فاروقِ اعظمؓ سے

۞۞۞

نبی ہوتے جو میرے بعد کوئی تو عمرؓ ہوتے
کہا تھا مصطفٰے ﷺ نے برملا فاروقِ اعظمؓ سے

۞۞۞

کہاں سے کس طرح سے یہ بنا ہے آپ کا کُرتا
بھرے مجمع میں یہ پوچھا گیا فاروقِ اعظمؓ سے

۞۞۞

عمرؓ عدل و مساوات و اُخوت کا نمونہ ہیں
نہیں دانش کا پیرا یہ جدا فاروقِ اعظمؓ سے

۞۞۞

کہاں ہے آپ کا ہمسر فصاحت میں بلاغت میں
ملا تاریخ کو ذہنِ رسا فاروقِ اعظمؓ سے

۞۞۞

کوئی عظمت نہیں ملتی اسے دنیا میں عقبٰی میں
وہ انساں ذہن جس کا پھر گیا فاروقِ اعظمؓ سے

۞۞۞

شعورِ دین کامل بن گیا سرمایۂ کوثرؔ
ہمیں فہم و تدبر وہ ملا فاروقِ اعظمؓ سے

منقبت بحضور سیّدنا عثمان غنیؓ

اک حسیں پیکر شرافت کا جسے دنیا کہے
اک حسیں پیکر سخاوت کا جسے دنیا کہے
اک حسیں پیکر طہارت کا جسے دنیا کہے
اک حسیں پیکر شہادت کا جسے دنیا کہے
وہ حسیں پیکر جہاں میں حضرت عثمانؓ ہیں

آئیں جن کے عقد میں دو دخترانِ مصطفےٰ ﷺ
ہاں وہ ذوالنورین ہیں عکس جہانِ مصطفےٰ ﷺ
جس سے مہکا ہے جہاں میں گلستانِ مصطفےٰ ﷺ
صاحبِ ایماں کہیں جن کو نشانِ مصطفےٰ ﷺ
وہ حسیں پیکر جہاں میں حضرت عثمانؓ ہیں

جن کے گھر میں روشنی کرتی رہیں بنتِ نبی ﷺ
کارزارِ بدر میں شرکت کی عزت بھی ملی
صاحبِ ایماں کہیں، دنیا کہے جن کو غنی
کون ہے کردار میں جس کو کہیں ایسا سخی
وہ حسیں پیکر جہاں میں حضرت عثمانؓ ہیں

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھاؤں میں جس نے گزارے ماہ و سال
جس کا ہر قول و عمل تھا بے نظیر و بے مثال
کون ہے ایسا غنی جس کو رہے سب کا خیال
دین کے خاطر لٹا دے' نذر کر دے جان و مال
وہ حسیں پیکر جہاں میں حضرت عثمانؓ ہیں

پیش کرتے ہیں سبھی جن کو غلامانہ سلام
پیش کرتا ہے یہ کوثرؔ بھی ادیبانہ سلام
واسطے ان کے لکھا ہے یہ فقیرانہ سلام
اے خدا ان تک یہ پہونچے میرا مستانہ سلام
وہ حسیں پیکر جہاں میں حضرت عثمانؓ ہیں

منقبت بحضور سیّدنا علی ابن ابی طالبؓ

علیؓ مولود کعبہ ہیں وہیں پر آنکھ کھولی ہے
علیؓ نورِ محمد ﷺ ہیں علیؓ کی شکل بھولی ہے
محمد ﷺ سے علیؓ سے رحمتوں کی بھیک جولی ہے
اسی باعث جو خالی تھی بھری میری وہ جھولی ہے
علیؓ شیرِ خدا کی تم فضیلت پوچھتے کیا ہو

رسول اللہ ﷺ علیؓ کو اپنے بستر پر سلاتے تھے
علیؓ جب جاگتے تھے وہ کلیجے سے لگاتے تھے
علیؓ کو دودھ بھی وہ اپنے ہاتھوں سے پلاتے تھے
محبت سے کھجوریں بھی چبا کر وہ کھلاتے تھے
علیؓ شیرِ خدا کی تم فضیلت پوچھتے کیا ہو

علیؓ کی سیف سے دشمن جو غلطیدہ بہ خوں دیکھے
جہاں کے پرچمِ کفر و ضلالت سرنگوں دیکھے
فصاحت کے، بلاغت کے، شجاعت کے فسوں دیکھے
جو دشمن تھے بہ ہر جانب پریشان و زبوں دیکھے
علیؓ شیرِ خدا کی تم فضیلت پوچھتے کیا ہو

گدا ہوں آپ کے در کا بڑا دل کو سہارا ہے
مری کوثرؔ ثنا خوانی نے ہستی کو نکھارا ہے
مصیبت میں انھیں جب یا علیؓ کہہ کر پکارا ہے
خدا کے فضل سے بگڑے مقدر کو سنوارا ہے
علیؓ شیرِ خدا کی تم فضیلت پوچھتے کیا ہو

منقبت بحضور سیّدنا امام حسینؓ

زندۂ جاوید ہیں وہ سب رفاقت کے نقوش
کربلا میں جو بہتر ہیں شہادت کے نقوش

۞۞۞

تا ابد زندہ رہیں گے وہ سعادت کے نقوش
منبقت میں ہیں فروزاں میری الفت کے نقوش

۞۞۞

پیش کرتا ہوں میں لفظوں میں عقیدت کے نقوش
اہل ایماں کے لئے ہیں جو ہدایت کے نقوش

۞۞۞

کون ہمسر ہے حسین ابن علیؓ کا دیکھئے
آپ میں موجود ہیں نانا کی عظمت کے نقوش

۞۞۞

جو کبھی ظاہر ہوئے ابن علیؓ کی ذات سے
اب کہاں پائے گی دنیا وہ شجاعت کے نقوش

۞۞۞

سر کٹا کر ہوگئے قرباں نبیﷺ کے دین پر
بیعتِ فاسق نہ کی یہ ہیں صداقت کے نقوش

۞۞۞

تا قیامت تجھ کو فاسق ہی کہیں گے اے یزید
تجھ سے وابستہ ہیں کچھ ایسے خجالت کے نقوش

۞۞۞

کس طرح کوثؔر لکھوں سبطِ پیمبر کی ثناء
ہیں جہاں میں آئنہ صورت یہ سیرت کے نقوش

۞۞۞

کوثؔر خستہ جگر کے دل میں روشن ہیں بہت
کربلا والوں کے یادوں کی بصیرت کے نقوش

۞۞۞

منقبت بحضور سیّدنا امام حسینؓ

مقامِ عشق کو تھا کون دیکھنے والا
ہر ایک گام پہ رحمت بدوش تھا جلوا

❁❁❁

نزولِ رحمت عالم تھا جا بجا اس دم
تھا ان کے پیش نظر ایک وعدۂ محکم

❁❁❁

وہ لال فاطمہ کے تھے بہ سیرتِ اعلیٰ
نصیب ہی میں لکھی تھی شہادتِ عظمیٰ

❁❁❁

شہید ہوگئے قاسمؔ بھی پیاس کے مارے
جفا و جور نظر سے گذر گئے سارے

❁❁❁

شہید ہوگئے جب قاسمؔ و علیؔ اکبرؔ
نظر کے سامنے لوٹا گیا حسینؓ کا گھر

❁❁❁

عجیب لمحہ تھا جب چھد گیا پسر کا جگر
چراغِ خانۂ کعبہ بھی رہ گیا بجھ کر

❁❁❁

ہر ایک سمت سے جب گِھر گئے وہ کوفے میں
خدا سے مانگی شہادت ہر ایک سجدے میں

❁❁❁

لہو سے تر تھی قبا زخم تھے کلیجے پر
زمینِ کرب و بلا میں نبیﷺ تھے پیشِ نظر

❁❁❁

بڑی عظیم شہادت بڑا حسین تھا راز
قضا کا وقت لکھا تھا خدا نے وقتِ نماز

❁❁❁

ندا یہ غیب سے آئی سلام ہو تم پر
نبیﷺ کے دین کے ہاں بس تمھیں تو ہو رہبر

❁❁❁

نہ پوچھئے مرے دل کا' نہ پوچھئے عالم
حسینؓ آپ کا غم اور ہے دیدہ ُ پرنم

❁❁❁

بصد خلوص میں نذرِ حسینؓ کرتا ہوں
ہیں میری پلکوں پہ جتنے بھی آج اشک الم

❁❁❁

عمل کی راہ سے ہٹنا محال تھا کوثرؔ
عمل کی راہ میں تھے وہ عمل کا اک پیکر

❁❁❁

سلام

منقبت بحضور سیّدنا امام حسینؓ

سب سے پہلے ہے یہ لازم حمد اللہ کی لکھوں
باادب پھر قادرِ مطلق سے میں اتنا کہوں
مالکِ کون و مکاں تو نے ہمیں پیدا کیا
اور بنا کر شکل انساں مرتبہ ایسا دیا
بن گئے جب امتی ہم سے ترے محبوب ﷺ کے
کر دیا روشن ہر اک دل مصطفٰے ﷺ کے نور سے
دست بستہ پیش کرتے ہیں غلامانِ رسول ﷺ
کاش ہو جائے سلام عاجزانہ یہ قبول

کیوں نہ بھیجیں شہسوارِ کربلا پر ہم سلام
کیوں نہ بھیجیں پیکر صبر و رضا پر ہم سلام
کیوں نہ بھیجیں منبعِ جود و سخا پر ہم سلام
کیوں نہ بھیجیں مظہر مہر و فا پر ہم سلام
ہیں ہمارے جب حسین ابن علیؓ جانِ رسول ﷺ

کیوں نہ بھیجیں ہم سدا سبطِ نبی ﷺ پر صد سلام

کیوں نہ بھیجیں ہم سدا ابن علیؓ پر صد سلام

کیوں نہ بھیجیں ہم سدا اس فاطمیؓ پر صد سلام

کیوں نہ بھیجیں ہم سدا ایسے جری پر صد سلام

ہیں ہمارے جب حسین ابن علیؓ جانِ رسول ﷺ

❁❁❁

کیوں نہ بھیجیں کربلا کے تاجداروں کو سلام

کیوں نہ بھیجیں کربلا کے بے سہاروں کو سلام

کیوں نہ بھیجیں کربلا کے ریگزاروں کو سلام

کیوں نہ بھیجیں کربلا کے جاں نثاروں کو سلام

ہیں ہمارے جب حسین ابن علیؓ جانِ رسول ﷺ

❁❁❁

پیش کرتے ہیں تمھاری ہم صداقت کو سلام

پیش کرتے ہیں تمھاری ہم فضیلت کو سلام

پیش کرتے ہیں تمھاری ہم شجاعت کو سلام

پیش کرتے ہیں تمھاری ہم شہادت کو سلام

ہیں ہمارے جب حسین ابن علیؓ جانِ رسول ﷺ

السلام اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے پیارے حسینؓ
السلام اے جانِ حیدرؓ کے پارے حسینؓ
السلام اے فاطمہؓ کی آنکھ کے تارے حسینؓ
السلام اے آگہی کے فکر کے دھارے حسینؓ

دل میں کوثر کے تمھارے غم کا ہے یہ احترام
پیش کرتا ہے تمھیں با چشم نم اپنا سلام

منقبت

بحضور امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ

مرا تو دل بھی ہیں آپ ہی جم امام اعظم ابو حنیفہؒ
مجھے نہیں ہے جہاں کا کچھ غم امام اعظم ابو حنیفہؒ

۞۞۞

امام مالکؒ، امام شافع ؒ، امام حنبلؒ سبھی ہیں برحق
امام فقہا میں ہیں مکرم امام اعظم ابو حنیفہؒ

۞۞۞

خدا نے بخشی زباں میں ان کے، عجب فصاحت، عجب بلاغت
تمام فقہا میں ہیں معظم امام اعظم ابو حنیفہؒ

۞۞۞

کرامتوں کو نگاہِ صدق و صفا سے دیکھیں جہان والے
بتائے کوئی کسی سے ہیں کم امام اعظم ابو حنیفہؒ

۞۞۞

حدیث و قرآں کا آئنہ ہو، بہت معظم، ہو محترم ہو
ہوئے اسی در پہ سب کے سر خم امام اعظم ابو حنیفہؒ

۞۞۞

یہ چشم حیرت ہے بے نوا پر ابو حنیفہ کی قادری کی
ہیں تیری نسبت سے مدح خواں ہم امام اعظم ابو حنیفہؒ

یہ میرے لفظوں کے کچھ گہر ہیں حقیقتوں کے جو عکس بھی ہیں
قبول کیجئے یہ آنکھ ہے نم امام اعظم ابو حنیفہؒ

۞۞۞

عطا ہوئی ہے مجھے تو کوثرؔ، تمہاری نسبت سے یہ فضیلت
کبھی نہ چھوڑیں گے یہ قدم ہم امام اعظم ابو حنیفہؒ

۞۞۞

منقبت

بحضور علی ہجویری داتا گنج بخشؒ

ہو درد کا مداوا مرے داتا گنج بخشؒ
ہے آپ کا سہارا مرے داتا گنج بخشؒ

۞۞۞

مجھ کو سکونِ قلب ملا جذبِ شوق سے
جب آستاں سجایا مرے داتا گنج بخشؒ

۞۞۞

تابانیٔ جمال کا عالم نہ پوچھیے
دل ہو گیا تمھارا مرے داتا گنج بخشؒ

۞۞۞

ہیں آپ عصرِ نو کے نگہبان دیکھیے
ہے سب پہ آشکارا مرے داتا گنج بخشؒ

۞۞۞

احساسِ غم مجھے ہو بھلا کیا جہان میں
سر پر مرے ہے سایہ مرے داتا گنج بخشؒ

۞۞۞

لمحاتِ زندگی کا نہیں کچھ بھی اعتبار
در پہ بلالیں داتا مرے داتا گنج بخشؒ

۞۞۞

کوثرؔ تلاشِ یار میں دیوانہ ہو گیا
اب کیجئے مداوا مرے داتا گنج بخشؒ

۞۞۞

منقبت

بحضور غوث الاعظم دستگیر پیرانِ پیر
(لقب عبد القادر جیلانی الملقب محی الدینؒ)

ہیں ولایت کے وہ خورشید و قمر پیرانِ پیرؒ
جگمگائے جس سے قلبِ تاجور پیرانِ پیرؒ

✡✡✡

آپ ہیں گنجینۂ علم و ہنر پیرانِ پیرؒ
آپ کا در مرکزِ فکر و نظر پیرانِ پیرؒ

✡✡✡

آپ کا ہر قول ہے قولِ خدا، قولِ رسول ﷺ
آپ کا ہر درس، درسِ معتبر پیرانِ پیرؒ

✡✡✡

عبد قادر آپ ہیں، محبوب سبحانی ہیں آپ
تذکرہ ہے آپ کا افلاک پر پیرانِ پیرؒ

✡✡✡

آپ کا وہ ہوگیا حنفی ہو یا کہ شافعی
آپ کے مشرب پہ کی جس نے نظر پیرانِ پیرؒ

آپ کے دم سے چمن ہے معرفت کا گلفشاں
قادری خوشبو سے مہکے بام و در پیرانِ پیرؒ

۞۞۞

آپ کے لطف و کرم سے چور بھی ابدال ہیں
کم سنی میں یہ کرامت کا سفر پیرانِ پیرؒ

۞۞۞

آپ کے قدموں کا ہے ولیوں کی گردن پر مقام
آپ کا ہر مرتبہ ہے اوج پر پیرانِ پیرؒ

۞۞۞

تذکرہ کرتا رہوں بعد از خدا بعد از رسولﷺ
میں بنامِ معرفت شام و سحر پیرانِ پیرؒ

۞۞۞

اس قدر وارفتگی ہے آپ کے دیدار کی
سوئے جنت بھی نہیں اٹھتی نظر پیرانِ پیرؒ

۞۞۞

سلسلہ سے آپ کے پایا مقامِ آگہی
کیوں نہ ہو میرا مقدر اوج پر پیرانِ پیرؒ

آپ کی چشمِ کرم کا ہے یہ کوثرؔ منتظر
ایک دن زحمت ذرا کیجئے ادھر پیرانِ پیرؒ

کوثرؔ خستہ بھی پہونچے آستاں پر ایک دن
حاضری کا اذن دیں اس کو اگر پیرانِ پیرؒ

منقبت

بحضور خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ
(الملقب بہ غریب نوازؒ)

در پہ آئے ہیں ہم غریب نوازؒ
آج با چشمِ نم غریب نوازؒ

۞۞۞

بے سہارا ہیں ہم غریب نوازؒ
کیجئے اب کرم غریب نوازؒ

۞۞۞

آپ کا ہوں میں آپ ہی کا غلام
اب تو رکھ لیں بھرم غریب نوازؒ

۞۞۞

خاک در کو بنالوں سرمۂ چشم
چل کے میں ہر قدم غریب نوازؒ

۞۞۞

دل پہ جب پڑ گئی نگاہِ کرم
وہ ہوا جامِ جم غریب نوازؒ

۞۞۞

میں گدا ہوں اس آستاں کا حضور
کچھ تو دیں بیش و کم غریب نوازؒ

✿✿✿

میں اسی در سے بھیک لوں گا حضور
ہے مری یہ قسم غریب نوازؒ

✿✿✿

دیکھ کر سنگ در بہ شوقِ نیاز
دیکھئے سر ہے خم غریب نوازؒ

✿✿✿

یوں ہی روشن رہے یونہی یہ چراغ
دور ہوں سارے غم غریب نوازؒ

✿✿✿

اپنے کوثرؔ کو اذن دے دیجے
دید ہو کم سے کم غریب نوازؒ

منقبت بحضور بابا فرید گنج شکرؒ

جب مجھ پہ مہرباں مرے بابا فریدؒ ہیں
پھر کیا ہے مری جاں مرے بابا فریدؒ ہیں

جس سمت دیکھئے گل رنگیں ہی دیکھئے
اک ایسا گلستاں مرے بابا فریدؒ ہیں

اہلِ نظر گواہ ہیں تاریخ بھی گواہ
سلطانِ عارفاں مرے بابا فریدؒ ہیں

گرداب میں پھنسا ہوں تلاطم بھی ہے مگر
کیا غم ہے پاسباں مرے بابا فریدؒ ہیں

فردوس کی طلب ہو جسے جائے در پہ وہ
جنت کا اک نشاں مرے بابا فریدؒ ہیں

اک رہگذار نور ہے ہر سمت جلوہ ریز
کیا خوب کہکشاں مرے بابا فریدؒ ہیں

کوثرؔ یہی سبب مری تسکینِ دل کا ہے
اس دل میں اب نہاں مرے بابا فریدؒ ہیں

منقبت

بحضور سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ

خدا کی رحمتیں تم پر غلامِ شاہِ جیلانیؒ
جہانگیری ملی اشرف ہوئے محبوبِ یزدانیؒ

۞۞۞

غلامی کا مجھے بھی ہے شرف محبوبِ یزدانیؒ
اسی باعث عقیدت سے میں کرتا ہوں ثناء خوانی

۞۞۞

زباں پر ہے قدیرؒ و قادرؒ و یامقتدرؒ میری
کرم کی اک نظر مجھ پر بھی ہو محبوبِ یزدانیؒ

۞۞۞

تری سرکار میں آکر بڑے دربار تک پہونچے
ہمیں حاصل ہوئی ہے سلسلہ سے کتنی آسانی

۞۞۞

بدایوں ہو کہ مارہرہ' کچھوچھہ یا کہ دیوہ ہو
طریقت سب کی یکساں ہے محبت میں بھی یکسانی

۞۞۞

عقیدت کی بصیرت کم نظر لوگوں میں کیا ہو گی
نظر والوں نے ہی دیکھی ہے جلوونکی فراوانی

۞۞۞

ہے شمع قادری روشن چلے آتے ہیں پروانے
ملا کرتی ہے اس محفل سے اک تنویرِ یزدانیؒ

۞۞۞

کبھی اس کے مقابل گردشِ دوراں نہیں آتی
ہے جس کے سر پہ سایہ آپ کا محبوبِ سبحانی

۞۞۞

فضائے رنگ و بو دیکھو بہاروں کو ذرا دیکھو
ہے مہکا قادری گلشن، کھلے ہیں پھول لاثانی

۞۞۞

حقیقت آشنا ہونا بھی عرفانِ خدائی ہے
یہی ہے بندگیٔ کوثرؔ، یہی ہے فیضِ ربانی

منقبت بحضور عبداللہ شاہ ابن بدر چشتیؒ

جو بھی گل ہے پیکرِ اسرار ہے عبداللہ شاہؒ
آپ کا گلزار وہ گلزار ہے عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

دل کو حاصل ہے سرورِ معرفت بے انتہا
دل تمہارے عشق میں سرشار ہے عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

باعثِ تسکینِ دل ہے ہر تصور آپ کا
پھر بھی دل کو حسرتِ دیدار ہے عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

پیرِ کامل کی نظر نے کردیا ہے باکمال
معرفت کا اک حسیں شہ کار ہے عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

آپ کی چشمِ کرم کا یہ تصرف مرحبا
میکدہ بردوش ہر میخوار ہے عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

آپ کی سرکار میں کیسے تہی دامن رہوں
دست گیرِ بے کساں سرکار ہے عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

آپ نے جس سمت دیکھا اک اجالا ہو گیا
آپ ہی سے یہ جہاں ضوبار ہے عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

اک دھواں دینے لگے ہر سمت پھر داغِ جگر
پھر توجہ آپ کی درکار ہے عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

موجِ طوفاں سے نکل جائے گی کشتی بالیقیں
آپ کے ہاتھوں میں جب پتوار ہے عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

ہیں تلاطم خیز موجیں بحرِ عرفاں کی ابھی
آپ کی چشمِ کرم درکار ہے عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

اپنے کوثرؔ پر نوازش کی نظر تو کیجئے
کوثرِ خستہ نوا بیمار ہے عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

منقبت بحضور سخی سلطان باہوؒ

جہانِ معرفت کے باغباں سلطان باہوؒ ہیں
جو سچ پوچھو بہار بے خزاں سلطان باہوؒ ہیں

۞۞۞

فلک پر ایک حسنِ کہکشاں سلطان باہوؒ ہیں
حقیقت میں بہارِ گلستاں سلطان باہوؒ ہیں

۞۞۞

کرم سے آج تیری بزم میں جتنے ہیں پروانے
اسی در کے گدا پیر و جواں سلطان باہوؒ ہیں

۞۞۞

تلاطم کا حوادث کا مری کشتی کو کیا ڈر ہو
کہ اس کے ناخدا اور پاسباں سلطان باہوؒ ہیں

۞۞۞

بھلا اس قافلہ کو رہزنوں کا خوف کیوں کر ہو
بنے جس کے امیرِ کارواں سلطان باہوؒ ہیں

۞۞۞

ہے نسبت جن کو اس دربار سے ان سے ذرا پوچھو
کہ ان پر کس طرح سے مہرباں سلطان باہوؒ ہیں

۞۞۞

جو اس چوکھٹ پہ آیا ہے اسے خالی نہیں دیکھا
بڑے ہی دستگیرِ بے کساں سلطان باھوؒ ہیں

۞۞۞

نہ پروا ہے مصائب کی نہ دولت کی ہوس کوثرؔ
مرے دل کا سکوں ہیں میری جاں سلطان باھوؒ ہیں

۞۞۞

منقبت بحضور عبداللہ شاہ قادریؒ

کیا صفت مجھ سے بیاں ہو آپ کی عبداللہ شاہؒ
آپ میں موجود ہے ہر برتری عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

بوالعلائی، عبدیہ، چشتی تسلسل میں یہاں
آپ نے پائی حیاتِ دائمی عبداللہ شاہؒ

۞۞۞
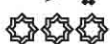
اب تصور آپ کا وجہِ نشاط و کیف ہے
رہبرِ فکر و نظر ہیں آپ ہی عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

آپ کی سرکار میں کیسے تہی دامن رہے
جس پہ ہو چشم کرم سرکار کی عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

اس کو معراجِ تصوف خود ہی حاصل ہو گئی
آپ کی جس نے بھی پائی ہے گلی عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

آپ کے در کی عقیدت مجھ کو لائی ہے یہاں
آپ کا در بھی ہے بابِ آگہی عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

آپ ہی کا ہے یہ کوثر اور ہیں کوثر کے آپ
دور ہو کوثر کے لب سے تشنگی عبداللہ شاہؒ

۞۞۞

منقبت بحضور شہباز قلندرؒ

جس کو ترا عرفان ہے شہباز قلندرؒ
دراصل وہ انسان ہے شہباز قلندرؒ

سرچشمۂ فیضان ہے شہباز قلندرؒ
ہر درد کا درمان ہے شہباز قلندرؒ

اب تک تو لٹاتا رہا اشکوں کے خزینے
اب جان بھی قربان ہے شہباز قلندرؒ

ہر سمت اجالا ہے ترے علم کی ضو سے
کیا آن ہے کیا شان ہے شہباز قلندرؒ

قدموں میں گذر جائے ترے عمر یہ میری
اب تو یہی ارمان ہے شہباز قلندرؒ

کوثؔر کو بلایا ہے کراچی سے یہاں پر
یہ آپ کا احسان ہے شہباز قلندرؒ

طوفانِ حوادث کا مجھے ڈر ہو تو کیوں ہو
جب ساتھ نگہبان ہے شہباز قلندرؒ

کوثؔر نے کیا نذر یہ گلدستہ ادب سے
وہ بھی ترا مہمان ہے شہباز قلندرؒ

منقبت بحضور وارث علی شاہؒ

سمجھتی ہے مجھے دنیا رخِ وارثؒ کا دیوانہ
رُخِ وارثؒ ہے اک شمعِ حقیقت میں ہوں پروانہ

❁❁❁

وہی بادہ' وہی ساغر' وہی عرفاں کا میخانہ
بڑھو اے میکشو پی لو کہ گردش میں ہے پیمانہ

❁❁❁

ذرا آ کر تو دیکھو وارثی قصرِ طریقت میں
سجا ہے آج بھی رِند و مرے وارث کا میخانہ

❁❁❁

شکستہ دل کسی بیمار نے یہ کہہ کے دم توڑا
تصور میں مرے ہے آج تو تصویرِ جانانہ

❁❁❁

زمین شعر میں کس نے بھلا پائی ادا ایسی
بسیطِ فکر میں انداز ہے میرا جداگانہ

❁❁❁

حضوری کا شرف ملجائے کوثرؔ کو یہ حسرت ہے
نگاہوں سے کروں میں پیش اپنے دل کا نذرانہ

❁❁❁

مجھے وہ مے عطا ہو وارثی میخانے سے کوثرؔ
جو کردے سربسر دنیائے رنگ و بو سے بیگانہ

❁❁❁

منقبت بحضور امام رضا احمد رضا بریلویؒ

منبعِ علم و ہنر ہیں حضرتِ احمد رضاؒ
مطلعِ شمس و قمر ہیں حضرتِ احمد رضاؒ

۞۞۞

دین و دنیا میں جدھر ہیں حضرتِ احمد رضاؒ
ظلمتِ شب کی سحر ہیں حضرت ِاحمد رضا

۞۞۞

گُمرَہُوں کے راہبر ہیں حضرت ِاحمد رضاؒ
ذات میں تابندہ تر ہیں حضرت ِاحمد رضاؒ

۞۞۞

طالبِ شمعِ شبستانِ رضا جو بھی ہوئے
وہ بنے روشن گہر ہیں حضرت ِاحمد رضاؒ

۞۞۞

آستاں پر جاکے دیکھو چاہنے والو ذرا
عینِ حق باب اثر ہیں حضرت ِاحمد رضاؒ

۞۞۞

گو غلامِ قادری ہوں، اور بشیریؔ ہوں مگر
پھر بھی تا حدِّ نظر ہیں حضرت ِاحمد رضاؒ

۞۞۞

ہے بریلی پرُ بدایوں پرُ کچھوچھہ پر نظر
اس لئے ہم معتبر ہیں حضرت ِاحمد رضاؒ

۞۞۞

آپ کی عظمت سے جو منکر ہوئے کوثرؔ یہاں
سب کے سب وہ در بدر ہیں حضرت ِاحمد رضاؒ

۞۞۞

منقبت

بحضور تاج الدین بابا ناگپوریؒ

حسینیؓ اور حسنیؓ سے ہے نسبت تاج باباؒ کی
جہانِ معرفت میں ہے حکومت تاج باباؒ کی

ملی ہے روشنی دل کو بدولت تاج باباؒ کی
زمانے پر عیاں ہے، ہے جو عظمت تاج باباؒ کی

سکونِ قلب وجا ں ہے ہر ہدایت تاج با باؒ کی
سراپا اک تجلی ہے طریقت تاج باباؒ کی

گلِ تاجی کھلے ہیں چار سو دیکھے کوئی آ کر
جہاں میں ہر طرف پھیلی ہے نکہت تاج باباؒ کی

خدا کے حکم سے مردے جلائے تاج باباؒ نے
زمانے پر عیاں ہے یہ کرامت تاج باباؒ کی

عقیدت سے میں لایا ہوں بنا کر آج گلدستہ
خوشا قسمت کہ ہوجائے عنایت تاج باباؒ کی

مرا دل جگمگاتا ہی رہے گا تا ابد کوثؔر
ہے دل میں ضوفشاں میرے محبت تاج باباؒ کی

منقبت درعقیدت

حضرت غوث محمد بابا یوسف شاہ تاجی

حسنِ یوسف دیکھ کر شمع شبستان دیکھ کر
دل کو حاصل کیف ہے تاجی گلستان دیکھ کر

❂❂❂

اک خیالِ معرفت کو دل میں پنہاں دیکھ کر
ہم بڑھے جوشِ طلب میں بزم عرفاں دیکھ کر

❂❂❂

کیا لکھوں توصیف یوسف شاہ بابا کیا لکھوں
چاند بھی شرمارہا ہے روئے تاباں دیکھ کر

❂❂❂

کتنے پروانے تصدق ہورہے ہیں دیکھئے
بزمِ یوسف کو درخشان در درخشان دیکھ کر

❂❂❂

پھر نظر کے سامنے یوسف کا جلوہ آگیا
آستانے پر ترے جلوے نمایاں دیکھ کر

بابا تاج الدینؒ کے ہے سلسلہ کی روشنی
سارا عالم کہ اٹھا جشنِ چراغاں دیکھ کر

۞۞۞

جس محبت جس عقیدت سے میں آیا ہوں یہاں
ہو کرم مجھ پر مرا حالِ پریشاں دیکھ کر

۞۞۞

کوثرؔ خستہ بہ فیضِ تاجیہ مسرور ہے
ان کی بخشش دیکھ کر اور اپنا داماں دیکھ کر

۞۞۞

منقبت

بحضور عاشق الرسول شاہ محمد عبدالقدیر المقتدری القادری البدایونیؒ

مفتیٔ اعظم حیدرآباد دکن

اک معرفت کے علم کے دریا قدیرؒ ہیں ❁ وہ قادری ہیں نسبت والا قدیرؒ ہیں

میری نظر میں گھر کا اجالا قدیرؒ ہیں ❁ وجہِ سکوں کا ہیں حضرتِ والا قدیرؒ ہیں

جو مرتبہ ملا مجھے سرکار سے ملا ❁ ہاں معرفت کے گوہرِ یکتا قدیرؒ ہیں

جن کی نظر میں نور خدا کی ہے روشنی ❁ ان جیسے بے کسوں کا سہارا قدیرؒ ہیں

تشریف جب بھی لائے دلِ زار کی طرف ❁ سب نے کہا کہ غم کا مداوا قدیرؒ ہیں

منگتا سبھی ہیں در کے ترے ہیں سبھی فقیر ❁ کچھ نذر کیجئے مرے داتا قدیرؒ ہیں

کچھ نذر وہ کرے بھلا کوثر کی کیا مجال

دربار میں ترے سبھی منگتا قدیرؒ ہیں

منقبت بحضور شاہ نصیرالدینؒ پہلوان

(خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیر محمد عبدالقدیر قادری بدایونیؒ)

نظر نے عکس پایا ہے نصیر الدین باباکا
مرے سر پر بھی سایہ ہے نصیرالدینؒ باباکا

۞۞۞

سلیقہ سے جلائی جارہی ہیں قادری شمعیں
زمانے میں اجالا ہے نصیرالدینؒ باباکا

۞۞۞

اسے بھی منزل عرفاں کا حاصل مل ہی جائے گا
کہ جس دل میں اجالا ہے نصیرالدینؒ باباکا

۞۞۞

قدیریؔ سلسلہ ہی ہے نصیرالدینؒ کی عظمت
قدیری نام پیارا ہے نصیرالدینؒ باباکا

۞۞۞

وہ بابِ آگہی آیا وہ بابِ معرفت آیا
مجھے کافی سہارا ہے نصیرالدینؒ بابا کا

۞۞۞

مجھے میخانۂ بغداد کی مے مل ہی جائے گی
یہاں بھی جام چلتا ہے نصیرالدینؒ بابا کا

۞۞۞

ہر اک بھٹکے ہوئے راہی کے رہبر آج بھی وہ ہیں
طریقہ ہی انوکھا ہے نصیرالدینؒ بابا کا

۞۞۞

محبت سے عقیدت سے میں ساغر اب اٹھاتا ہوں
کہ کوثرؔ نشہ چھایا ہے نصیرالدینؒ بابا کا

۞۞۞

منقبت بحضور سید محمد طاسین

(الملقب بہ بابا ذہین شاہ تاجیؒ)

اے مسیح دلفگاراں حضرتِ بابا ذہینؒ
آپ ہیں تسکیں کا ساماں حضرتِ بابا ذہینؒ

✲✲✲

ہیں بہارِ باغِ عرفاں حضرتِ بابا ذہینؒ
علم و دانش کے بھی عنواں حضرتِ بابا ذہینؒ

✲✲✲

کیجئے اب غم کا درماں حضرتِ بابا ذہینؒ
در پہ آیا ہوں پریشاں حضرتِ بابا ذہینؒ

✲✲✲

اپنے دیوانوں کے بحرِ غم کا لیجے جائزہ
ہے تلاطم خیز طوفاں حضرتِ بابا ذہینؒ

✲✲✲

آپ کے خادم ہیں سجادہ نشیں انورؔ میاں
آپ کی عظمت پہ قرباں حضرتِ بابا ذہینؒ

✲✲✲

آپ کی چشم توجہ اب مجھے درکار ہے
شامِ غم ہے شامِ ہجراں حضرتِ بابا ذھینؒ

۞۞۞

عشق میں دیوانگی کا یہ اثر تو دیکھئے
چاک ہے اب تک گریباں حضرتِ بابا ذھینؒ

۞۞۞

یہ بہارِ حسنِ رنگینؔ یہ ادائے دلنشیں
آپ ہیں وجۂ بہاراں حضرتِ بابا ذھینؒ

۞۞۞

جا نہیں سکتی دلوں سے اہلِ عرفاں کی مہک
معرفت کا ہیں گلستاں حضرتِ بابا ذھینؒ

۞۞۞

انجمن میں ہیں اجالے معرفت کے ہر طرف
ہیں پسِ پردہ فروزاں حضرتِ بابا ذھینؒ

۞۞۞

منقبت خوانی ہے کوثرؔ کی بایں وجہ و سبب
ہو شمارِ خوش نصیباں حضرتِ بابا ذھینؒ

۞۞۞

حُسنِ عقیدت بحضور قبلہ من مرشد و مولائی

قاری محمد بشیر الدین پنڈت

حضور غوث اعظم کی غلامی اور نسبت سے
ضیا پائی قدیر باصفا کی چشم رحمت سے

۞

نگاہِ پیر و مرشد سے ہوئے 'پنڈت' بشیرلدیں
چمک اٹھا یہ ذرہ بھی ضیائے قادریت سے

۞

انھیں رتبہ ملا ہے غوثِ اعظم کے اشارے پر
خلافت کی عطا سالم میاں نے ان کو عزت سے

۞

معلم بھی، ہیں قاری بھی، یہ عامل بھی ہیں عالم بھی
مکرم ہیں، معظم ہیں، اسی در کی محبت سے

۞

خدا کے فضل سے کیسی حیاتِ دائمی پائی
فضائیں بھی معطر ہیں خدا کی آج قدرت سے

۞

لکھی تاریخ اک ہندی قرونِ وسطیٰ پرایسی
کریں گے اکتسابِ فیض سب ابوابِ رفعت سے

خدا نے دے دیئے ہیں چار ایسے جانشیں ان کو
سدا چمکے گا یہ در علم سے اور نورِ وحدت سے

بڑی گہری نظر تھی آپ کی ظاہر پہ باطن پر
بہ فیضِ قادری پایا مقام اپنا بصیرت سے

زبان وید کے پنڈت تھے اور اسلام کے شیدا
محمد مصطفےٰ ﷺ کے فیض سے اور چشمِ رحمت سے

بلا تفریق مذہب آپ نے یوں دعوتِ حق دی
سبھی شیدائی تھے اور پیر چھوتے تھے عقیدت سے

فٹ نوٹ نمبرا: (۱) پروفیسر استخارالدین یعقوبؔ بجنور انٹر کالج سے رٹائرڈ ہوئے (۲) پروفیسر محمد ظہیرالدین کوثرؔ، عائشہ باوانی کالج سے رٹائرڈ ہوئے (۳) الحاج معزالدین قادری ایم۔اے اردو، فضل الرحمٰن انٹر کالج میں ہیں (۴) محمد ظفرالقادری (ادیب کامل) شاہجہانپور میں عربی کے مدرس ہیں۔

بشیریؔ گل سے ہندو پاک میں مہکے نہ کیوں خوشبو
شریعت کے طریقت کے کھلائے گل بصیرت سے

ملا سرکار بھارت سے انھیں وہ علم کا تمغہ
انھیں سب نے نوازا یوں بڑے اقبال وعزت سے

ہر اک لمحہ وہ اپنی ذات میں درویش تھے لیکن
بھرا تھا آپ کا دل بادۂ عرفاں کی دولت سے

وہ اپنے وقت کے استاد تھے بنوٹ کے فن میں
ملا رتبہ انھیں ایسا عبادت سے ریاضت سے

لکھا ہے حضرتِ ندوی سلیماں نے کہ اس فن میں
وہ اللہ کا سپاہی تھا خدا کی خاص رحمت سے

کہاں پائیں گے ہم ایسے بزرگوں کو زمانے میں
کریں جو آشنا ہم کو نگاہِ لُطف و رحمت سے

خدا سے جا ملے یوں بعد مغرب حضرتِ والا
زباں خاموش تھی خندہ دہن تھے قبل رخصت سے

دلِ انوار خدا کے نور سے معمور تھا ان کا
یہ ثابت ہے "دلِ قاری بشیرالدین پنڈت" سے

یہی تاریخِ رحلت ہے اگر اعداد تم جوڑو
ملے گی یہ "دلِ قاری بشیرالدین پنڈت" سے

۱۴۰۸ھ

نگاہِ فیض ساماں کا ہے اتنا اب اثر کوثرؔ
سکونِ قلب ہے حاصل مجھے اُنکی عنایت سے

منقبت در عقیدت حضرت عزیز الحق کوثؔر بنارسی

(آستانہ عالیہ قادریہ بنارس)

جب بنارس کا سفر ہو مرے کوثر بابا ❁ بس تمھیں پیش نظر ہو مرے کوثر بابا

ہیں زمانے کے مصائب، بڑا مضطر میں ہوں ❁ میری جانب بھی نظر ہو مرے کوثر بابا

اتنی قدرت تو عطا ہو کہ بھلادوں خود کو ❁ کوئی غم کا نہ اثر ہو مرے کوثر بابا

جب کہ زنجیر غلامی کی ہے پیروں میں مرے ❁ کیا مجھے پھر یہاں ڈر ہو مرے کوثر بابا

شمع عرفاں کا اجالا ہیں کراچی میں خلیؔل ❁ معرفت کا وہ شجر ہو مرے کوثر بابا

ان کے مرشد تمھیں کوثر ہو عزیز الحق ہو ❁ ان کا دل اور جگر ہو مرے کوثر بابا

جس نے دیکھا ہے تمھیں اسکو سنا یہ کہتے ❁ حاصل فکر و نظر ہو مرے کوثر بابا

میں جدھر آنکھ اٹھاؤں تو تمھیں کو دیکھوں ❁ کچھ عطا نور ادھر ہو مرے کوثر بابا

عشق میں ڈوب کے کوثؔر نے یہ لکھے اشعار
کچھ ادھر بھی تو نظر ہو مرے کوثر بابا

الحاج قاریؔ محمد بشیر الدّین پنڈت

کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف

(۱) تاریخ ہندی قرونِ وسطیٰ ہر سہ جلد (۲) ہندی گرامر (۳) ہندی کے مسلم کوی
(۴) پوروکالین بھارت (۵) قادری اٹلس (۶) قاری سیّد احمد شاہجہانپوری
(۷) رزم و بزم (۸) اقبال کا پیغام (۹) ملک وملت کا پہلا شہید حضرت ٹیپو سلطان
(۱۰) مشائخ سہرورد کے سیاسی اثرات پر تنقیدی نظر (۱۱) میثاق النبیین
(۱۲) حضرت احمد اللہ شاہ شہید (۱۳) تلخیص قصص القرآن (۱۴) رہبر حج
(۱۵) زندگی کے وہ اہم واقعات (۱۶) معلم اعظم (۱۷) آ کر نہ جانے والا
(۱۸) ذات پات اور اسلام (۱۹) رسول شاہد و مشہود ہر چہار جلد (۲۰) گوروصاحبان
(۲۱) الحاج شیخ عبد المجید 'گورونانک'

مؤلف کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف

(۱) گلدستۂ کوثرؔ (۲) عکسِ کوثرؔ (۳) سرمایۂ حیات (۴) اَرمُغانِ سُخن
(۵) آبشارِ نور (مجموعۂ نعت ومناقب) (۶) علم وعروض پر ایک سرسری نظر
(۷) آئینۂ تاریخِ کوثرؔ (۸) اسلام اور گہوارۂ مسعودی
(۹) شاہراہِ علم وعمل (حیات وخدمات قاری بشیر الدین پنڈت)